اسلام کو نقصان پہنچانے والے مسلمانوں کے روپ میں
66 باطل فرقوں کے عقائد و نظریات پر مبنی مدلل کتاب

66 زہریلے سانپ

مؤلف:
حضرت علامہ مولانا محمد طفیل رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

ناشر: مکتبہ فیضانِ مشتاق نزد بسم اللہ مسجد کھارادر کراچی

طالبِ دُعا

اشتیاق احمد عطاری

مغلپورہ لاہور

14-11-2018ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: 66زہریلے سانپ

مئولف: حضرت علامہ مولانا محمد طفیل رضوی صاحب

تعداد=1100

صفحات=304

ہدیہ= 200روپے
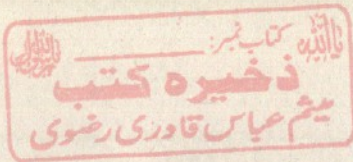
کتاب ملنے کے پتے:

مکتبہ رضویہ گاڑی کھاتہ، آرام باغ کراچی

مکتبہ برکات المدینہ بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

مکتبہ غوثیہ عسکری پارک، پرانی سبزی منڈی، کراچی

مکتبہ قادریہ برائٹ کارنر، فیضان مدینہ کے سامنے، پرانی سبزی منڈی کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

ضیاء ٹیپ اینڈ کتب کارنر، شہید مسجد کھارادر کراچی

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ ہوم اسٹیڈ ہال پکا قلعہ، حیدرآباد سندھ

مکتبہ سخی سلطان چھوٹی گٹی، حیدرآباد سندھ

فہرست

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام بہت ہی پیارا مذہب ہے۔ اس بات کا اقرار صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی کرتے ہیں۔ اسلام نے ہمیں بہت کچھ دیا۔ ہمیں اسلام نے اخوت، بھائی چارے اور اتحاد کے ساتھ رہنے کا سبق دیا اور بار بار یہ بات واضح کی گئی کہ مسلمان قوم ایک متحد قوم ہے۔ سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کہیں فرمایا گیا:

القرآن: ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ (سورۂ آل عمران، آیت 103)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک ہوجاؤ، ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ مراد یہ ہے کہ سواد اعظم کے ساتھ ہوجاؤ، متحد ہوجاؤ، مسلک حق اہلسنت و جماعت میں آجاؤ جو اس وقت مسلمانوں کی سچی اور حق جماعت ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی رسی ہے۔ اس سے جو الگ ہوا، وہ تفرقے میں پڑ گیا، وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔

اس وقت ملت اسلامیہ ذہنی خلجان کی وجہ سے مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اور مزید بٹتی جارہی ہے۔ نئے نئے فتنوں میں امت مسلمہ جکڑی ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شیطانی فتنوں سے آگاہ فرمایا۔

القرآن: ترجمہ: اے آدم کی اولاد! خبردار شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈالے جس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا ہے۔ بے شک ہم نے شیطان کو ان کا دوست کہا جو ایمان نہیں لائے۔ (سورۂ اعراف، آیت 27)

شیطان اپنے ان ہی دوستوں میں سے نئی نئی جماعتیں تیار کرتا رہتا ہے۔ یہ بات اگرچہ بہت تلخ ہے مگر حقیقت ہے کہ نئے نئے فتنے دیوبندیت، وہابیت، اہلحدیثیت، غامدیہ، شیعہ، ذکری، طاہری، گوہر شاہی وغیرہ وغیرہ روز بروز وجود میں آرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ میں بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ سب کے سب فرقے قرآن اور اسلام کی بات کرتے ہیں حالانکہ ان کے عقائد کفریات پر مبنی ہیں۔ جن فرقوں کی بنیاد کفر پر ہو، وہ کبھی حق نہیں ہوتے۔ کاش ہم عالمی حالات پر وہ بصیرت پیدا کریں جس کو ڈاکٹر اقبال اپنے شعر میں کہتے ہیں۔

لباس خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی ہے خواہش تو کچھ پہچان پیدا کر

عالمی حالات پر وہ بصیرت پیدا کریں جو ہم کو نیند سے جگا دے۔ اس وقت ہمیں بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ جوہرِ ایمان کو سنبھالنے کی ضرورت ہے۔ صدیوں سے ہمارے اکابر جس صراط مستقیم پر چلتے رہے، اس صراط مستقیم پر چلنے کی ضرورت ہے۔ ہر ہاتھ جھٹک کر دامن مصطفی ﷺ تھامنے کی ضرورت ہے۔

مصطفی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باد نرسیدی تمام بولہبی است

اس کا حل یہی ہے کہ ہم حضور ﷺ کی اس ہدایت پر عمل کریں۔

الحدیث = سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: سواد اعظم کی پیروی کرو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن باب سواد اعظم، ص 303، مشکوۃ شریف)

جتنے فرقوں کا اس کتاب میں آگے ذکر کیا جائے گا، سارے قرآن و اسلام کی باتیں کرتے ہیں مگر اپنے کفریہ عقائد سے توبہ نہیں کرتے اور کفریہ عقائد رکھنے والوں کو اپنا پیشوا اور امام مانتے ہیں۔ ان کی برسیاں مناتے ہیں اور ان کی شان میں کالم لکھتے ہیں۔

اس وقت دنیا میں واحد مسلک اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی ہے جو کسی بھی نیک ہستی کی شان میں بکواس نہیں کرتا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہر نیک ہستی کا ادب و احترام کرتا ہے ورنہ دیگر فرقوں نے تو حد کردی۔ آگے ان کے کفریہ عقائد پڑھیں۔ آپ کا دل کانپ اٹھے گا، میرا بھی قلم آگے نہیں بڑھ رہا، ہاتھ کانپ رہے ہیں مگر اس امت پر یہ واضح کرنا ہے کہ قرآن و حدیث کی باتوں کے پیچھے، اسلام کی محبت کی باتوں کے پیچھے، تبلیغیوں اور ڈالر اور ریال کی یلغار کے پیچھے کیا عزائم ہیں۔ یہ لوگ شہد دکھا کر زہر کھلا رہے ہیں۔ قوم کو فتنوں کے دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔

اس امت میں تہتر فرقے ہونا برحق ہیں کیونکہ مخبرِ صادق شہنشاہِ اعظم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے، وہ کیسے نہیں ہوسکتا۔

امت مصطفی ﷺ تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں صرف ایک مذہب جنتی ہوگا۔

حدیث شریف = حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک گروہ کے سوا باقی تمام فرقے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! وہ ایک جنتی کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا وہ لوگ اسی طریقے پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) ہیں۔

(بحوالہ: ترمذی ص 89، مشکوٰۃ شریف ص 30)

فائدہ = اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ سرکار اعظم ﷺ کی اُمّت 73 فرقوں میں بٹے گی لیکن ان میں صرف ایک گروہ والے جنتی ہوں گے، باقی سب جہنمی ہوں گے اور جنتی گروہ کی پہچان یہ ہے کہ وہ سرکار اعظم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام علیہم

الرضوان کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے۔

72 فرقے جہنمی اور صرف ایک جنتی کیوں؟

جنتی گروہ جو کہ فرقہ نہیں، مسلک ہوگا۔ ان لوگوں پر مشتمل ہوگا جو سرکار اعظم ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلیں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک جنتی ہوگا اور بقیہ 72 فرقے جہنمی ہوں گے تو کیا وہ کلمہ نہیں پڑھتے ہوں گے؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود حقیقی نہیں مانتے ہوں گے؟ کیا وہ اسلام کو اپنا دین نہیں مانتے ہوں گے؟ کیا وہ سرکار اعظم ﷺ کو اپنا رسول برحق نہیں مانتے ہوں گے؟

تو جواب یہی آئے گا وہ بہتر جہنمی فرقے کلمہ بھی پڑھتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کو معبود حقیقی بھی مانتے ہوں گے، قرآن کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی مانتے ہوں گے، سرکار اعظم ﷺ کو رسول برحق بھی مانتے ہوں گے، پھر جہنمی اس لئے ہوں گے کہ ان کے عقیدے میں فساد ہوگا۔ ان کے چہرے بظاہر مسلمانوں جیسے ہوں گے لیکن ان کے عقائد باطل ہوں گے، ان کے باطل عقائد میں کفر کی بدبو آرہی ہوگی، ان کے دل اندر سے ایمان سے خالی ہوں گے۔

آیئے ہم بدمذہبوں (جو بظاہر کلمہ پڑھتے ہیں، تبلیغیں کرتے ہیں، قرآن کی بات کرتے ہیں) کی مستند کتابوں سے حوالوں کے ساتھ ثابت کریں گے کہ اسلام کا نام لے کر قرآن ہاتھ میں لے کر پس پردہ ان کے کیا عزائم چھپے ہوئے ہیں۔ ان بدمذہبوں کی ان کتب کے حوالے پیش کئے جائیں گے جو اب تک شائع ہو رہی ہیں جس سے رجوع نہیں کیا گیا اور موجودہ ان کے پیروکار بھی ان کفریہ عبارات سے بیزاری کا اعلان نہیں کرتے بلکہ تاویلیں نکالتے ہیں۔ یاد رہے کہ کفر کی کوئی تاویل نہیں ہوتی، کفر جو ہے وہ کفر ہی رہتا ہے۔

اب ان بدمذہبوں کے باطل عقائد کے نمونے ملاحظہ ہوں۔

شیعہ فرقے کا تعارف۔ اور اس کے عقائد و نظریات

رسول پاک ﷺ ساری زندگی دین اسلام پھیلاتے رہے۔ آپ ﷺ نے اس دین کی آبیاری کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ حتی کہ اپنا خون بھی شجر اسلام کی آبیاری کے لئے دیا۔ آپ ﷺ کی قربانی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کردیا۔ دشمنان اسلام کو یہ بہت برا لگا، ان پر اسلام کا پھیلنا مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹنے کے مترادف تھا۔ وہ ہمیشہ اس منصوبہ بندی میں لگے رہے کہ کسی نہ کسی طرح دین اسلام کو نقصان پہنچایا جائے مگر انہیں کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

جب رسول پاک ﷺ اس دنیا سے پردہ فرما گئے تو اسلام کے دشمن یہ سمجھے کہ اب دین اسلام ختم ہو جائے گا کیونکہ ان کی سرپرستی اور رہنمائی کرنے والے نبی ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

مگر دشمنان اسلام یہ بھول گئے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایسی تربیت فرمائی تھی کہ آپ ﷺ کو یہ کامل یقین تھا کہ میرے بعد میرے خلفاء اس دین کو پھیلاتے رہیں گے۔ چنانچہ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر جلوہ گر ہوئے تو انہوں نے سرکار اعظم ﷺ کی سچی نیابت اور سچی غلامی کا حق ادا کیا۔

ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسندِ خلافت پر جلوہ گر ہوئے تو انہوں نے بھی اسلامی تاریخ میں ایک سنہری باب رقم کر دیا۔ نبی پاک ﷺ، صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے زمانہ مبارک تک یہودیت کو پنپنے کا موقع نہیں مل سکا مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں منافقین کی شرارتوں کے سبب حالات بدلے تو یہودیوں کو بھی اپنی شیطانی سیاست چلانے کا موقع مل گیا اور فتنوں نے تیزی کے ساتھ سر

اٹھایا۔

یہودی نژاد عبداللہ بن سبا نامی شخص جو اسلامی لبادہ اوڑھنے والا متعصب یہودی تھا، وہ مدینہ سے نکل کر بصرہ پہنچا اور حکیم بن جبلہ کے پاس ٹھہرا، اس کا کام ذمیوں کو لوٹنا اور ڈاکہ ڈالنا تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں عبداللہ بن سبا نے حکیم بن جبلہ کے ذریعے سے اپنے ہم خیالوں کی ایک جماعت تیار کر لی اور اس طرح یہ صنعا کا یہودی جو بظاہر مسلمان ہو چکا تھا، محبت آل رسول کے لباس میں اب کھل کر میدان میں آ گیا اور اسلام نے جو کاری ضرب یہودیوں پر لگائی تھی، اس کا انتقام لینے کے لئے اپنے فتنہ پرور نظریات اور باطل اعتقادات کی تبلیغ کرنے لگا۔

بالآخر عبداللہ بن سبا کی شیطانی چالوں کے نتیجے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کے شعلے بھڑک اٹھے اور کوفہ، بصرہ اور مصر کے باغی حج بیت اللہ کا بہانہ بنا کر مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

لیکن عجیب بات یہ تھی کہ ان سازشی و باغی گروہ میں خلافت پر اتفاق نہ ہو سکا۔ کوفی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بصری حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور مصری مولا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ اس سازش کا سرغنہ عبداللہ ابن سبا تھا۔

باغیوں نے پہلے مسجد نبوی میں خطبہ جمعہ کے دوران حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر پتھر برسائے لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں واپس کر دیا، دوسرے روز ان باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ واپس کیوں آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے ہاتھ مصر کے عامل کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ جونہی یہ لوگ مصر آئیں، انہیں قتل کر دیا جائے۔ جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا غلام موجود ہے، یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اونٹ اور خط ہیں۔

حقیقت یہ تھی کہ سازش کے ذریعے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مہر والی انگوٹھی چوری کی گئی اور ایک جعلی خط لکھا گیا جس کا مضمون یہ تھا کہ ''جونہی یہ لوگ مصر آئیں، انہیں قتل کر دیا جائے'' اس خط پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی چوری شدہ انگوٹھی سے مہر لگا دی گئی تھی اور آپ کے غلام کو راستے میں روک کر سازش کے ذریعے خط بدل دیا گیا تھا جو کہ اتنے بڑے فتنے کا سبب بنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس خط کی بابت پوچھا تو آپ نے قرآن مجید ہاتھ میں لے کر قسم کھائی کہ یہ خط نہ میں نے لکھا ہے اور نہ کسی سے لکھوایا ہے اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے۔

لیکن باغی اٹل ارادے سے آئے۔ انہوں نے کہا کہ جس انسان کا یہ حال ہو کہ اسے اپنی مہر خلافت کا بھی پتہ نہ ہو، وہ خلافت کا اہل نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ خود بخود خلافت سے دستبردار ہو جائیں لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خلافت چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ وہ عہدہ کے لالچی نہ تھے۔ بلکہ خلافت سے دستبردار نہ ہو کر اپنے آقا ﷺ کے حکم پر عمل کر رہے تھے۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے قمیص پہنائے گا۔ پس لوگ تجھے وہ قمیص اتارنے کو کہیں گے تو ہرگز نہ اتارنا۔ (یعنی خلافت و نیابت تجھے عطا ہوگی اور لوگ تجھ سے اس منصب سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کریں گے مگر تو دستبردار نہ ہونا)۔ (ابن ماجہ، جلد اول، باب فضل عثمان، حدیث نمبر 117، ص 65، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ باغی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنا چاہتے ہیں تو آپ نے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ تلواریں پکڑ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مکان کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کو ان تک نہ پہنچنے

دینا۔

ان کے علاوہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو اور بہت سے اصحاب رسول نے اپنے اپنے صاحبزادوں کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے لئے بھیجا۔ باغی چالاکی کے ساتھ مکان کی پچھلی جانب سے دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے شہزادوں حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تمہارے دروازہ پر پہرہ دینے کے باوجود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیسے شہید ہو گئے؟ اور غصہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے منہ پر طمانچہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سینے پر تھپڑ مارا اور حضرت محمد بن طلحہ اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہا (تاریخ الخلفائ، ص 113، ریاض النضرۃ، جلد دوم، ص 166)

شیعہ فرقے کے بانی

عبداللہ بن سبا کا تعارف

عبداللہ بن سبا علماء یہود میں سے ایک بڑا عالم تھا اور جب سے سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دو یہودیوں کو مدینہ منورہ سے نکال کر فلسطین کی طرف دھکیل دیا تھا۔ اس وقت سے اس کے دل میں مسلمانوں سے انتقام لینے کی آگ سلگ رہی تھی اور وہ ایسی تراکیب سوچتا رہتا تھا جس کے ذریعے مسلمانوں کے لئے بڑی مصیبت کھڑی کر سکے۔ اسے ایک ترکیب یہ سوجھی کہ ظاہراً مسلمان ہو کر اولاً اسلام سے واقفیت حاصل کی جائے اور کچھ ساتھی ڈھونڈے جائیں تاکہ مستقل گروہ بن جانے کے بعد اسلام کے خلاف آواز

بلند کی جائے۔ چنانچہ وہ یمن سے مدینہ آیا اور مدینہ آکر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ امیر المومنین تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نرم دلی اور خوش خلقی سے اس نے ناجائز فائدہ اٹھایا اور مختلف حیلوں بہانوں سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا اعتماد حاصل کر لیا اور اب وہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے راستہ ہموار کرنے لگا اور اپنے ہم خیال اور ہمنوا بنانے میں مشغول ہو گیا۔

"جوینده یابنده" کے مطابق اسے ایسے ہمنوا مل گئے جو بظاہر مسلمان تھے لیکن دل سے سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دشمن تھے۔ ان سے میل جول صلاح ومشورہ شروع ہوا بالآخر اس نے خفیہ طور پر ایک منظم گروہ تیار کر لیا۔ اسی منظم گروہ کے ذریعے اس نے اولاً یہ کام کیا کہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرا دیا۔ اس یہودی عالم (عبداللہ ابن سبا) کی ان خفیہ سرگرمیوں اور اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ بغض وعداوت کی تفصیلات شیعہ سنی دونوں مکتبہ فکر کے مورخین کی کتب میں صراحۃً ملتی ہیں۔

وکان ذلک ان عبداللہ بن سبا کان یھودیا و اسلم ایام عثمان ثم تنقل فی الحجاز ثم بالبصرۃ ثم بالکوفۃ ثم بالشام یرید اضلال الناس فلم یقدر منھم علی ذلک فاخرجہ اھل الشام فاتیٰ مصراً فاقام فیھم وقال لھم العجب ممن یصدق ان عیسیٰ یرجع ویکذب ان محمدا یرجع فوضع لھم الرجعۃ فقبلت منہ ثم قال لھم بعد ذلک انہ کان لکل نبی وصی وعلی وصی محمد فمن اظلم ممن لم یجز وصیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوثب علی وصیتہ وان عثمان اخذھا بغیر حق فانھضوا فی ھذا الامر وابدؤا بالطعن علی امرائھم

(الکامل فی التاریخ لابن الاثیر جلد 3، ص 154، دخلت سنۃ خمس وثلاثین مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ: بات یہ تھی کہ عبداللہ بن سبا اصل یہودی تھا اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ

عنہ کے دور خلافت میں اسلام قبول کر کے حجاز آ گیا۔ پھر بصرہ پھر کوفہ اور اس کے بعد شام گیا اور ہر مقام پر اس نے لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی اور شامیوں نے اسے شام سے باہر نکال دیا۔ وہاں سے یہ مصر پہنچا اور وہاں آ کر قیام پذیر ہوا۔ وہاں اس نے مصریوں کو کہا کہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ آئیں گے تو لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں اور اگر حضور ﷺ کے انتقال کے بعد واپسی کا کہا جائے تو اسے جھٹلاتے ہیں، اس طرح ''رجعت'' کا عقیدہ اس نے گھڑا۔ کچھ لوگوں نے اس کی یہ بات قبول کر لی۔ اس کے بعد دوسرے عقیدہ کو پھیلایا اور کہا کہ ہر پیغمبر کا کوئی نہ کوئی ''وصی'' ہوا ہے اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے ''وصی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں تو جو شخص حضور ﷺ کی وصیت کو جاری نہیں کرتا، اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ناحق خلافت پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اس کی ان باتوں کو سن کر لوگ اس کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے حاکموں پر لعن طعن کا آغاز کر دیا۔

شیعہ فرقے کی بنیاد یہود نے رکھی،

شیعہ مورخین کا اعتراف

ناسخ التواریخ

عبداللہ بن سبا مرد جہود بود در زمان عثمان بن عفان مسلمانی گرفت داو از کتب پیشین و مصاحب سابقین نیک دانا بود چوں مسلمان شد خلافت عثمان در خاطر او پسندیدہ نیفتاد پس در مجالس و محافل اصحاب بنشتے وقبائح اعمال و مثالب عثمان راہبرچہ توانستے باز گفتے، ایں خبر بعثمان

بروند گفت بارے ایں جمهود کیست وفرمان کردتا اورا از مدینه اخراج نمودند، عبدالله بمصر آمد وچوں مرد عالم و دانا بود مردم بردے گرد آمدند وکلمات اور اباور داشتند، گفت هاں اے مردم مگر نشنیده اید که نصاریٰ گوہند عیسیٰ علیه السلام بدیں جهاں رجعت کندو باز آید چنانکه در شریعت مانیز ایں سخن استوار است چوں عیسیٰ رجعت تواں کرد محمد که بیگماں فاضلتر از وست چگونه رجعت نکند وخدا وندنیز در قرآن کریم میفر ماید ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد

چوں ایں خن در خاطر هاجائے گیر ساخت گفت خداوند صدو بیست وچهار هزار پیغمبر بدیں زمین فرو فر ستاد دهر پیغمبرے را وزیرے وخلیفتے بود چگونه یشود پیغمبرے از جهاں برود خاصه وقتیکه صاحب شریعت باشد ونائبے وخلیفتے بخلق نگمار دو کارامت رامهمل بزارد؟ همانا محمد صلی الله علیه وسلم راعلی علیه السلام وصی وخلیفه بود چنانکه خود فرمود انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ، ازیں میتواں دانست که علی علیه السلام خلیفه محمد صلی الله علیه وسلم است و عثمان ایں منصب را غصب کرده وباخود بسته عمر نیز بناحق ایں کار بشوریٰ افگسند وعبدالرحمن بن عوف بهوائے نفس دست بر دست عثمان زدو دست علی راکه گرفته بود دبا او بیعت کندرها داد

اکنوں برما که در شریعت محمدیم واجب میکند که از امر بالمعروف و نبی از منکر خویشتن داری نکنیم، چنانکه خدا فرماید کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر۔ پس بامردم خویش گفت مارا هستوز آں نیز ونیست که بتوانیم عثمان رادفع داد واجب میکند که چندانکه

بتوانیم عمال عثمان را که آتش جور وستم رادامن همیز نند ضعیف داریم وقبائح اعمال ایشان رابر عالمیان روشن سازیم ودلهائے مردم را از عثمان و عمال اوبگردانیم، پس نامه هانوشتند واز عبداللہ بن سعد بن ابی سرح که امارت مصر داشت باطراف جهاں شکایت فرستادند ومردم رایکدل ویکجهت کردند که درمدینه گرد آیند وبر عثمان امر بالمعروف کنند واورا از خلیفتے خلع فرمایند

عثمان ایں معنی رالفرس همیلکر دو مردان بن الحکم جاسوسال بشهر ها فرستاد تاخبر باز آور دند که بزرگان هربلد در خلع عثمان همدانستان اندلاجرم عثمان ضعیف ودر کار خود فروماند

(ناسخ التواریخ تاریخ خلفاء جلد سوم صفحہ 238,237 طبع جدید مطبوعہ تہران دوران خلافت عثمان بن عفان، مصنفہ مرزا محمد تقی)

ترجمہ: عبداللہ بن سبا ایک یہودی آدمی تھا۔ عہد عثمانی میں اسلام لایا اور کتب سابقہ اور مصاحف گزشتہ سے بخوبی واقف تھا۔ جب مسلمان ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اس کو اچھی نہ لگی چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ محافل میں بیٹھتا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلافت جتنا کچھ قبیح افعال کا ذکر کرسکتا کرتا رہتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو کہا الٰہی یہ یہودی کون ہے؟ چنانچہ حکم دیا کہ اسے مدینہ شریف سے نکال دیا جائے۔ عبداللہ بن سبا مصر آپہنچا چونکہ عالم و دانا آدمی تھا۔ اس لئے لوگ اس کے گرد جمع ہونے شروع ہوئے اور اس کی باتیں قبول کرنے لگے۔ تب اس نے کہا! اے لوگو! تم نے سنا نہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں واپس آئیں گے اور ہماری شریعت کے مطابق بھی یہ بات درست ہے۔ اگر عیسیٰ واپس آسکتے ہیں تو حضرت محمد ﷺ جوان سے افضل ہیں، کیوں واپس نہیں آسکتے۔

جب یہ بات لوگوں کے دلوں میں راسخ ہوگئی (رجعت کا عقیدہ پختہ ہوگیا) تو اب ابن سبا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اس زمین پر بھیجے اور ہر پیغمبر کا ایک وزیر اور خلیفہ ہوا ہے۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک پیغمبر دنیا سے جائے جبکہ وہ صاحب شریعت نبی ہو مگر اپنا خلیفہ و نائب لوگوں میں نہ چھوڑ جائے۔ اپنی امت کا معاملہ (مسئلہ خلافت) مہمل چھوڑ جائے۔

لہذا محمد ﷺ کے لئے علی علیہ السلام وصی ہیں اور خلیفہ ہیں۔

جیسا کہ آپ نے علی کو خود فرمایا تو میرے لئے یوں ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام، اسی سے سمجھا جاسکتا ہے کہ علی علیہ السلام ہی محمد ﷺ کے خلیفہ ہیں اور عثمان نے یہ منصب (خلافت) غصب کر کے اپنے اوپر چسپاں کر رکھا ہے۔ عمر نے بھی کسی حق کے بغیر یہ شوریٰ پر ڈال دیا اور عبدالرحمن بن عوف نے نفسانی ہوس سے عثمان کی بیعت کر لی اور علی کا ہاتھ بھی اس نے پکڑ رکھا تھا جب علی نے بیعت کر لی تو اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

اب جو ہم شریعت محمدی میں ہیں ہم پر واجب آتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے سستی نہ کریں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے لائی گئی تا کہ انہیں نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے۔

پھر ابن سبا نے لوگوں سے کہا بھی ہم میں یہ طاقت نہیں کہ عثمان کو خلافت سے اُتار سکیں۔ البتہ یہ ہم پر ضروری ہے کہ جتنا ہو سکے عثمان کے عمال (گورنروں) کو جو ظلم وستم روا رکھے ہیں، کمزور کر ڈالیں۔ ان کے قبیح اعمال اہل دنیا پر واضح کریں اور لوگوں کے دل عثمان اور اس کے عمال سے متنفر کر ڈالیں۔ چنانچہ انہوں نے کئی خطوط لکھے اور والی مصر عبداللہ بن سعد (کے ظلم) کی شکایت کرتے ہوئے جہاں میں ہر طرف ارسال کر دیئے اس طرح انہوں نے لوگوں کو اس بات پر یکجا کیا کہ وہ مدینہ میں جمع ہو کر عثمان کو امر بالمعروف کریں

اور اسے خلافت سے اتار دیں۔

حضرت عثمان یہ معاملہ سمجھتے تھے اور مروان بن حکم نے ہر شہر میں جاسوس بھیجے چنانچہ وہ یہ خبر لے کر واپس آئے کہ ہر شہر کے بڑے لوگ عثمان کو اتار دینے میں یک زبان ہیں ناچار عثمان کمزور ہو گئے اور اپنے معاملہ میں عاجز آ گئے، قتل ہو گئے۔

معتبر شیعہ مورخ مرزا تقی کی مذکورہ عبارت سے یہ امور ثابت ہو گئے۔

1: عبداللہ بن سبا پکا یہودی تھا جو عہد عثمانی میں اسلام لایا۔ مگر در پردہ یہودی ہی رہا جیسا کہ فرقہ شیعہ کی عبارت نمبر 4 اس پر نص ہے، ساتھ ہی یہ بھی واضح ہوا کہ وہ ایک فاضل شخص تھا اور کتب سابقہ کا عالم تھا۔

2: اس نے شیعہ فرقے کی بنیاد یوں ڈالی کہ سب سے اول مسئلہ رجعت پیدا کیا اور لوگوں کو ذہن نشین کرایا جو کہ شیعہ عقائد کی جڑ ہے۔

3: مسئلہ رجعت کے ایجاد کے بعد لوگوں کو یہ ذہن نشین کرایا کہ علی رضی اللہ عنہ ہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیح خلیفہ اور وصی ہیں اور خلفاء ثلاثہ نے ان کا یہ حق ان سے غصب کیا۔

4: یہ دو عقیدے ایجاد کرنے کے بعد اس نے چاہا کہ انہیں لوگوں میں عام ترویج دی جائے چنانچہ اس نے مختلف ممالک میں ہر طرف خطوط روانہ کئے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خلافت سے اتارنے کے لئے سازش کا ایک وسیع جال پھیلا دیا جس میں وہ کامیاب ہوا اور نتیجتاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور فرقے شیعہ کی بنیاد مضبوط ہو گئی۔

خلاصہ یہ ہوا کہ اہل تشیع فرقے کی بنیاد رکھنے والا بہت بڑا یہودی عالم تھا جو بظاہر اسلام لانے کے باوجود در پردہ یہودی ہی رہا جیسا کہ تاریخ روضۃ الصفاء اور فرق شیعہ جیسی معتبر شیعہ کتب میں اس کی تصریح ہے اور آگے اس پر مزید شواہد آ رہے ہیں، اس یہودی عالم

نے اسلام کے متعلق اپنی قلبی عداوت کو تسکین دینے کے لئے شیعہ مذہب کی بنیاد رکھی اور اسلام کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کروانے میں کامیاب ہو کر فساد کا وہ دروازہ کھولا جو آج تک بند نہیں ہو سکا۔

علامہ کشی مزید لکھتا ہے کہ **"ذکر بعض اهل العلم ان عبدالله بن سبا کان یهودیا فاسلم و والی علیا علیه السلام (الی) ومن ههنا قال من خالف الشیعة ان اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیهودیة"**

یعنی بعض اہل علم نے کہا کہ عبداللہ بن سبا پہلے یہودی تھا، پھر اسلام لایا اور حضرت علی علیہ السلام سے محبت وتولیٰ کا اظہار کیا (الخ) اور اسی وجہ سے شیعہ کے مخالفین نے کہا کہ تشیع اور رافضیت کی اساس اور بنیاد یہودیت سے ماخوذ ہے (رجال کشی، ص 101)

آپ نے شیعہ عالم کی کتاب سے جان لیا کہ عبداللہ بن سبا ہی شیعہ مذہب کا بانی ہے۔ اب آپ کے سامنے شیعہ مذہب کے عقائد ونظریات جو انہی کی کتابوں میں موجود ہیں، ان کو اور ساتھ ہی شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے نام اور ان کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

شیعہ فرقے کے عقائد ونظریات انہی کی کتابوں سے

عقیدہ...... اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے (معاذ اللہ)
(بحوالہ: اصول کافی، جلد 1، ص 328، یعقوب کلینی)

عقیدہ...... موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے (بحوالہ: حیات القلوب، جلد 3، ص 10، مصنف مرزا بشارت حسین)

عقیدہ...... جمع قرآن جو بعد از رسول اللہ ﷺ کیا گیا، اصولاً غلط ہے (معاذ اللہ)
(بحوالہ: ہزار تمہاری دس ہماری، ص 560، عبدالکریم مشتاق، کراچی)

عقیدہ...... امام مہدی رضی اللہ عنہ جب آئیں گے تو اصلی قرآن لے کر آئیں گے (معاذ اللہ) (بحوالہ: احسن المقال، ج 2، ص 336، صفدر حسین نجفی)

عقیدہ...... حضور ﷺ حضرت عائشہ سے حالت حیض میں اجماع کرتے تھے
(بحوالہ: تحفہ حنفیہ، ص 72، غلام حسین نجفی جامع المنتظر)

عقیدہ...... تمام پیغمبر زندہ ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ماتحت ہو کر جہاد کریں گے (معاذ اللہ) (بحوالہ: تفسیر عیاشی، جلد اول، ص 181)

عقیدہ...... حضرت یونس علیہ السلام نے ولایت علی کو قبول نہ کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا (معاذ اللہ) (بحوالہ: حیات القلوب، جلد اول، ص 459، مصنف: ملا باقر مجلسی، مطبوعہ تہران)

عقیدہ...... مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے (معاذ اللہ) (بحوالہ: حیات القلوب، جلد سوم، ص 2، ملا مجلسی، مطبوعہ تہران)

عقیدہ...... بارہ امام حضور ﷺ کے علاوہ بقیہ تمام انبیاء کے استاد ہیں (معاذ اللہ)
(بحوالہ: مجموعہ مجالس، ص 29، صفدر ڈوگر، سرگودھا)

عقیدہ...... حضرت ابوبکر و عمر و عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت ترک کردینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے (معاذ اللہ) (بحوالہ: اصول کافی، جلد اول، حدیث 43، ص 420، مطبوعہ تہران طبع جدید)

عقیدہ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے بے حیا اور بے غیرت تھے (معاذ اللہ) (بحوالہ: نور الایمان، ص 75، امامیہ کتب خانہ، لاہور)

عقیدہ...... حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے، یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے (معاذ اللہ) (بحوالہ: حقیقت فقہ حنفیہ، ص 72، غلام حسین نجفی)

عقیدہ...... حضور ﷺ کی وفات کے بعد تین صحابہ کے علاوہ باقی سب مرتد ہو گئے (معاذ اللہ) (بحوالہ: روزہ کافی، ج 8، ص 245، حدیث 341)

عقیدہ...... حضرت عباس اور حضرت عقیل ذلیل النفس اور کمزور ایمان والے تھے (معاذ اللہ) (بحوالہ: حیات القلوب، ج 2، ص 618، مطبوعہ تہران طبع جدید)

عقیدہ...... معاویہ کی ماں کے چار یار تھے، اس لئے سنی چار یار کا نعرہ لگاتے ہیں (خصائل معاویہ، ص 34، مصنف غلام حسین نجفی لاہور)

عقیدہ...... عائشہ طلحہ و زبیر واجب القتل ہیں (معاذ اللہ) (بحوالہ: کتاب بغاوت بنو امیہ و معاویہ، ص 474، مصنف: غلام حسین نجفی)

عقیدہ...... حضرت عائشہ کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں (معاذ اللہ) (شریعت و شیعیت، ص 45)

عقیدہ...... ہمارے مذہب کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے کہ ہمارے امام اس مقام و مرتبہ کے مالک ہیں جن تک کوئی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکا (الحکومۃ الاسلامیہ، ص 52)

عقیدہ...... جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو خدا فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد کرے گا اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمد ﷺ ہوں گے اور آپ ﷺ کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت علی بیعت کریں گے (حق الیقین مطبوعہ ایران، ص 139)

عقیدہ...... امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قرآن سے بہت سی آیات گرادی گئیں مگر جو زیادہ کیا گیا ہے وہ کہیں کہیں حرف بڑھا دیا گیا (تفسیر صافی، ص 11)

عقیدہ...... ملا باقر مجلسی لکھتا ہے وہ دونوں (ابوبکر و عمر) اس دنیا سے چلے گئے اور توبہ نہ کی اور نہ اس کو یاد کیا جو انہوں نے امیر المومنین (حضرت علی) کے ساتھ کیا۔ ان پر اللہ کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو (فروغ کافی، کتاب الروضہ، ص 115، مطبوعہ لکھنؤ)

عقیدہ...... شیعہ مولوی خمینی لکھتا ہے کہ عمر کافر و زندیق تھا (کشف الاسرار، ص 107) مزید لکھتا ہے کہ عثمان غارت گر تھا، اس کے دور خلافت میں فحاشی کا سلسلہ شروع ہوا (کشف الاسرار، ص 107)

عقیدہ...... متعہ پروردگار کی سنت ہے (معاذ اللہ) (منہج الصادقین، مصنف: ملا فتح اللہ کاشانی، جلد دوم، ص 494، مطبوعہ تہران)

عقیدہ...... حضرت علی کی امامت کا اقرار نہ کرنے والا مشرک ہے (حیات القلوب، جلد سوم باب دوم، ص 233، ناشر کتب خانہ مغل حویلی، لاہور)

عقیدہ...... جب قرآن پر اعراب لگائے گئے تو شراب خور خلفاء کی خاطر قرآن میں تحریف کی گئی (قرآن مجید مترجم، ص 479، مطبوعہ افتخار بک ڈپو کرشن نگر، لاہور)

عقیدہ...... خدا نے جبرائیل کو علی کی طرف بھیجا، وہ غلطی سے محمد (ﷺ) کی طرف چلے گئے۔ (تذکرۃ الائمہ، ص 72، مصنف: محمد باقر مجلسی)

عقیدہ...... اصلی قرآن حضرت علی کے پاس تھا، اسے ابوبکر نے قبول نہ کیا (تذکرۃ الائمہ صفحہ نمبر 8، جلد دہم، مصنف: محمد باقر مجلسی)

عقیدہ...... حضرت علی تمام انبیاء سے افضل ہیں (جلاء العیون، جلد دوم، صفحہ نمبر 22، ملا باقر مجلسی، مطبوعہ: شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور)

عقیدہ...... حضرت یونس علیہ السلام کو ولایت علی کے انکار کی سزا ملی (من کتاب البرہان فی تفسیر القرآن، جلد اول، 250)

عقیدہ...... حضرت علی کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں (خلقت نورانیہ ص 201، مولف: مولوی طالب حسین کرپالوی، مطبوعہ: جعفریہ دارالتبلیغ لاہور)

عقیدہ...... سیدہ حفصہ کافرہ اور سیدہ عائشہ منافقہ ہیں (حیات القلوب، جلد دوم، ص 173، مولف: ملا محمد باقر مجلسی، مطبوعہ لکھنؤ)

عقیدہ...... امام پر وحی نازل ہوتی ہے (الاصول الکافی، جلد اول، ص 171، مطبوعہ تہران)

عقیدہ...... حضرت علی کی ولایت کی وجہ سے طواف کعبہ واجب ہوا، وہ نہ آتے تو طواف نہ ہوتا (وجہ اللہ در بیت اللہ، جلد 4، ص 82، مطبوعہ جعفریہ دارالتبلیغ امام بارگاہ لاہور)

عقیدہ...... امام کے لئے معصوم ہونا شرط ہے، بارہ اماموں کے علاوہ کوئی معصوم نہیں لہذا ان کے علاوہ کوئی امام بھی نہیں ہوسکتا (توضیح المسائل، ص 5)

عقیدہ...... تمام انبیاء کا علم مولا علی کے مقابلے میں صرف قطرہ اور ذرہ ہے۔

(کشف العقائد مصنف: سید باقر نثار زیدی، ص 220)

عقیدہ...... محمد بن یعقوب کلینی امام باقر کے نام سے یہ عقیدہ لکھتا ہے کہ شیعہ کے سوا سب لوگ حرام زادے ہیں (فروغ کافی کتاب الروضہ، ص 135، مطبوعہ لکھنؤ)

عقیدہ...... حضور ﷺ کے ظاہر و باطن میں تضاد تھا (معاذ اللہ) (بحوالہ: تفسیر عیاشی، ج 2 ص 101، از محمد بن مسعود عیاشی)

عقیدہ...... اللہ تعالیٰ نے پیغام رسالت دے کر جبرائیل کو بھیجا کہ علی رضی اللہ عنہ کو پیغام رسالت دو لیکن جبرائیل بھول کر محمد ﷺ کو دے گئے (معاذ اللہ) (بحوالہ: انوار نعمانیہ، ص 237، از نعمت اللہ جبرائری)

عقیدہ...... جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے برابر۔ جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے برابر۔ جس نے تین دفعہ کیا اس کا درجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے برابر۔ جس نے چار دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت محمد ﷺ کے برابر ہو جاتا ہے (معاذ اللہ) (بحوالہ: برہان متعہ ثواب متعہ ص 52)

عقیدہ...... شیعہ مذہب کا کلمہ اسلامی کلمہ کے خلاف ہے شیعہ مذہب کا کلمہ یہ ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول، یہی علی اللہ کے ولی اور رسول کے بلا فصل خلیفہ ہیں۔

یہ کفریات شیعہ مذہب کی کچھ کتابوں سے لئے ہیں ورنہ شیعہ فرقے کی کتاب لاتعداد کفریات سے بھری ہوئی ہیں جن کو لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں۔

شیعہ مذہب کے سترہ فرقے

شیعوں کے بائیس فرقے ہیں ہر ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔ ان میں بنیادی فرقے تین ہیں۔

غلاۃ، زیدیہ اور امامیہ۔ غلاۃ سے اٹھارہ فرقے پیدا ہوئے۔

(۱) فرقۂ سبائیہ:

کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن سبا (م تقریباً ۴۰ھ) ایک یہودی شخص تھا۔ اس نے اسلام ظاہر کیا اور حقیقتاً یہودی رہا۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کے وصی یوشع بن نون کے بارے میں ویسی ہی بات کرتا تھا جیسی اس نے حضرت علی کے بارے میں کہی۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے علی کی امامت کے واجب ہونے کا قول کیا۔ اس سے مختلف قسم کے غلاۃ پیدا ہوئے۔

اس نے حضرت علی سے کہا۔ آپ یقیناً معبود ہیں اور کہا کہ انہیں نہ موت آئی اور نہ انہیں قتل کیا گیا۔ ابن ملجم نے تو ایک شیطان کو قتل کیا جس نے حضرت علی کی شکل اختیار کر لی تھی، علی بادل میں ہیں۔ رعد (گرج) ان کی آواز ہے۔ برق (بجلی کی چمک) ان کا کوڑا ہے۔ اس کے بعد وہ زمین پر اتریں گے اور اس کو عدل سے بھر دیں گے۔ یہ لوگ گرج کی آواز سننے کے وقت کہتے ہیں "اے امیر آپ پر سلام ہو" (علیک السلام یا امیر)

(۲) فرقۂ کاملیہ......

یہ فرقہ ابو کامل کی طرف منسوب ہے۔ ابو کامل کے اقوال یہ ہیں۔

(۱) حضرت علی کی بیعت نہ کرنے کے سبب صحابہ کافر ہیں۔

(۲) حق طلب نہ کرنے کے سبب حضرت علی کافر ہیں۔

(۳) موت کے وقت روحوں میں تناسخ ہوتا ہے۔

(۴) امامت ایک نور ہے جو ایک شخص سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔

(۵) کبھی یہ نور کسی شخص میں نبوت کے طور پر ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد کہ دوسرے شخص میں امامت کے طور پر تھا۔

(۳) فرقۂ بنانیہ یا بیانیہ......

بنان (یا بیان) بن سمعان تمیمی نہدی یمنی کی جانب منسوب ہے۔ اس کے اقوال درج ذیل ہیں۔

(۱) اللہ انسان کی صورت پر ہے۔

(۲) اس کا کل جسم ہلاک ہوجائے گا صرف چہرہ باقی رہے گا، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔

هُوَ كُلُّ شَيْئٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَه،

(۳) اللہ کی روح حضرت علی میں حلول کرگئی پھر ان کے بیٹے محمد بن حنفیہ میں پھر ان کے بیٹے ابو ہاشم میں پھر بنان میں۔

(۴) فرقۂ مغیریہ......

مغیرہ بن سعید عجلی (م ۱۱۹ھ) کی جماعت ہے۔ اس کے اقوال یہ ہیں:

(۱) اللہ کا ایک مرد کی صورت میں جسم ہے۔ اس کے سر پر نور کا ایک تاج ہے۔ اس کا دل حکمت کا سرچشمہ ہے۔

(۲) جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اسم اعظم کا تکلم فرمایا تو وہ اڑا اور تاج بن کر اس کے سر پر واقع ہو گیا۔ پھر اللہ نے اپنی ہتھیلی پر بندوں کے اعمال لکھے تو معاصی سے غضبناک ہوا اور پسینہ چھوٹا۔ اس پسینہ سے دو سمندر پیدا ہوئے۔ ایک کھارا اور تاریک، دوسرا شیریں اور روشن۔ پھر اللہ تعالیٰ نے روشن دریا میں دیکھا تو اس میں اپنا عکس پایا تو اس سے تھوڑا سا عکس نکال کر چاند اور سورج پیدا کیا اور باقی عکس کو فنا کر دیا اور فرمایا کہ مناسب نہیں کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہو۔ پھر دونوں سمندروں سے مخلوق کو پیدا کیا تو کفار تاریک سمندر سے ہیں اور مومن روشن سمندر سے ہیں۔ پھر محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا جب لوگ گمراہیوں میں تھے۔

(۳) رب نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر امامت پیش کی تو سب نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے خوف کیا اور انسان نے اسے اٹھالیا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ امامت حضرت علی کو امانت سے باز رکھنے کا کام تھا۔ جسے انسان یعنی ابوبکر نے اٹھالیا۔ ابوبکر نے اسے عمر کے حکم سے اٹھایا۔ جب عمر نے ذمہ لیا کہ وہ اس پر ابوبکر کی مدد کریں گے بشرطیکہ ابوبکر اپنے بعد عمر کو خلیفہ بنائیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کا قول **کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک**

(یعنی شیطان کی طرح جب اس نے انسان سے کہا تو کفر کر تو جب اس نے کفر کر لیا تو کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں) ابوبکر و عمر کے حق میں نازل ہوا۔

(۵) امام منتظر، ذکریا بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہیں۔ اور وہ زندہ ہیں۔ کوہ حاجز میں مقیم ہیں، جب اس سے نکلنے کا حکم ہوگا تو نکلیں گے۔

ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ امام منتظر وہ مغیرہ ہی ہے اس لئے جب وہ قتل ہوا تو اس کے مریدوں میں اختلاف رونما ہوا۔ بعض نے کہا کہ وہی امام منتظر ہے اور بعض نے کہا کہ

ذکریا، جیسا کہ مغیرہ کہا کرتا تھا۔

(۵) فرقۂ جناحیہ......

یہ عبداللہ بن، معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین (م ۱۲۹ھ) کے متبعین ہیں۔

اس کے عقائد واقوال یہ ہیں۔

(۱) روحوں میں تناسخ ہوتا ہے۔

(۲) اللہ کی روح آدم میں آئی پھر شیث میں پھر انبیاء اور ائمہ میں یہاں تک کہ علی اور ان کے تینوں بیٹوں میں پہنچی پھر اس عبداللہ بن معاویہ میں آئی۔

(۳) جناحیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ زندہ ہے۔ اصفہان کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ میں مقیم ہے اور عنقریب نکلے گا۔

(۴) وہ قیامت کے منکر ہیں۔

(۵) شراب، مردار، زنا وغیرہ محرمات کو حلال سمجھتے ہیں۔

(۶) فرقۂ منصوریہ......

یہ ابومنصور عجلی کے متبع ہیں، اس کے عقائد واقوال یہ ہیں۔

(۱) امامت ابوجعفر محمد باقر کے لئے ہوگئی۔ پھر جب باقر اس سے علیحدہ ہو گئے تو وہ اپنے حق میں امامت کا مدعی ہو گیا۔

(۲) منصوریہ کہتے ہیں ابومنصور آسمان پر گیا تو اللہ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا: اے بیٹے جا اور میری طرف سے پیغام پہنچا۔ پھر زمین پر اترا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(یعنی اگر وہ لوگ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتے دیکھیں تو کہتے ہیں تہ بہ تہ بادل ہے)

میں کسف مذکور یہی (ابو منصور) ہے

ابو منصور اپنے لئے امامت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کہتا تھا کہ ذوالکسف علی بن ابی طالب ہیں۔

(۴) (رسول ہمیشہ مبعوث رہیں گے) رسالت کبھی منقطع نہ ہوگی۔

(۵) جنت ایک مرد ہے جس سے دوستی کا ہمیں حکم دیا گیا جہنم بھی ایک مرد ہے جس سے دشمنی کا ہمیں حکم دیا گیا اور وہ امام کی ضد اور اس کا دشمن ہے جیسے ابو بکر اور عمر۔

(۶) ایسے ہی فرائض کچھ ایسے مردوں کے نام ہیں جن سے دوستی کا ہمیں حکم دیا گیا اور محرمات بھی کچھ ایسے مردوں کے نام ہیں جن سے دشمنی کا ہمیں حکم دیا گیا۔ اس عقیدے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ جو ان میں سے اس مرد (یعنی امام) تک پہنچ جاتا ہے اس سے تکلیف شرعیہ اور خطاب اٹھالیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

(۷) فرقہ خطابیہ......

ابوالخطاب کی طرف منسوب ہے۔

ابوالخطاب (محمد بن ابوزینب اجدع) اسدی نے ابوعبداللہ جعفر صادق کے لئے امر (امامت) کا دعویٰ کیا۔ جب جعفر صادق کو اپنے حق میں اس کے غلو کا علم ہوا تو انہوں نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا پھر اس نے خود اپنے لئے امامت کا دعویٰ کر دیا۔ خطابیہ گمان کرتے ہیں کہ۔

(۱) ائمہ نبی ہیں اور ابوالخطاب نبی تھا اور انبیاء نے لوگوں پر اس کی اطاعت فرض کی ہے۔

(۲) پھر اور آگے بڑھے اور گمان کیا کہ ائمہ خدا ہیں اور حسن و حسین کے بیٹے اللہ کے بیٹے اور دوست ہیں اور یہ کہ جعفر خدا ہیں اور ابوالخطاب، جعفر اور علی بن ابی طالب سے

افضل ہے۔

(۳) وہ اپنے ہم نواؤں کے حق میں مخالفین کے خلاف جھوٹی گواہی کو حلال سمجھتے ہیں۔ پھر ابوالخطاب کے قتل کے بعد فرقہ خطابیہ میں پھوٹ پڑ گئی۔

کسی نے کہا کہ ابوالخطاب کے بعد امام معمر بن خیثم ہے تو اس کی عبادت کی جیسے ابوالخطاب کی عبادت کرتے تھے۔ اور گمان کرتے تھے کہ جنت، دنیا کی ان بھلائیوں اور آسائشوں کا نام ہے جو لوگوں کو میسر آتی ہے اور جہنم دنیا کی ان مصیبتوں اور تکلیفوں کو کہتے ہیں جو لوگوں کو پیش آتی ہیں، وہ محرمات اور ترک فرائض کو مباح سمجھتے تھے۔

بعض نے کہا کہ ابوالخطاب کے بعد بزیع بن یونس امام ہیں اور یہ کہ ہر مومن کے پاس وحی آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا **"وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ"** (یعنی کسی نفس کے لئے موت نہیں مگر اللہ کے اذن سے) یعنی اللہ کی وحی سے۔

ان کا گمان ہے کہ ان میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو جبرائیل اور میکائیل سے افضل ہیں اور انہیں موت نہ آئے گی۔ جب ان میں کوئی انتہا کو پہنچتا ہے تو اسے عالم ملکوت میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

بعض کا نظریہ یہ ہے کہ ابوالخطاب کے بعد امام عمرو بن بنان عجلی ہے مگر وہ لوگ مرتے ہیں۔

بعض نے ابوالخطاب کے بعد "مفضل صیرفی" کے لئے اور بعض نے سریغ کے لئے امامت کا دعویٰ کیا۔

(۸) فرقہ غرابیہ اور ذبابیہ......

غرابیہ کہتے ہیں کہ محمد اور علی کی صورت میں مشابہت تام تھی جیسے ایک کوا دوسرے

کوے سے مشابہ بلکہ اس سے زیادہ۔ اللہ نے جبرائیل کو حضرت علی کے پاس بھیجا تو جبرائیل نے غلطی کی اور بجائے علی کے محمد کے پاس وحی (رسالت) پہنچادی۔ چنانچہ ان کا ایک شاعر کہتا ہے۔

غلط الامين فجازها عن حيدره

یعنی جبرائیل نے غلطی کر کے نبوت حیدر کی بجائے دوسرے کے پاس پہنچادی۔ غرابیہ صاحب الریش پر لعنت کرتے ہیں اور صاحب الریش سے حضرت جبرائیل امین کو مراد لیتے ہیں۔

ذبابیہ غرابیہ سے بھی آگے بڑھے اور کہا کہ علی خدا ہیں اور محمد نبی، اور ان دونوں خدا و نبی میں اس سے زیادہ مشابہت تھی جتنی ایک مکھی سے ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے)

(۹) فرقہ ذمیہ......

یہ لقب اس وجہ سے ہے کہ اس فرقہ نے محمد ﷺ کی مذمت کی۔ ان کا گمان ہے کہ علی خدا ہیں۔ انہوں نے محمد کو اس لئے بھیجا کہ ان کی طرف بلائیں مگر انہوں نے اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرلیا (اس گروہ کا نام **علیابة یا علیاویة** ہے) بعض نے محمد اور علی دونوں کو الٰہ کہا ہے۔ اس لئے اس گروہ کو اثنیہ کہا جاتا ہے۔ ان میں الٰہیت کی قدیم کے سلسلے میں اختلاف ہے۔ بعض احکام الٰہیہ میں علی کو تقدیم و ترجیح دیتے ہیں اور بعض محمد کو۔

ان میں بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا پانچ شخص ہیں اور وہ اصحاب عبا ہیں۔ یعنی محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین۔ ان کا قول ہے کہ یہ پانچوں تن، درحقیقت شخص واحد ہیں کہ ایک روح پانچوں قالبوں میں سمائی ہے۔ کسی کو کسی پر کچھ فضیلت نہیں۔ وہ لوگ تانیث کے عیب سے بچنے کے لئے فاطمہ نہیں بلکہ "فاطم" کہتے ہیں۔ یہ جماعت خمسیہ یا مخمسہ کے لقب سے مشہور

ہے۔

(۱۰) فرقۂ ہشامیہ......

(یا حکمیہ، سالمیہ، یا جوالیقیہ) ہشام بن حکم (م تقریباً ۱۹۰ھ) اور ہشام بن سالم جوالیقی کے تابعین ہیں۔

ان کا قول ہے کہ اللہ جسم ہے اس پر ان فرقوں کا اتفاق ہے پھر اختلاف پیدا ہو تو ابن حکم نے کہا کہ وہ طویل، عریض و عمیق ہے اور وہ صاف و شفاف جالی کی طرح ہے۔ وہ ہر جانب سے چمکتا ہے۔ اس کے لئے رنگ، بو اور ذائقہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مذکورہ صفتیں ذات باری تعالیٰ کا غیر نہیں ہیں۔ اللہ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ حرکت و سکون کو اختیار کرتا ہے۔ اس کو اجسام سے مشابہت ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ جانا نہ جائے۔ تحت الثّریٰ میں ایک شعاع ہے جو اس سے جدا ہو کر اس کی طرف جاتی ہے۔ وہ اپنے بالشت سے سات بالشت ہے۔ وہ عرش سے مماس اور متصل ہے۔ دونوں کے درمیان کوئی تفاوت نہیں۔ اس کا ارادہ ایک ایسی حرکت ہے جو نہ اس کی عین ہے نہ غیر ہے۔ اشیاء کو ان کے وجود میں آنے کے بعد جانتا ہے اس سے پہلے نہیں۔ اس کا جاننا ایسے علم کے ساتھ ہوتا ہے جو نہ قدیم ہے نہ حادث، اس لئے کہ علم ایک صفت ہے اور صفت کی صفت نہیں ہوتی۔ اس کا کلام صفت ہے، نہ مخلوق ہے نہ غیر مخلوق اس کی دلیل بھی وہی ہے جو علم سے متعلق پیش کی۔ ائمہ معصوم ہیں اور انبیاء معصوم نہیں۔ اس لئے کہ نبی کی طرف وحی آتی ہے تو وہ اس سے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے، برخلاف امام کے کہ اس کے پاس وحی نہیں آتی تو اس کا معصوم ہونا ضروری ہے۔

ابن سالم نے کہا کہ اللہ انسان کی صورت پر ہے۔ اس کے لئے ہاتھ پاؤں اور حواس خمسہ ناک، کان، آنکھ، منہ اور سیاہ زلفیں ہیں۔ اس کا نصف اعلیٰ کھوکھلا اور نصف اسفل ٹھوس ہے مگر یہ کہ وہ گوشت و خون کا مجموعہ نہیں۔

(۱۱) فرقۂ زراریہ

زراریہ ابن اعین کوفی (م ۱۵۰ھ) کے متبعین ہیں۔

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ صفت حادث ہیں

(۱۲) فرقۂ یونسیہ

یونس بن عبدالرحمن قمی (م ۲۰۸ھ) کے اصحاب ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ عرش پر ہے جس کو فرشتے اٹھا لیتے ہیں۔ اللہ ان سے قوی تر ہے، اس کے باوجود فرشتوں نے اس کو اٹھا رکھا ہے۔ جیسے سارس کہ اس کے قوی اور توانا جسم کے بوجھ اس کے کمزور اور ناتواں پیروں پر ہے۔

(۱۳) فرقۂ شیطانیہ......

محمد بن نعمان صیرفی ملقب بہ شیطان الطاق کے پیرو ہیں۔

اس نے کہا کہ اللہ غیر جسمانی نور ہے، اس کے باوجود وہ انسان کی صورت پر ہے، وہ چیزوں کو ان کے پیدا ہونے کے بعد جانتا ہے۔

(۱۴) فرقۂ رزامیہ......

رزام کے اصحاب ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ......

(۱) امامت علی کے بعد محمد بن حنفیہ کے لئے پھر ان کے بیٹے عبداللہ، پھر علی بن عبداللہ بن عباس پھر منصور تک ان کی اولاد کے لئے ہے۔

(۲) خدا ابومسلم میں حلول کر گیا انہیں قتل نہیں کیا گیا ہے۔

(۳) وہ محارم اور ترک فرائض کو حلال جانتے ہیں۔

ان میں سے وہ بھی ہیں جو مقنع کے خدا ہونے کے مدعی ہیں۔

(۱۵) فرقہ مفوّضہ

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ نے محمد کو پیدا کر کے دنیا کی تخلیق کا کام ان کے سپرد کر دیا۔ اس لئے دنیا و مافیہا کے پیدا کرنے والے محمد ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا خیال یہ ہے کہ تخلیق کا کام اللہ نے علی کے سپرد کیا ہے۔

(۱۶) فرقہ بدئیہ

انہوں نے بداء کو جائز جانا یعنی اللہ تعالیٰ ایک چیز کا ارادہ فرماتا ہے، پھر دوسری چیز کا خیال ظاہر ہوتا ہے جو پہلے اس پر ظاہر نہ تھا۔ اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ امور کے انجام سے باخبر نہیں ہے۔

(۱۷) فرقہ نصیریہ اور اسحاقیہ

ان کا قول ہے کہ اللہ نے علی میں حلول کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جسمانی بدن میں روحانی وجود کا ظہور نا قابل انکار ہے۔ جانب خیر میں اس کی مثال حضرت جبرئیل کا صورت انسانی میں ظہور اور جانب شر میں شیطان کا انسانی صورت میں ظہور ہے۔

انہوں نے کہا کہ جب علی اور ان کی اولاد غیر سے افضل ہیں اور ایسی تائیدات سے مویدہیں جن کا تعلق اسرار باطنی سے ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں میں ظاہر ہوا، ان کی زبان سے کلام فرمایا اور ان کے ہاتھ سے پکڑا۔ اسی سبب سے ہم ائمہ پر لفظ الٰہ کا اطلاق کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی علیہ السلام نے مشرکین سے جنگ کی اور علی نے منافقین سے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام ظاہر پر حکم لگاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ باطن کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

بہائی فرقے کے عقائد ونظریات

بہائی فرقہ نے شیعہ اثنا عشریہ سے جنم لیا۔

بہائی فرقہ کا بانی مرزا علی محمد شیرازی 1252ھ مطابق 1820ء ایران میں پیدا ہوا۔ یہ اثناء عشری شیعہ سے تعلق رکھتا تھا، مگر اثنا عشریوں کی حدود سے تجاوز کر گیا۔ اس نے اسماعیل فرقہ کے عقائد باطلہ اور فرقہ سبائیہ کا ایک معجون مرکب تیار کیا جسے اسلامی عقائد سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ امام مستور کا عقیدہ اثناء عشری شیعہ کے اساسی عقائد میں سے ہے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق بارھواں امام ''سر من رائی'' کے شہر میں غائب ہو گیا تھا اور ابھی تک وہ اس کے منتظر ہیں۔ مرزا علی مہمد بھی دیگر اثناء عشریہ کی طرح یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ اکثر اہل فارس جن میں یہ نوجوان (مرزا علی محمد) پروان چڑھا۔ اسی نظریہ کے حامل تھے، اس نے اثناء عشری فرقہ کی حمایت میں بڑی غیرت کا ثبوت دیا۔ جس کے نتیجے میں یہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ فن نفسیات سے اسے گہرا لگاؤ تھا۔ یہ فلسفیانہ نظریات کے درس ومطالعہ میں بھی لگا رہتا۔ لوگوں کی حوصلہ افزائی کے صلہ میں مرزا علی محمد نے یہ دعویٰ کر دیا کہ وہ امام مستور کے علوم وفنون کا واحد عالم بے بدل ہے اور اس کی طرف رخ کئے بغیر وہ علوم نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے کہ شیعہ فرقہ کے قول کے مطابق دیگر ائمہ اثناء عشریہ کی طرح امام مستور ائمہ سابقین کی وصیت کی بناء پر قابل اتباع علوم کا جامع اور مصدر ہدایت ومعرفت ہوتا ہے۔

اس مفروضہ کی بناء پر کہ مرزا علی ائمہ سابقین کے علوم کے حامل ہے، اسے قابل محبت سمجھا جانے لگا اور بلا چوں چراں اس کی اطاعت کی جانے لگی۔ ایک کامل امام کی حیثیت

حاصل ہونے پر مرزا علی محمد ایک متبوع عام قرار پائے اور بلا استثناء ان کے جملہ اقوال کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔

کچھ عرصہ گزارنے پر علی محمد غلو سے کام لینے لگا اور اس نظریہ کو مطلقا نظر انداز کر دیا کہ وہ امام مستور کے علوم کا ناقل ہے۔ اس نے مستقل مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا جن کا ظہور غیوبت امام کے ایک ہزار سال بعد ہونے والا تھا۔ امام غائب 260ھ میں نظروں سے اوجھل ہوئے تھے۔ مرزا نے اس سے بڑھ کر یہ دعویٰ بھی داغ دیا کہ ذات خداوندی اس میں حلول کر آئی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے توسط سے مخلوقات کے سامنے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ آخری زمانہ میں موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کا ظہور اس کے ذریعہ ہوگا۔ اس نے نزول عیسیٰ کے عام عقیدہ سے تجاوز کر کے اس پر رجوع موسیٰ کا اضافہ کیا اور کہنے لگا کہ ان دونوں انبیاء کا ظہور اس کے توسط سے ہوگا۔

مرزا علی محمد کی شخصیت میں اتنی جاذبیت پائی جاتی تھی کہ لوگ اس کے بلند بانگ دعوے کو بلا چوں و چراں مان لیتے تھے۔ مگر علماء نے امامیہ ہوں یا غیر اعلامیہ یک زبان ہو کر اس کے خلاف آواز بلند کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے مزعومات و دعوے قرآن کے پیش کردہ حقائق و عقائد کے سراسر منافی تھے۔ مرزا نے علماء کی مخالفت کی پرواہ نہ کی بلکہ انہیں منافق لالچی اور تملک پسند کہہ کر لوگوں کو ان سے متنفر کرنے لگا۔ بایں ہمہ لوگ اس کی باتوں کو سنتے اور بلا حجت و برہان اس کی پیروی کا دم بھرتے رہے۔

بانی بہائیت کے عقائد و اعمال

ان دعاوی باطلہ کے بعد مرزا علی محمد چند عقائد و اعمال کا اعلان کرنے لگا۔ ہم ذیل میں وہ امور ذکر کرتے ہیں۔ اعتقادی امور یہ تھے۔

1 ...... مرزا علی محمد روز آخرت اور بعد از حساب دخول جنت و جہنم پر ایمان نہیں رکھتا

تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ روز آخرت سے ایک جدید روحانی زندگی کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہے۔

2......وہ بالفعل ذات خداوندی کی اس میں حلول کر آنے پر اعتقاد رکھتا تھا۔

3......رسالت محمدی اس کے نزدیک آخری رسالت نہ تھی۔ وہ کہتا تھا کہ ذات باری مجھ میں حال ہے اور میرے بعد آنے والوں میں بھی حلول کرتی رہے گی۔ گویا حلول الوہیت کو وہ اپنے لئے مخصوص نہیں ٹھہراتا تھا۔

4......وہ کچھ مرکب حروف ذکر کر کے ہر حرف کے عدد نکالتا اور اعداد کے مجموعہ سے عجیب وغریب نتائج اخذ کرتا تھا۔ وہ ہندسوں کی تاثیر کا قائل تھا۔ انیس کا ہندسہ اس کے نزدیک خصوصی مرتبہ کا حامل تھا۔

5......اس کا دعویٰ تھا کہ وہ تمام انبیاء سابقین کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ مجموعہ رسالت ہے اور اس اعتبار سے مجموعہ ادیان بھی۔

بنابریں بہائی فرقہ یہودیت نصرانیت اور اسلام کا معجون مرکب ہے اور ان میں کوئی حد فاصل نہیں پائی جاتی۔

مرزا نے اسلامی احکام میں تبدیلی پیدا کر کے عجیب وغریب قسم کے عملی امور مرتب کئے تھے۔ وہ عملی امور حسب ذیل ہیں۔

1......عورت میراث کے امور میں مرد کے برابر ہے۔ یہ آیت قرآنی کا صحیح انکار ہے جو موجب کفر ہے۔

2......وہ بنی نوع انسان کی مساوات مطلقہ کا قائل تھا۔ اس کی نگاہ میں جنس ونسل دین ومذہب اور جسمانی رنگت موجب امتیاز نہیں ہے، یہ بات اسلامی عقائد سے میل کھاتی ہے اور انکے منافی نہیں۔

علی محمد باب کے اتباع وتلامذہ

یہ اذکار و آراء مرزا نے اپنی تحریر کردہ تصنیف میں جمع کر دیئے تھے۔ جس کا نام البیان ہے۔ بحیثیت مجموعی ان کے جملہ اذکار عقائد اسلام سے اعراض و انحراف بلکہ انکار پر مبنی تھے۔ اس نے حلول کے نظریہ کو از سر نو زندہ کیا۔ جسے عبداللہ بن سبا نے حضرت علی کے لئے گھڑا تھا اور جو صریح کفر ہے۔ انہی وجوہات کے پیش نظر حکومت اس کے خلاف ہوگئی اور مرزا علی محمد اور اس کے اتباع کو ادھر ادھر بھگا دیا۔ مرزا 1850ء میں صرف تیس سال کی عمر میں راہی ملک عدم ہوا۔

مرزا علی نے اپنی نیابت کے لئے اپنے دو مریدان باصفا کو منتخب کیا تھا۔ ایک صبح ازل نامی اور دوسرا بہاء اللہ۔ ان دونوں کو فارس سے نکال دیا گیا تھا۔ صبح ازل قبرص میں سکونت پذیر ہوا اور بہاء اللہ نے آدرنہ کو اپنا مسکن ٹھہرایا۔ صبح ازل کے پیرو بہت کم تھے۔ اس کے مقابلہ میں بہاء اللہ کا حلقہ ارادت خاصا وسیع تھا۔ بعد ازاں اس مذہب کو بہاء اللہ کی طرف منسوب کر کے بہائی کہنے لگے۔ اس فرقہ کو بانی و موسس کی جانب کر کے بابی بھی کہا جاتا ہے۔ مرزا علی محمد نے اپنے لئے ''باب'' کا لقب تجویز کیا تھا۔

صبح ازل اور بہاء اللہ میں نقطہ اختلاف یہ تھا کہ اول الذکر بابی و بہائی مذہب کو اسی طرح چھوڑ دینا چاہتا تھا جیسے اس کے بانی نے اسے منظم کیا تھا۔ اس کا کام صرف تبلیغ و اشاعت تھا۔ بخلاف ازیں بہاء اللہ نے مرزا کی طرح بہت سی اختراعات کیں۔ وہ بھی مرزا کی طرح حلول کا قائل تھا اور اپنے آپ کو مظہر الوہیت قرار دیتا تھا۔

وہ کہا کرتا تھا کہ مرزا علی محمد نے میرے متعلق بشارت دی تھی۔ مرزا کا وجود میرے لئے تمہید کا حکم رکھتا تھا جس طرح نصاریٰ کی نظر میں حضرت یحییٰ علیہ السلام ظہور مسیح کا پیش خیمہ تھا۔

مشہور مستشرق گولڈزیہر اپنی کتاب ''العقیدہ والشریعہ'' میں لکھتے ہیں۔ بہاء اللہ کی شخصیت میں روح الہٰی کا ظہور ہوا تا کہ اس عظیم کام کی تکمیل کی جائے۔ جسے بہائیت کا بانی تشنۂ تکمیل چھوڑ گیا تھا۔ بنا بریں بہاء اللہ کا منصب و مقام باب کی نسبت رفیع تر ہے۔ اس لئے کہ باب بہاء اللہ کی ذات سے قائم ہے اور بہاء اللہ اس کو قائم رکھنے والا ہے۔ بہاء اللہ اپنے آپ کو ذات الہٰی کا مظہر قرار دیتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ وہ ذات باری کے حسن و جمال کی جلوہ گاہ ہے اور اس کے محاسن شیشہ کی طرح ذات بہاء اللہ میں ضوفشاں ہیں۔ بہاء اللہ کی شخصیت بذات خود وہ جمال اللہ ہے جو ارض و جمادات میں تاباں و درخشاں ہے جیسے عمدہ قسم کے پتھر کو پالش کیا جائے تو وہ تابانی کے جوہر دکھاتا ہے۔ بہاء اللہ وہ عظیم شخصیت ہے جس کا ظہور اس جوہر (مرزا علی) محمد سے ہوا۔ اس جوہر کی معرفت بہاء اللہ کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی۔ بہاء اللہ کے پیرو اسے فوق البشر تصور کرتے اور اسے اکثر صفات الہٰی کا مجموعہ قرار دیتے تھے۔ (العقیدہ والشریعہ ص 244، ترجمہ محمد یوسف عبد العزیز عبد الحق علی حسن عبد القادر)

بہاء اللہ کے افکار و عقائد

جس طرح عوام کالانعام شخصیت پرستی کے عادی ہوتے ہیں۔ اسی طرح بہاء اللہ کے پیرو بھی اسی جرم کے مرتکب تھے۔ بعد ازاں بہاء اللہ اور صبح ازل کے اختلافات کی خلیج وسیع تر ہوتی چلی گئی۔ یہ دونوں قریب قریب رہتے تھے۔ ایک آدرنہ میں قیام پذیر تھا اور دوسرا قبرص میں۔ چنانچہ دولت ترکیہ نے بہاء اللہ کو عکا کی طرف ملک بدر کر دیا جہاں اس نے اپنے مشرکانہ عقائد کو مدون کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس نے قرآن کریم کے خلاف بہت کچھ لکھا اور اپنے استاد کی مرتب کردہ کتاب البیان کی تردید پر قلم اٹھایا۔ بہاء اللہ نے عربی و فارسی دونوں زبانوں کو تعبیر و بیان کا ذریعہ بنایا۔ اس کی مشہور ترین تصنیف ''الاقدس'' ہے جس کے

متعلق اس کا دعویٰ تھا کہ وہ وحی الٰہی پر مبنی اور ذات خداوندی کی طرح قدیم ہے۔ وہ اعلانیہ کہا کرتا تھا کہ اس کی تصنیفات جملہ علوم کی جامع نہیں بلکہ اس نے بہت سے علوم کو اپنے برگزیدہ اصحاب کے لئے الگ محفوظ کرر کھا ہے۔ اس لئے کہ دوسرے لوگ ان باطنی علوم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

بہاء اللہ کا دعویٰ تھا کہ جس مذہب کی وہ دعوت دے رہا ہے وہ اسلام سے الگ ایک جداگانہ مسلک کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بات بہاء اللہ اور اس کے استاد میں مابہ الامتیاز ہے۔ اس کے استاد مرزا علی محمد کا دعویٰ تھا کہ وہ اپنے افکار سے اسلام کی تجدید واحیاء کرر ہا ہے اور وہ اسلام کے دائرہ سے خارج نہیں ہے۔ وہ بزعم خود اسلام کو ایک جدید مذہب قرار دیتا تھا اور اس کی اصلاح کا مدعی تھا۔

بخالف ازیں بہاء اللہ اپنے مذہب کو دین اسلام سے ایک الگ مذہب تصور کرتا تھا۔ یہ کہہ کر اس نے دین اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسے اپنے مزعومات باطلہ کی آلودگی سے پاک رکھا۔ بہاء اللہ اپنے مذہب کو بین الاقوامی حیثیت دیتا اور اس بات کا دعویٰ دار تھا کہ یہ مذہب ادیان مذاہب کا جامع اور سب اقوام کے لئے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔ وہ وطن پرستی کے خلاف تھا اور کہا کرتا تھا کہ زمین سب کی ہے اور وطن سب کا ہے۔

چونکہ بہاء اللہ اپنے مذہب کو بین الاقوامی مذہب سمجھتا اور مظہر الٰہی ہونے کا دعویدار تھا۔ اس لئے اس نے مشرق ومغرب کے سلاطین و حکام کو تبلیغی خطوط ارسال کئے اور ان میں یہ دعویٰ کیا کہ ذات الٰہی اس میں حلول کر آتی ہے وہ قرآنی اجزاء کی طرح اپنی تحریروں کو سورتیں (سورت کی جمع) کہا کرتا تھا۔ اسے غیب دانی کا بھی دعویٰ تھا۔ وہ مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والی پیشن گوئیاں بھی کیا کرتا تھا۔ اتفاق سے بعض باتیں درست ثابت ہو جاتیں مثلاً اس نے پیشن گوئی کی تھیں کہ نیوپلین سوم کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ چار سال کے بعد یہ پیشن گوئی پوری ہوگئی۔ اس پیشن گوئی کے ظہور سے اس کے پیروکاروں

کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوا۔ بہاء اللہ نے ہوشیاری سے کام لے کر زوال حکومت کی کوئی تاریخ متعین نہیں کی تھی۔ ممکن ہے اس نے سیاسی بصیرت کی بناء پر یہ بھانپ لیا ہو کہ یہ حکومت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ مگر یہ دعویٰ کسی شخص نے بھی نہیں کیا کہ بہاء اللہ کی سب پیشن گوئیاں حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئیں۔ یہاں تک کہ اس کے بڑے سرگرم پیروکار بھی یہ دعویٰ نہ کر سکے۔

بہاء اللہ اپنی دعوت کو پھیلانے کے لئے اپنے چیلوں کو ترغیب دلایا کرتا تھا کہ وہ دوسری زبانیں سیکھیں۔

بہاء اللہ کی دعوت کے خصوصی خدوخال

بہاء اللہ کی دعوت کے خصوصی نکات یہ تھے۔

1...... بہاء اللہ نے تمام اسلامی قواعد وضوابط کو ترک کر دیا تھا۔ بناء بریں اس کا مذہب اسلام سے قطعی طور پر بے تعلق تھا۔ یہ بات بہاء اللہ اور اس کے استاد مرزا علی محمد میں مابہ الامتیاز ہے۔

2...... وہ انسانوں کے رنگ ونسل اور ادیان مذاہب کے اعتبار سے مختلف ہونے کے بعد باوجود ان کی مساوات کا قائل تھا۔ مساوات بنی آدم کا نظریہ اس کی تعلیمات میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ تعصب واختلافات سے پر کائنات عالم میں بہاء اللہ کا یہ نظریہ بڑا جاذب نظر تھا۔

3...... بہاء اللہ نے عائلی نظام مرتب کیا اور اس میں اسلام کے بنیادی قوانین کی خلاف ورزی کی۔ چنانچہ وہ تعدد ازواج سے روکتا تھا اور شاذ ونادر حالات میں اس کی اجازت دیتا تھا۔ بصورت اجازت بھی وہ دو بیویوں سے تجاوز نہیں کرنے دیتا تھا۔ طلاق کی اجازت وہ ناگزیر حالات میں دیتا تھا۔ اس کے یہاں مطلقہ کے لئے کوئی عدت مقرر نہ تھی

بلکہ طلاق کے بعد وہ فی الفور نکاح کر سکتی تھی۔

4......نماز باجماعت منسوخ کر دی۔ صرف نماز جنازہ میں جماعت کی اجازت تھی۔

5......وہ خانہ کعبہ کو قبلہ قرار نہیں دیتا تھا بلکہ اس کا اپنا سکونتی مکان قبلہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ چنانچہ وہ حلول باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھتا تھا لہذا قبلہ وہی جگہ ہونا چاہئے جہاں خدا کی ذات حال ہو اور وہ بزعم خویش بہاء اللہ کا مکان تھا۔ جب بہاء اللہ اپنی سکونت تبدیل کر لیتا تو بہائی بھی اپنا قبلہ تبدیل کر لیا کرتے تھے۔

6...... بہاء اللہ نے اسلام کی پیش کردہ طہارت جسمانی وروحانی کو بحال رکھا تھا، بناء بریں وہ وضو اور غسل جنابت کا قائل تھا۔

7...... بہاء اللہ نے حلال وحرام سے متعلق جملہ احکام اسلام کو نظر انداز کر دیا اور اس ضمن میں عقل انسانی کو حاکم تصور کرنے لگا۔ اگر حق کی توفیق شامل حال ہوتی تو اسے معلوم ہوتا کہ اسلام کی حلال کردہ اشیاء عقل کے نزدیک بھی حلال ہیں۔ محرمات کے حق میں عقل بھی حرمت کا فیصلہ صادر کرتی ہے۔ اس ضمن میں ایک اعرابی کا واقعہ ذکر کرنے کے قابل ہے۔ اس سے جب پوچھا گیا کہ تم محمد ﷺ پر کیونکر ایمان لائے۔

اس نے جواباً کہا میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس میں محمد ﷺ اس کو انجام دینے کا حکم صادر کریں اور عقل انسانی کہے کہ ایسا نہ کر۔ اور نہ کوئی ایسا معاملہ میری نگاہ سے گزرا کہ عقل منع کرے اور آپ وہ کام کرنے کا حکم دیں۔ اگر بہاء اللہ اس اعرابی کی بات پر غور کرتا تو حقیقت کو پالیتا۔ مگر اس کا مقصد صرف تخریب تھا۔ ظاہر ہے کہ تخریب کے لئے صرف پھاوڑا مطلوب ہے جو ہر چیز کو تہس نہس کر کے رکھ دیتا ہے۔

8......اگرچہ بہاء اللہ اور اس کا استاد مرزا علی محمد انسانی مساوات کے قائل تھے۔ مگر جمہوریت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ کو معزول کرنا ان کے نزدیک جائز نہ تھا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ سلطان کو معزول کرنا ان کے نظریات سے میل نہیں کھاتا تھا۔ اس کے مذہبی

نظریات کی اساس یہ تھی کہ ذات باری انسانوں میں حلول کر آتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اندریں صورت انسانوں کی تقدیس کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان میں حال نہ بھی ہو، اس لئے کہ ان میں حلول کا امکان ہوتا ہے۔ بنابریں تقدیس سلاطین کا نظریہ ان کی عقل و منطق کے ساتھ ہم آہنگ تھا۔

تقدیس سلطان کے باوجود بہاء اللہ علماء کی فضیلت و عظمت کو تسلیم کرتا تھا بلکہ اس کا استاد مرزا علی محمد ان علماء کے خلاف جنگ آزما رہا جو اس کے نظریات کا ابطال کرتے تھے۔ اسی طرح بہاء اللہ بھی علمی اجارہ داری کے خلاف معرکہ آراء رہا۔ خواہ وہ مسلمانوں میں پائی جاتی ہو یا یہود و نصاریٰ میں۔

بہاء اللہ کا جانشین عباس آفندی

9...... بہاء اللہ کا اقتدار 16 مئی 1892ء کو اس کی موت کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عباس آفندی جسے عبدالبہا یا غصن اعظم (بڑی شاخ) بھی کہتے تھے، اس کا نائب قرار پایا۔ چونکہ سب عقیدت مند بہاء اللہ سے خلوص رکھتے تھے، اس لئے کوئی بھی بہاء اللہ کا خلیفہ بننے میں اس کا مزاحم نہ ہوا۔ عباس آفندی مغربی تہذیب و تمدن سے پوری طرح باخبر تھا۔ اس لئے اس نے اپنے والد کے افکار کو مغربی طریق فکر و نظر میں ڈھال دیا۔ اس نے حلول کے عقیدہ کو اپنے مذہب سے خارج کر دیا۔ مغربی تہذیب و ثقافت کے زیر اثر اس نے یہود و نصاریٰ کی مقدس کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ (بہائی مذہب کی تدریجی ترقی کی داستان بڑی عجیب ہے) اس مذہب کے اولین بانی نے اسلام کی تجدید و اصلاح کے نام سے اس کی تعلیمات کا بیڑا اٹھایا تھا۔ جب اس کا نائب بہاء اللہ مسند نشین اقتدار ہوا تو اس نے جملہ تعلیمات اسلامی کا انکار کر کے اپنے استاد کے مشن کی تکمیل کر دی۔ جب تیسرے گدی نشین نے مسند سنبھالی تو اس نے اصول اسلامی کی انکار پر ہی بس نہ کی بلکہ

قرآن کریم کی بجائے کتب یہود و نصاریٰ کی جانب متوجہ ہوا اور ان سے اخذ و استفادہ کرنے لگا۔

یہود و نصاریٰ میں بہائیت کی اشاعت

10 ......اسی کے زیر اثر یہ مذہب ویہود و نصاریٰ اور مجوس میں پھیلنے لگا اور ان مذاہب کے لوگ جوق در جوق بہائیت میں داخل ہونے لگے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ جب عباس آفندی اور اس کا والد بہاء اللہ مسلمانوں سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے اپنی توجہ دیگر مذاہب والوں کی طرف منعطف کرنا شروع کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرزمین فارس اور اس کے قرب و جوار میں یہود و نصاریٰ کثرت سے بہائیت کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ انہوں نے بلاد ترکستان میں عمارتیں تعمیر کر رکھی تھیں جہاں اجلاس منعقد کیا کرتے تھے۔ یہ مذہب یورپ و امریکہ میں بڑی تیزی سے پھیلنے لگا اور بہت سے لوگ ان کے دامِ تزویر میں پھنس گئے۔

مشہور کتاب ''العقیدۃ والشریعۃ'' کا مصنف لکھتا ہے:

''بہاء اللہ نے محسوس کیا کہ یورپ و امریکہ کے بعض لوگ بڑے جوش و خروش سے بہائیت اختیار کرتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ عیسائیوں میں بھی ان کی حلقہ بگوش پیدا ہو گئے۔ امریکہ میں جن ادبی انجمنوں کا قیام عمل میں آیا، وہ بہائیت کے اصول وضوابط کے استحکام میں ممد و معاون ہوتی تھیں۔ امریکہ سے 1910ء میں ایک مجلہ ''نجم الغرب'' نامی نکلنا شروع ہوا۔ جس کے سال بھر میں انیس شمارے شائع کرتے تھے۔ انیس کے عدد کی وجہ تخصیص یہ تھی کہ یہ ہندسہ ان کے یہاں بڑا موثر تھا۔ بہائی یوں بھی اعداد کی قوت تاثیر کے قائل تھے جیسا کہ ہم مرزا علی محمد کا حال بیان کرتے وقت تحریر کر آئے ہیں''

مصنف مذکور مزید لکھتا ہے:

''بہائیت اضلاع متحدہ امریکہ کے دور افتادہ علاقوں میں پھیل گئی اور شکاگو میں ایک مرکز بھی قائم کرلیا''۔ (العقیدۃ والشریعۃ ص 250)

بہائی فرقہ والوں نے عیسائیوں کو ورغلانے کے لئے ان کی کتابوں سے استدلال کرنا شروع کیا اور یہ دعویٰ کھڑا کر دیا کہ عہد نامہ قدیم وجدید میں بہاء اللہ اور اس کے بیٹے کی بشارت موجود ہے۔ گولڈز یہر اس ضمن میں لکھتا ہے:

''عباس آفندی کے ظہور سے بہائی مذہب نے تورات وانجیل سے مدد لے کر ایک نیا قالب اختیار کیا۔ تورات وانجیل میں عباس آفندی کے ظہور کی خبر دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ وہ امیر و رئیس ہوگا۔ اور عجیب وغریب القاب سے ملقب ہوگا۔ یہ ذکر کتاب اشعیاء کے انیسویں باب کی آیت نمبر 6 میں مذکور ہے۔ اس میں مرقوم ہے۔

ہمارے یہاں ایک لڑکا (بہاء اللہ) پیدا ہوگا جس کے گھر میں ایک بچہ جنم لے گا جو بڑا نام پائے گا۔ اسے بڑے القاب وآداب سے یاد کیا جائے گا اور رئیس الاسلام کے نام سے پکارا جائے گا۔ (العقیدۃ والشریعۃ)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ''بہائی'' فرقہ باطل عقائد پر مشتمل ہے اس فرقے کے باطل عقائد میں سب سے زیادہ باطل عقیدہ یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا انسان میں حلول کرتا ہے۔ اس کے بعد نماز وزکواۃ کا انکار کرنا اور روزہ، حج وجہاد کا ساقط قرار دینا ہے۔

اسماعیلی (آغاخانی) فرقے کے عقائد ونظریات

تعارف فرقہ آغاخانی

یہ بھی شیعہ فرقے کی ایک شاخ ہے۔ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی امامت تک یہ سب ایک تھے۔ان کے بعد اثناء عشریہ سے یہ فرقہ علیحدہ ہوگیا۔ یہ فرقہ سیدنا حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی امامت کے معتقد ہوئے۔ چنانچہ ابوزہرہ مصری المذاہب الاسلام میں لکھتا ہے کہ ''فرقہ اسماعیلیہ امامیہ کی ایک شاخ ہے۔ یہ مختلف اسلامی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ اسماعیلیہ کسی حد تک جنوبی و وسطی افریقہ بلاد شام پاکستان اور زیادہ تر انڈیا میں آباد ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ برسر اقتدار بھی تھے۔ فاطمیہ مصروشام اسماعیلی تھے۔ قرامطہ جو تاریخ کے ایک دور میں متعدد ممالک پر قابض ہوگئے تھے، اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اسماعیلیہ کا تعارف

یہ فرقہ اسماعیل بن جعفر کی طرف منسوب ہے۔ یہ ائمہ کے بارے میں امام جعفر صادق تک اثناء عشریہ کے ساتھ متفق ہیں۔ امام جعفر صادق کے بعدان دونوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اثناء عشریہ کے نزدیک امام جعفر کے بعدان کے بیٹے موسیٰ کاظم امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے برعکس اسماعیلیہ امام جعفر صادق کے بیٹے اسماعیل کوامام قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جعفر صادق کے بعدان کے فرزند اسماعیل اپنے والد کی نص کی بناء پرامام ہوئے۔ اسماعیل گواپنے والد سے قبل فوت ہوگئے مگرنص کا فائدہ یہ ہوا کہ امامت ان کے اخلاف میں موجود رہی۔ کیونکہ امام کی نص کو قابل عمل قرار دینا اس کو مہمل

کر کے رکھ دینے سے بہتر ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ اقوال امامیہ کے یہاں شرعی نصوص کی طرح واجب التعمیل ہیں۔

اسماعیل سے منتقل ہو کر خلافت محمد المکتوم کو ملی یہ مستور ائمہ میں سے اولین امام تھے۔ امامیہ کے نزدیک امام مستور بھی ہو سکتا ہے اور اس کی اطاعت بھی ضروری ہوتی ہے۔ محمد مکتوم کے بعد ان کے بیٹے جعفر مصدق پھر ان کے بیٹے محمد حبیب کو امام قرار دیا گیا۔ یہ آخری مستور امام تھے۔ ان کے بعد عبداللہ مہدی ہوئے جس کو ملک المغرب بھی کہا جاتا ہے اس کے بعد ان کی اولاد مصر کی بادشاہ ہوئی اور یہی فاطمی کہلائے، اس کے بعد کہا۔

اسماعیلیہ کی مختصر تاریخ

دوسرے فرقوں کی طرح شیعہ کا یہ فرقہ بھی سرزمین عراق میں پروان چڑھا اور دیگر فرقوں کی طرح وہاں تختہ مشق ظلم وستم بنا انہیں فارس وخراسان اور دیگر اسلامی ممالک مثلاً ہندوترکستان کی طرف بھاگنا پڑا۔ وہاں جا کر ان کے عقائد میں قدیم فارسی افکار اور ہندی خیالات گڈمڈ ہو گئے اور ان میں عجیب وغریب خیالات کے لوگ پیدا ہونے لگے جو دین کے نام سے اپنی مقصد برآری کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد فرقے اسماعیلیہ کے نام سے موسوم ہو گئے۔ بعض امور کے اندر محدود رہے اور بعض اسلام کے اساسی اصولوں کو ترک کر کے اسلام سے باہر نکل گئے۔

اسماعیلیہ فرقہ کے افراد ہندو برہمنوں، اشراقی فلاسفہ اور بدھ والوں سے ملے جلے۔ کلدانیوں اور ایرانیوں میں روحانیت اور کواکب ونجوم سے متعلق جو افکار پائے جاتے ہیں۔ وہ بھی اخذ کئے پھر ان مختلف النوع افکار ونظریات کا ایک معجون مرکب تیار کیا۔ ایسے لوگ دائرہ اسلام سے بہت دور نکل گئے۔ بعض اسماعیلیہ نے صرف واجبی حد تک ان افکار سے استفادہ کیا اور اسلامی حقائق سے وابستہ رہنے کی کوشش کی۔ ان کے سب سے بڑے

داعی باطنیہ تھے جو جمہور امت سے کٹ گئے تھے اور اہل سنت کے نظریات سے انہیں کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ جس قدر حقائق کو چھپاتے تھے۔ اسی قدر عام مسلمانوں سے دور نکلتے جاتے تھے۔ ان کے جذبہ اخفاء کا یہ عالم تھا کہ خطوط لکھتے وقت اپنا نام نہیں لکھتے تھے۔ مثال کے طور پر رسائل اخوان الصفاء باطنیہ کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ رسائل بڑے مفید علمی معلومات پر مشتمل ہیں اور ان میں بڑے عمیق فلسفہ پر خیال آرائی کی گئی ہے۔ مگر یہ نہیں پتہ چلتا کہ کن علماء نے ان کی تسوید تحریر میں حصہ لیا۔ یہ فرقہ کئی فرقوں اور ناموں سے ہر دور میں موجزن رہا، ابوزہرہ مذکورہ بالا تقریر لکھ کر اسماعیلیہ کا باطنیہ کے نام کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں۔

اسماعیلیہ کو باطنیہ کے نام سے موسوم کرنے کی وجوہات

اسماعیلیہ کو باطنیہ یا باطنین بھی کہتے ہیں۔ اسماعیلیہ کو یہ لقب اس لئے ملا کہ یہ اپنے معتقدات کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔ اسماعیلیہ میں اخفاء کا رجحان پہلے پہل جور وستم کے ڈر سے پیدا ہوا اور پھر ان کی عادت ثانیہ بن گئی۔

اسماعیلیہ کے ایک فرقہ کو حشاشین (بھانگ نوش) بھی کہتے ہیں جن کی کرتوتوں کا انکشاف صلیبی جنگوں اور حملہ تارتار کے آغاز میں ہوا۔ اس فرقہ کے اعمال قبیحہ کی بدولت اس دور میں اسلام اور مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا۔

ان کو باطنیہ کہنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اکثر حالات میں امام کو مستور مانتے ہیں۔ ان کی رائے میں مغرب میں ان کی سلطنت کے قیام کے زمانہ تک امام مستور رہا۔ یہ حکومت پھر مصر منتقل ہو گئی۔

ان کو باطنیہ ان کے اس قول کی وجہ سے بھی کہا جاتا ہی کہ شریعت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن، لوگوں کو صرف ظاہر شریعت کا علم ہے۔ باطن کا علم صرف امام کو معلوم ہوتا ہے۔

اسی عقیدہ کے تحت باطنیہ الفاظ قرآن کی بڑی دور از کار تاویلیں کرتے ہیں۔ بعض نے تو عربی الفاظ کو بھی عجیب وغریب تاویلات کا جامہ پہنا دیا۔ ان تاویلات بعیدہ اور اسرار امام کو وہ علم باطن کا نام دیتے ہیں۔ ظاہر و باطن کے اس چکر میں اثناء عشریہ بھی باطنیہ کو ہمنوا ہیں۔ بہت سے صوفیاء نے بھی باطنی علم کو عقیدہ اسماعیلیہ سے اخذ کیا۔

بہر کیف اسماعیلیہ اپنے عقائد کو پس پردہ رکھنے کی کوشش کرتے اور مصلحت وقت کے تحت بعض افکار کو منکشف کرتے۔ باطنیہ کے اخفاء عقائد کا یہ عالم تھا کہ مشرق و مغرب میں برسر اقتدار ہونے کے دوران بھی وہ اپنے افکار و آراء کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔

باطنیہ کے اصول اساسی

اعتدال پسند افکار و آراء دراصل تین امور پر مبنی تھے۔ ان سب میں اثناء عشریہ ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

1......علم و معرفت کا وہ فیضان الٰہی جس کی بناء پر ائمہ فضیلت و عظمت اور علم و فضل میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ علم و معرفت کا یہ عطیہ ان کی عظیم خصوصیت ہے۔ جس میں کوئی دوسرا ان افراد کا شریک نہیں۔ جو علم انہیں دیا جاتا ہے، وہ عام انسانوں کے بالائے ادراک ہوتا ہے۔

2......امام کا ظاہر ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ مستور بھی ہوتا ہے اور اس حالت میں بھی اس کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ امام ہی لوگوں کا ہادی اور پیشوا ہوتا ہے۔ کسی زمانہ میں اگر وہ ظاہر نہ بھی ہو تو کسی نہ کسی وقت وہ ظاہر ہوگا۔ قیام قیامت سے قبل امام کا منظر عام پر آنا، ان کے نقطہ نگاہ کے مطابق ضروری ہے۔ امام جب ظاہر ہوگا تو کائنات عالم پر عدل و انصاف کا دور دورہ ہو جائے گا۔ جس طرح اس کی عدم موجودگی میں جو استبداد کا سکہ جاری رہتا ہے، اب اسی طرح ہر طرف عدل و انصاف کی کارفرمائی ہوگی۔

3......امام کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتا اور اس کے افعال کیسے بھی ہوں، کسی کو ان پر انگشت نمائی کا حق حاصل نہیں ملخصا...... (اسلامی مذاہب، ص 77، اردو مطبوعہ لاہور پاکستان)

تاریخ مذہب آغاخانی

یہی باطنیہ آگے چل کر مختلف اسماء اور مختلف عقیدوں اور طریقوں سے ابھرا جس کی طویل داستان کو مولانا نجم الغنی مرحوم نے مذاہب الاسلام میں ص 25 سے ص 35 تک پھر اسی کتاب میں مختلف جگہوں میں تفصیل سے لکھا ہے۔

اسماعیلیہ اپنے اسماء تاریخ کے آئینے میں

بابکیہ...... بزمانہ معتصم باللہ من ہارون الرشید 320ھ

خرمیہ......خرم کی طرف منسوب ماں بہن سے جواز نکاح کے قائل

حرمیہ......تناسخ کے معتقد تھے۔

حرمیہ...... یہ دونوں ابن بابک کے متعلق ہیں۔ بابک 223ھ میں مارا گیا۔ حمرہ و حمیر اسرخ لباس پہنتے تھے۔

تعلمیہ......ان کا عقیدہ تھا کہ معرفت الٰہی امام کے بغیر ناممکن ہے نسیم الریاض شرح شفاء میں ہے کہ اسماعیلیہ کے جملہ فرقے معطلہ میں سے ہیں۔

مبارکیہ...... محمد بن اسماعیل بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پیروکار 59ھ میں یہ مذہب شروع ہوا۔ اسی فرقہ سے واسطہ ہے۔

میمونیہ...... یہ لوگ عبداللہ بن میمونی کے پیروکار ہیں۔

باطنیہ......اسی میمونیہ سے نام بدلا گیا، اس لئے ان کے نزدیک قرآن وحدیث کے ظاہر پر نہیں، باطل پر عمل فرض ہے۔

خلفیہ......یہ فرقہ خلف نامی کے متبع تھے، یہ قیامت کے منکر تھے۔

قرامطہ......اس نام سے یہ فرقہ بہت مشہور ہوا۔ یہ فرقہ دہشت گردی اور اسلام کے مٹانے میں بہت مشہور ہے۔ اس کی قابل نفرت حرکات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ یہی قرامطہ ہیں جن کے ہاتھوں بیت اللہ شریف میں ہزاروں حجاج کرام نے جام شہادت نوش کیا۔ یہی قرامطہ ہیں جو کعبہ سے حجر اسود اکھاڑ کر لے گئے جو 23 سال بعد ٹکڑوں کی صورت میں واپس ہوا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے شریعت محمدی کو چھوڑ کر ایک باطل اصول ایجاد کیا جسکی رو سے جملہ املاک بشمول خواتین مشترک قومی ملکیت قرار پائے۔ قرامطہ کے بعد حسن بن صباح یعنی ایران میں قلعہ الموت کے شیخ الجبال کا نمبر آتا ہے جس کے فدائیوں کی دہشت گردی اور قتل وغارت سے پورا مشرق وسطی حتی کہ یورپ بھی چیخ اٹھا تھا۔ یہ فدائی وہی ہیں جن کو حشیش پلا کر فردوس بریں کے وعدہ پر ہر مذموم کام کرایا جاتا تھا حتی کہ صلیبی جنگوں میں کامیابی کا باعث افتخار جنرل صلاح الدین ایوبی کو بھی انہوں نے کئی بار قتل کی ناکام کوشش کی بلکہ صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائیوں کا ساتھ دیا۔

برقعیہ......یہ فرقہ محمد بن علی برقعی کے قائل ہیں 255ھ میں ظاہر ہوا۔

جنابیہ......ابو سعید بن حسن بن بہرام جنابی کے تابعدار ہیں۔

مہدویہ......عبداللہ مہدی کے پیروکار

ویسانیہ......ویسان کی طرف منسوب ہیں۔

نوٹ: یہ وہی عبداللہ مہدی کی پارٹی ہے، اس فرقہ کو باطنیہ سے تعلق ہے۔ ان کے عہد میں تمام مصر میں مذہب اسماعیلیہ کا رواج ہوگیا۔ مفتی قاضی تمام کے تمام شیعہ ہوتے

تھے۔ کوئی ان کے خلاف کرتا تو قتل کر دیا جاتا۔

(فائدہ) مہدویہ کی حکومت میں 296ھ میں شروع ہوئی۔ 26 برس عبدالسلام مہدی نے حکومت کی۔ اس کے بعد یکے بعد دیگر مذہب کی ترقی سے امام بدلتے رہے۔ مصر میں اسماعیلیہ کی ابتداء 296، 297ھ میں ہوئی اور اس کا خاتمہ 567ھ میں ہوا۔ دو سو ستر سال حکومت رہی۔

(فائدہ) ابوعبداللہ سے آخری امام تک کل ائمہ 114 ہوئے۔

مستعلویہ...... مستنصر کے بعد مہدویہ میں اختلاف ہوا تو ایک گروہ نے بالا کو امام مانا۔

نزاریہ صاحبہ حمیلریہ...... یہ نزار اور اس کے چیلوں کی طرف منسوب ہیں۔

حشیشن...... قرامطہ کے ایک گروہ کا نام

سبعینہ...... سات اشخاص کی مناسبت سے

ان تمام فرقوں کی تفصیل اور ان کے علاوہ اور بھی مزید تحقیق مفتی فیض احمد اویسی صاحب نے مذاہب اسلام کی مدد سے تاریخ مذہب آغا خانی میں لکھی ہے۔

مختصر خاکہ تاریخ مذہب آغا خانی ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ اب اہل اسلام اپنے اسلاف صالحین کی زبانی ان کی کہانی ملاحظہ فرمالیں تاکہ اہل حق کو یقین ہو کہ یہ گروہ کتنا خطرناک ہے۔

اسماعیلی (آغاخانی) فرقے کے کفریات

جس فرقہ کا اعتقاد کفر تک پہنچے تو از روئے شریعت یہ فرقہ مرتد ہے۔ جیسا کہ شیعوں میں ایک فرقہ ہے جسے اسماعیلیہ کہا جاتا ہے جس کا نام قرامطہ اور باطنیہ ہے۔ ان کے عقائد یہ ہیں۔ ہمارا اسلام (یا علی مدد) جواب سلام (مولا علی مدد) تو یہ سلام قرآن مقدس کے حکم

کے خلاف ہے۔ قرآن مقدس میں سلام اور جواب سلام ثابت ہے اور وہ یہ ہے۔

واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا

جب سلام کیا جائے تو جواب سلام اچھے طریقے سے دیا جائے تو اس مشروعیت حکم سے انکار کفر ہے۔

اسماعیلیہ فرقہ کا کلمہ شہادت

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھدان محمد رسول اللہ واشھد ان علی اللہ

• اس کلمہ میں علی کو خدا کی نسبت کی گئی اور یہ کفر ہے۔

اسماعیلیہ فرقہ یہ کہتا ہے کہ وضو کی ضرورت نہیں، دل کی صفائی چاہیے۔ حالانکہ حکم خداوندی ہے کہ نماز کے لئے وضو فرض ہے۔

یاایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحو برء وسکم وارجلکم الی الکعبین

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کی کلائی تک دھولو۔ اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھولو،

پس قرآن سے ثابت ہوا کہ غسل اعضاء ثلاثہ اور مسح سر فرض ہے۔

اسماعیلیہ فرقہ آغاخانی کے نام سے مشہور ہے کہتے ہیں کہ ہماری نماز میں قبلہ رو کھڑا ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وحیث ماکنتم فولوا وجوھکم شطرہ

ترجمہ: جس جگہ بھی ہو تو تم اپنے کو کعبہ شریف کی جانب کرو۔

فرقہ آغا خانی کہتا ہے کہ ہمارے مذہب میں پانچ وقت نماز نہیں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (ترجمہ) تم نماز قائم کرو اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ تو فرض نماز سے انکار صراحتاً کفر ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فسبحٰن اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظھرون

(ترجمہ) پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کے لئے جب تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ اور ثناء ہے اللہ تعالیٰ کے لئے آسمانوں اور زمینوں میں ...... پاکی بیان کرو جب تم رات کرو اور جب دن ڈھلے۔

آغا خانی فرقہ کا عقیدہ ہے کہ روزہ اصل میں کان آنکھ اور زبان کا ہوتا ہے، کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا بلکہ روزہ باقی رہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے، جو صبح دس بجے کھولا جاتا ہے۔ وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے، ورنہ ہمارا روزہ فرض نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام

(ترجمہ) اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض ہے۔

اس آیت مبارکہ سے روزہ رکھنا ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور آغا خانی فرقہ یہ بھی کہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے۔

کلو واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل

(ترجمہ) کھاؤ اور پیو اس وقت تک حتی کہ تمہیں نظر آجائے دھاری سفید جدا دھاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کرو روزہ رات تک۔

آغا خانی فرقہ کا ساتواں عقیدہ یہ ہے کہ حج ادا کرنے کی بجائے ہمارے امام کا دیدار

کافی ہے۔ حج ہمارے لئے فرض نہیں۔ اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

(ترجمہ) اے لوگو تم پر فرض ہے حج بیت اللہ شریف کا اپنی استطاعت کے مطابق

تو حج اللہ تعالیٰ کا فرض ہے۔

حج سے انکار کرنا کفر ہے۔

8......عقیدہ آغا خانی فرقہ کا یہ ہے کہ زکوٰۃ کے بجائے ہم اپنی آمدنی میں دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے فرض سمجھ کر جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے زکواۃ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واتوا الزکوٰۃ

(زکوٰۃ دیتے رہو)

بقولہ علیہ السلام ادو زکوٰۃ اموالکم (وعلیہ الاجماع الامۃ)

ترجمہ: حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ ''اپنے مالوں سے زکوٰۃ ادا کرتے رہو'' اور اس بات پر اجماع امت ہے۔

9......عقیدہ آغا خانی فرقہ کا یہ ہے کہ گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے۔ یہ سراسر کفر ہے۔

کیونکہ گناہوں کی معافی خداوند کریم کی طاقت میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ معافی مخلوق کے بس میں نہیں اور نہ ہی گھٹ پاٹ یعنی گندا پانی چھڑ کانے یا پینے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اس لئے فرائض میں کسی ایک فرض کا انکار بھی کفر ہے۔

عقیدہ......آغا خانی کلمہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ واشھد ان امیر المومنین علی اللہ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں (یا علی اللہ میں سے ہیں)

(بحوالہ: شکشھن مالا بال منکہ، منظور شدہ درسی کتاب، مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

عقیدہ...... یا علی مدد۔ آغا خانیوں کا سلام ہے۔ (بحوالہ: شکشھن مالا سبق نمبر 2، ص 6، درسی کتاب، نائٹ اسکولز مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا، بمبئی)

عقیدہ...... مولا علی مدد، آغا خانیوں کے سلام کا جواب ہے۔ سلام کی جگہ یا علی مدد کہنا۔ (بحوالہ: سبق نمبر 2، ص 7، کتاب شکشھن مالا) (درسی کتاب برائے فارسی، نائٹ اسکولز، اسماعیلیہ ایسوسی ایشن آف انڈیا)

عقیدہ...... پیر شاہ: پیر شاہ ہمارے گناہ بخش دیتے ہیں۔ پیر شاہ ہم کو اچھی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ پیر ہماری دعا قبول کرتے ہیں۔ دعا پڑھنے سے حاضر امام خوش ہوتے ہیں۔ حاضر امام کو پیر شاہ کہتے ہیں۔ (بحوالہ: شکشھن مالا، سبق نمبر 17، ص 12، درسی کتاب: ریلیجیس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

عقیدہ: پیر شاہ یعنی نبی اور علی: ہمارے پیر پیر حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ہمارے پہلے

امام حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہمارا پچاسواں پیر حضرت شاہ کریم الحسینی ہے۔ ہمارا اونچاسواں امام حضرت مولانا شاہ کریم الحسینی ہے۔ (بحوالہ: سبق نمبر 17، سبق نمبر 11 کتاب: شکشھن مالا، درسی کتاب برائے ریلیجیس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

یہ تمام کفریہ عقائد مختصر کر کے پیش کئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ اسماعیلیہ آغا خانی فرقہ باطل عقائد پر مشتمل ہے۔ جس کا اسلام سے دور دور تک بھی واسطہ نہیں۔

بوہری فرقے کے عقائد ونظریات

بوہری فرقہ شیعہ فرقے سے ملتا جلتا ایک فرقہ ہے۔ شیعہ حضرات بارہ امام کو مانتے ہیں جبکہ بوہری فرقے کے لوگ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے بعد کسی بھی امام کو نہیں مانتے، وہاں سے ان کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔

بوہری فرقے کے لوگ اپنے وقت کے پیر کو مانتے ہیں، اسی کا حکم مانتے ہیں، پیر کا حکم ان کے لئے حجت ہے، یہ لوگ تبلیغ نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی کوئی مستند کتاب ہے۔

ایک عرصہ قبل بوہریوں میں چھریوں اور زنجیروں سے ماتم ہوتا تھا، مگر بعد میں بوہریوں کے پیر برہان الدین نے چھریوں اور زنجیروں سے ماتم کرنے سے منع کر دیا۔ اس نے اپنے مریدین کو صرف ہاتھ سے ماتم کرنے کا حکم جاری کیا لہذا وہ اب ہاتھ سے ماتم کرتے ہیں۔

بوہری فرقہ بھی شیعوں کی طرح حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نہیں مانتا اور گستاخیاں بھی کرتا ہے۔ شیعوں کی طرح یہ لوگ بھی فجر، ظہرین اور مغربین پڑھتے ہیں۔ نماز شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر پڑھتے ہیں۔ سجدے میں ٹکلی نہیں رکھتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ لوگ خلیفۃ الرسول مانتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ سرکار ﷺ کو Slow Poision یعنی زہر دیا گیا تھا۔ بوہریوں کے نزدیک سیاہ لباس پہننے کی ممانعت ہے۔ لباس، داڑھی اور مخصوص ٹوپی پہننے کا سخت حکم ہے۔

بوہریوں کا ایک مخصوص مصری کلینڈر ہوتا ہے جس کے حساب سے وہ سارا سال گزارتے ہیں۔ دنیا میں ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں، یہ مخصوص اور اقلیتی فرقہ ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے بوہرہ برہان الدین کے کچھ کفریہ کلمات پیش کرتے ہیں۔

عبارات نمبر 1...... گجراتی زبان میں شائع کردہ اپنے ایک کتابچے میں کہا ہے کہ سورۃ النجم میں ''**والنجم اذا ھوی**'' کہہ کر اللہ تعالیٰ نے داعی سیدنا نجم الدین کی بزرگی اور عظمت کی قسم کھائی ہے اور انہیں نجم کا لقب دیا ہے۔

مزید لکھا ہے کہ یہ آیت **قد جاء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا**۔ پیر برہان الدین کے لئے ہے (معاذ اللہ)

عبارت نمبر 2...... مجھے حضرت محمد ﷺ کے اختیارات حاصل ہیں اور میں بھی شارع ہونے کے وہ جملہ اختیارات رکھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھے۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر 3...... برہان الدین لکھتا ہے کہ میں اختیار کلی رکھتا ہوں کہ قرآن مجید کے احکام و تعلیمات اور شریعت کے اصول وقوانین میں جب اور جس وقت چاہوں، ترمیم کرتا رہوں۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر 4...... میرے تمام ماننے والے میرے ادنیٰ غلام ہیں اور ان کے جان و مال، ان کی پسند ناپسند اور ان کے جملہ مرضیات کا مالک میں اور صرف میں ہوں۔

عبارت نمبر 5...... میں خیرات وصدقات کے نام سے وصول ہونے والی جملہ رقوم کو خود اپنی ذات اور اپنے خاندان پر خرچ کرنے کا بلاشرکت غیر مجاز ہوں اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس سلسلے میں مجھ سے کچھ پوچھے یا کوئی سوال کرے۔

عبارت نمبر 6...... میں کسی بھی ملک میں حکومت کے اندر حکومت ہوں اور میرا حکم ہر ملک میں میرے ماننے والوں کے لئے اس ملک کے مروجہ قانون سے افضل ہے، جس کی پابندی ضروری ہے خواہ وہ میرا حکم اس ملک کے آئین وقانون کے منافی ہی کیوں نہ ہو۔

عبارت نمبر 7...... میں تمام مساجد، قبرستان، خیرات وزکواۃ اور بیت المال کا مطلق مالک ہوں بلکہ نیکی بھی میری ملکیت ہے۔ میری طاقت وقدرت عظیم اور مطلق ہے۔ میری

اجازت اور میرے آگے سر تسلیم خم کئے بغیر کسی کا بھی کوئی نیک عمل بارگاہ خداوندی میں قابل قبول نہیں۔

عبارت نمبر 8......جس کسی کو میں مجاز نہیں ہوا، اس کی نمازیں بھی فضول ہیں۔ میری اجازت کے بغیر حج درست نہیں۔

یہ تمام عبارات کتاب ''کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟'' جسے اعیان جماعت کے ارکان نے مرتب کی ہے، سے لی گئی ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کو مُسلا کہہ کر یاد کرتے اور پکارتے ہیں اور اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں۔

ہمیں بوہری فرقے سے متعلق مزید معلومات نہ مل سکیں، جو کچھ ملی ہیں، انہیں تحریر کر دیا گیا ہے، جسے پڑھ کر آپ باآسانی سمجھ گئے ہوں گے کہ ان کے عقائد و نظریات کیا ہیں۔

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے؟

قادیانی فرقے کے عقائد و نظریات

قادیانی فرقے کے بانی کا تعارف

1......مرزا غلام احمد قادیانی ''قادیانی فرقے'' کا بانی تھا۔

2......مرزا 1839/40 میں قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔

3...... 1864ء میں ضلع کچہری سیالکوٹ میں بحیثیت محرر (منشی کلرک) ملازمت اختیار کی۔

4...... 1868ء میں مختاری کے امتحان میں فیل ہوا اور اس کے ساتھ ہی ملازمت چھوڑ دی۔

5...... بعد میں مرزا نے مذاہب کا تقابلی مطالعہ شروع کیا نیز عیسائیوں اور آریوں سے مباحثے اور مناظرے شروع کئے۔ اس طرح مولوی، مبلغ، و مناظر کہلایا اور یوں شہرت حاصل کی۔

6......اس دوران میں ولی، صاحب وحی، محدث، کلیم (اللہ سے ہم کلام ہونے والا) صاحب کرامت، امام الزماں، مصلح امت، مہدی دوراں، مسیح زمان اور مثیل مسیح بن مریم ہونے کے دعوے کئے۔

7...... 1885ء کے آغاز میں مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعہ کھلم کھلا اعلان کر دیا کہ وہ اللہ کی طرف سے مجدد مقرر کر دیا گیا ہے۔ تمام اہل اسلام پر اس کی اطاعت ضروری ہے۔

8......1888ء میں باقاعدہ بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر کے مرید سازی کی گئی۔

9......1890ء میں پوری امت کے متفقہ عقیدہ ''حیات مسیح'' کا کھلا انکار کیا اور ''وفات مسیح'' کے موضوع پر ایک مستقل کتاب ''فتح اسلام'' تصنیف کر ڈالی۔

10......1891ء کے آغاز میں ''مہدی موعود اور مسیح موعود'' ہونے کا اشتہار کیا۔

11......ابھی تک مرزا قادیانی ''ختم نبوۃ'' کا قائل اور معتقد تھا۔ چنانچہ دور تک تصانیف میں صراحتہ یہ تحریر اور تسلیم کرتا رہا کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کافر ہے۔ (بعض قادیانیوں سے جب کوئی جواب نہ بن پڑتا تو منافقت سے کام لیتے ہوئے مرزا کی اس دور کی لکھی ہوئی کتابیں رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم تو ختم نبوت کو مانتے ہیں)

12......1901ء میں مرزا نے اپنی زبان سے کھلم کھلا نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیا۔

13......1901ء میں ہی ملت اسلامیہ سے جدا ہو کر ایک علیحدہ نام ''فرقہ احمدیہ'' رکھا۔

14......1906ء میں آخر کار مرزا 26 مئی کو صبح 10 بجے ممتاز عالم دین پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی پیشن گوئی کے مطابق ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر برانڈرتھ روڈ کی احمدیہ بلڈنگ میں بیت الخلاء کے اندر ہی مرا۔ قادیان میں دفن کر دیا۔

مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، پھر میں نے

آسمانِ دنیا کو پیدا کیا۔

(بحوالہ: کتاب البریہ ص 78,79، آئینہ کمالات اسلام ص 565,564)

عقیدہ...... مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا۔ (اے مرزا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (بحوالہ: حقیقۃ الوحی ص 95)

عقیدہ...... مرزا لکھتا ہے کہ دانیال نبی اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں میکائیل کا لفظی معنیٰ "خدا کی مانند" کے ہیں۔ (بحوالہ: اربعین 3، صفحہ نمبر 31)

عقیدہ...... قرآن مجید خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (بحوالہ: حقیقۃ الوحی ص 84)

عقیدہ...... مرزا لکھتا ہے کہ مجھے خدا نے کہا کہ (اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ (بحوالہ: کتاب: حقیقۃ الوحی ص 99)

عقیدہ...... مرزا لکھتا ہے کہ مجھے اللہ نے وحی کی کہ ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ (حقیقۃ الوحی، ص 82)

عقیدہ...... مرزا لکھتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابنِ مریم پر دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج کی حقیقت بھی ظاہر نہ ہوئی۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ: مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا آسمان سے کئی تخت (نبوت کے) اُترے پر تیرا تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔ (بحوالہ: حقیقۃ الوحی ص 89)

عقیدہ...... مرزا لکھتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کے زندہ ہوجانے کا معجزہ بھی درست نہیں، بلکہ وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالہ اوہام ص 302/6)

عقیدہ...... مرزا لکھتا ہے کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو میرے ہاتھ سے جام پئے گا وہ ہرگز نہیں مریگا۔ (ازالہ اوہام ص 1/2)

عقیدہ...... مرزا لکھتا ہے کہ ابنِ مریم کا ذکر چھوڑو اس سے بہتر ذکر "غلام احمد قادیانی

" ہے۔ (دافع البلائ ص 20)

عقیدہ......: مرزا لکھتا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔

(بحوالہ: حقیقۃ الوحی ص 163)

عقیدہ......مرزا لکھتا ہے کہ جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا، سو سمجھا جائے گا اس کو ولد الحرام (زنا کی اولاد) بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ (معاذاللہ) (بحوالہ نورالاسلام ص 30)

قارئین! یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خود اپنی کتابوں سے حوالے جات پیش کئے گئے ہیں اس میں کچھ الفاظ یقیناً آپکی طبیعت پر ناگوار گزرے ہوں گے لیکن قادیانیوں کے گندے خیالات اور عقائد آپ تک پہنچانے کیلیئے ان کا لکھنا ضروری تھا ساری کی ساری عبارات کفر سے بھرپور ہیں ایسی کئی عبارات لکھنا باقی ہیں لیکن ہاتھ کانپ رہے ہیں کس طرح لکھوں جو لکھا عوام الناس کی اصلاح کے لئے تھا کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں۔

بالآخر علماء اہلسنّت خصوصاً علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب علیہ الرحمہ، علامہ عبدالمصطفیٰ الازھری علیہ الرحمہ، علامہ عبدالستار خاں نیازی صاحب علیہ الرحمہ، علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب علیہ الرحمہ کی دن رات محنتوں سے حکومتِ پاکستان نے 7 ستمبر 1974ء کے مبارک دن قادیانیوں کو غیر مُسلم اقلیت قرار دیا۔

علماء اہلسنّت کی کوششوں سے پاکستان میں قادیانیت نے اتنا فروغ نہیں پایا مگر باہر ممالک میں یہود و نصاریٰ کی سرپرستی سے امریکہ، کینیڈا، بیلجیئم، سری لنکا، افریقہ، لندن، سوئزرلینڈ جیسے ممالک میں ان کے بڑے بڑے مراکز قائم ہیں۔ جو مسلمان کی طرح حلیہ بنا کر، زبان پر کلمہ بھی ہماری طرح پڑھتے ہیں، مسجدیں بھی مسلمانوں کی طرح بناتے ہیں، مال و دولت اور لڑکیوں کی لالچ دے کر مسلمانوں کا ایمان خرید لیتے ہیں۔

قادیانی ''احمدی گروپ'' ''لاھوری گروپ'' ''طاہری گروپ'' ''فرقہ احمدیہ''
''احمدی'' یہ سب کے سب قادیانی ہیں ختم نبوت کے منکر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ذکری فرقے کے عقائد ونظریات

ذکری فرقے کو "داعی" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ صرف بلوچ قوم تک محدود ہے۔
ذکری تحریرات کے مطابق اس فرقے کے بانی ملا محمد اٹکی کا ظہور 977ھ بمطابق 1569ء میں ہوا۔ (قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی ص 153، حصہ منظوم) ملا محمد اٹکی کا ظہور ابتداً اٹک (کیمبل پور) میں ہوا۔ (حقیقت نور پاک وسفر نامہ مہدی ص 7)

ذکریوں کی مشہور قلمی کتاب "سیر جہانی" کے بموجب محمد اٹکی نے دنیا کے اطراف و اکناف میں کافی چکر لگایا مگر کہیں اس کی پذیرائی نہ ہوئی۔ کہیں ایک آدھ ہمنوا مل گیا، ورنہ کچھ نہیں۔ بالاخر کیچ مکران میں دین سے ناواقفیت کی بناء پر اس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ علاقہ مذکورہ میں اہل علم نہیں تھے۔ جلد ہی اس کو ایک قوم ملی۔ ملا احمد اٹکی، مہدی، نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرنے کے کچھ عرصہ بعد روپوش ہو گیا اور اس طرح ذکری مذہب وجود میں آ گیا۔ اس کے روپوش ہونے کی تاریخ 1029ء ہے۔
(قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی، ص 154)

ملا احمد اٹکی نے اس عرصہ میں پہلے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا، پھر نبی اور رسول پھر خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ شریعت محمدی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم) اب منسوخ ہو چکی ہے۔ چنانچہ نماز، روزہ، رمضان اور حج بیت اللہ کی فرضیت کے خاتمہ کا اعلان کر دیا۔ زکوٰۃ کو ایک ترمیم کے ساتھ بحال رکھا اور اس کا مصرف مذہبی پیشواؤں کو قرار دیا خواہ وہ کیسے ہی مالدار کیوں نہ ہوں۔ کوہ مراد کو مقام محمود قرار دیا جس کی اب ہر سال حج وزیارت کی جاتی ہے۔ چنانچہ ہر سال ذکری لوگ حج کے لئے کوہ مراد تربت چلے جاتے ہیں۔ آب زمزم کے نام سے پاک پانی کو متعارف کرایا۔ صفا

ومروہ، عرفات، کوہ امام، مسجد طوبیٰ اور اس قسم کی بہت سی چیزیں اپنے جاہل ماننے والوں میں رائج کردیں جو تا حال قائم ہیں۔ جب سے اب تک اس مذہب نے عروج وزوال کے بہت سے ادوار دیکھے ہیں۔

ذکری فرقے کے چند کفریہ عقائد

ذکری فرقہ کے عقائد ونظریات کا خلاصہ یہ ہے:

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے۔ وہ محمد اٹکی کو مہدی، رسول، نبی، خاتم المرسلین، خاتم النبیین اور اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا مانتے ہیں اور کلمہ بھی اس کے نام کا پڑھتے ہیں۔ مہدی اٹکی کے منکرین کو کافر سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید کی تاویل وتشریح کے لئے مہدی اٹکی کے قول کو معتبر مانتے ہیں۔ قرآن کریم کی جن آیات میں لفظ ''محمد'' آیا ہے، یا آنحضرت ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے، اس سے مراد محمد اٹکی لیتے ہیں۔ دیگر انبیاء کی توہین کر کے محمد اٹکی کو سب سے افضل سمجھتے ہیں۔ کوہ مراد (تربت) کو مقام محمود سمجھتے ہیں۔ اور ہر سال اسی کا حج کرتے ہیں۔ تمام ارکان اسلام کے منکر ہیں، بالخصوص نماز کو موجب کفر وگناہ سمجھتے ہیں وغیرہ۔

اس سلسلے میں بعض حوالہ جات ذکریوں کی اپنی کتابوں سے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے جدا ہے۔ وہ چند طریقوں سے کلمہ پڑھتے ہیں۔ ان کی قبروں پر جو کتبے لگے ہیں، ان پر ان کا اپنا کلمہ لکھا ہوا ہے۔ ان کے چند کلمے یوں ہیں۔

1۔ لا الہ الااللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ

عام طور پر ذکری اس طرح کلمہ پڑھتے ہیں لیکن سفرنامہ مہدی ص 5 میں اس کلمہ میں نور پاک کا لفظ نہیں لکھا ہے۔

2۔ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نو رپاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین

(ذکر وحدت ص 16, 17, 18، وغیرہ، نور تجلی ص 122, 118، ذکر الٰہی ص 11,10، وغیرہ)

3۔ ذکریوں کی کتاب ''ذکر توحید'' ص 47 میں ذکریوں کا کلمہ یوں درج کیا گیا ہے۔

لا الہ الااللہ نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین

سفرنامہ مہدی از شیخ عزیز لاری ص 4 میں اس کو کلمہ طیبہ کہا گیا ہے۔

ذکریوں کے ان تمام کلموں میں قدر مشترک نور محمد مہدی رسول اللہ ہے جس میں محمد مہدی کو رسول اللہ کہا گیا ہے جبکہ اسلام کے کلمہ میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کفر ہے۔

ملاحظہ...... واضح رہے کہ ذکری جہاں نور محمد یا محمد مہدی کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اس سے ان کی مراد محمد اٹکی ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ نور تجلی، ص 60,59 میں لکھا ہے کہ ''جس کو مہدیٔ موعود یا مہدی آخر الزماں کہتے ہیں، وہ محمد عربی ﷺ کی ہجرت سے ایک ہزار سال بعد میں پیدا ہوگا'' نیز اسی کتاب کے ص 62 میں لکھا ہے کہ ''جس کو روح محمدی بولتے ہیں، اس سے نور محمدی مراد ہیں نہ کہ کوئی اور''

ذکری، محمد اٹکی کو رسول، نبی، آخر الزماں، خاتم المرسلین اور خاتم النبیین مانتے ہیں

ذکری ملا محمد اٹکی کو مہدی، نبی آخر الزماں اور تمام انبیاء کا سردار مانتے ہیں۔ چنانچہ شیخ عزیز لاری لکھتے ہیں:

''و نعت در شان حضرت سید المرسلین نور محمد مہدی اول و آخرین، ہادی برگزین نور رب العالمین'' (سفر نامہ مہدی ص 3)

ترجمہ...... حضرت سید المرسلمین نور محمد مہدی کی شان کے بیان میں جو کہ اولین و آخرین ہے، اور برگزیدہ ہادی ہے، رب العالمین کا نور ہے۔

قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی میں ہے:

''موسیٰ گفت یارب! بعد از مہدی رسولے دیگر پیدا کنی یا نہ؟ حق تعالیٰ گفت اے موسیٰ! بعد از مہدی پیغمبری دیگر نیافریدم، نور اولین و آخرین ہمیں است کہ پیدا خواہم کرد'' (قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی، ص 117)

ترجمہ...... موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یارب! مہدی کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر پیدا کرو گے یا نہیں؟ تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! مہدی کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر میں نے پیدا نہیں کیا، نور اولین و آخرین یہی ہے کہ میں پیدا کروں گا۔

ذکری رہنما ملا محمد اسحق درازئی نے مہدی کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''تاویل قرآن، نبی تمام، سید امام، مرسل ختم، رفیع الاکرام، نور محمد مہدی اول آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام'' (ذکر الٰہی ص 29، مطبوعہ 1956)

ترجمہ: قرآن کی تاویل کرنے والا ہے، آخری نبی ہے، اماموں کا سید ہے اور خاتم

النبی ہے، نور محمد مہدی اول آخر الزماں علیہ الصلوۃ والسلام

یہ ترجمہ خود مولف کتاب نے کیا ہے جس کی ذمہ داری خود مولف کتاب ذکری رہنما پر ہے۔

یہی الفاظ بغیر ترجمہ کے ''ذکر توحید'' ص 46 میں بھی درج ہیں۔ نیز یہ عبارت نور تجلی ص 121 میں بھی درج ہے۔

نور تجلی ص 68 میں ہے۔

رسولی که بر جمله را سرور است
امین خدا تاج پیغمبر است
رسول خدا خواجه هر چه است
زهروی ایں جمله رانقش بست

(نور تجلی ص 68)

ترجمہ: وہ رسول جو تمام رسولوں کا سردار ہے۔ خدا کا امین پیغمبروں کا تاج ہے۔ رسول خدا دو جہاں کا آقا ہے۔ اسی کی خاطر ساری کائنات کا نقش قائم ہوا۔

آگے لکھتے ہیں کہ:

توئی خاتم جمله پیغمبراں
توئی تاجدار همه سروراں
تو بودی پیغمبر بحق الیقین
که آدم نهاں بود در ماء وطین

(نور تجلی ص 69)

ترجمہ: یعنی تو ہی تمام پیغمبروں کا خاتم ہے اور تو ہی تمام سرداروں کا تاجدار ہے۔ بحق الیقین تم تو اس وقت سے پیغمبر تھے جبکہ آدم علیہ السلام بین الماء والطین تھے (یعنی ابھی

پیدا بھی نہیں ہوئے تھے)

آگے مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

ہمہ انبیاء را بتو افتخار
توئی بندۂ خاص پروردگار

(نور تجلی ص 171)

ترجمہ: تمام انبیاء کو تم پر فخر ہے کہ تو پروردگار کا خاص بندہ ہے۔

صاحب ''در صدف'' کے اشعار ''نور ہدایت'' میں زیر عنوان ''نعت در شان حضرت محمد مہدی علیہ السلام یوں نقل کئے ہیں کہ:

امام رسل پیشوائی سبل
ہمہ ہچو برگ است او ہچو گل

(نور ہدایت، ص 179)

ترجمہ: پیغمبروں کے امام اور راہ راست کے پیشوا ہیں، دوسرے سب پتے کی مثل ہیں اور وہ پھول کی مانند ہیں۔

ان کے علاوہ ذکریوں کی منجملہ دیگر کتب کے درج ذیل کتابوں میں بھی محمد اٹکی کی پیغمبری کا دعویٰ اور ان پر ختم نبوت و ختم رسالت کا ادعا درج ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ پر ختم نبوت کا ضمناً...... انکار بھی ہے جن میں سے بعض کتب یہ ہیں:

ثنائے مہدی ص 9, 7, 10، قلمی سیر جہانی ص 146, 147, 166, 167, 59، فرمودات مہدی ص 2 وغیرہ۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ جس مہدی کا انتظار تھا، وہ وہی ہے جو آ گیا ہے

ذکری کتاب ثنائے مہدی میں ان لوگوں کو منکرین کا نام دیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مہدی ابھی تک نہیں آیا۔ لکھتے ہیں۔

چشم امید از عقب دارند اہل منکران

تاجداراں جملہ شاہان مہدی صاحب زمان

(ثنائے مہدی ص 10)

ترجمہ: مہدی کے منکر، اب بھی امید رکھتے ہیں کہ مہدی آئے گا۔ حالانکہ تمام بادشاہوں کا سردار مہدی تو آ گیا ہے۔

قلمی ابیات شے محمد قصر قندی ص 156، ذکر وحدت ص 11، قلمی نسخہ سیر جہانی ص 44 اور دیگر کتب ذکریہ میں اس عقیدے کا برملا اظہار کیا گیا ہے۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کی تاویل وتفسیر کے لئے نور محمد مہدی کا قول معتبر ہے

ذکری عقیدہ کے مطابق قرآن مجید ان کے پیغمبر محمد مہدی اٹکی پر نازل ہوا ہے۔ وہ کبھی اس کا نام ''برہان'' بھی رکھتے ہیں۔ البتہ ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن رسول عربی ﷺ کے واسطے سے نازل ہوا ہے جس کی تاویل وتشریح کے لئے مہدی اٹکی کا قول ہی معتبر ہے۔

وہ مہدی اٹکی کی صفات میں سے ایک صفت ''تاویل قرآن'' بھی بیان کرتے ہیں۔

ذکریوں کی بعض کتابوں میں اس کی کتاب کا نام ''کنزالاسرار'' بھی آیا ہے۔ نیز ذکری رہنما یہ بھی لکھتے ہیں کہ فرقان (یعنی قرآن) چالیس اجزاء پر مشتمل تھا جن میں سے دس اجزاء مہدی نے منتخب کر لئے اور یہی اہل وطن کا دستور العمل ہے۔ باقی تیس اجزاء اہل ظاہر کیلئے چھوڑ دیئے گئے۔ چنانچہ مشہور ذکری رہنما ملا مزار عومرانی نے سفرنامہ مہدی کے

ترجمہ میں لکھا ہے:

''فرقان حمید چالیس اجزاء پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ جس قدر آپ چاہیں، فرقان حمید سے لے سکتے ہیں۔ پس میں نے دس جزء جو کہ اسرار خداوندی تھے، نکالے۔ یہ دس اجزاء قرآن مجید کے مغز تھے۔

من ز قرآن مغز رابرداشتم
استخوان پیش سگاں بگذاشتم

(میں نے قرآن کا مغز نکال لیا۔ اور ہڈیاں کتوں کے آگے چھوڑ دیں۔ ترجمہ از ناقل) بقایا تیس پارے اہل ظاہر کے لئے چھوڑ دیئے۔ اور وہ دس پارے خاصان خدا کے لئے ہیں۔ جنہیں ہرہان کہا جاتا ہے۔ برہان کو کنز الاسرار بھی کہتے ہیں۔ تیس پاروں کی تحویل (تاویل) سید محمد جونپوری کی زبان سے ظاہر ہوئی ہے۔ ''کنز الاسرار میرے خاص اُمتیوں کے پاس ہوگی'' (حقیقت نور پاک وسفر نامہ مہدی ص 5,4)

قلمی نسخہ شے مہمد قصر قندی موسیٰ نامہ ص 117 میں ہے کہ:

مہدی کو ''برہان نامی'' کتاب دی گئی ہے''

ثنائے مہدی میں ہے:

بیانیکہ او کرد زتاویل قرآن
باب گنج و علم دریا مہدئ آخر الزمان

(ثنائے مہدی ص 5

فکا (پکا) است دل و جان و تن سرتاپا
فالق الاصباح تاویل قرآن مہدئ آخر الزماں

ذکریوں کی ایک مطبوعہ کتاب ''ذکر الٰہی'' میں مہدی کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔

بلبل شکرستان، تاویل قرآن نبی تمام......(الخ)

(ترجمہ از مولف ذکر الٰہی) ''میٹھے باغ کا بلبل ہے، قرآن کی تاویل کرنے والا ہے، آخری نبی ہے'' (ذکر الٰہی ص 39)

ان کے علاوہ ذکر توحید ص 31 میں مہدی انکی کو خلیفہ رحمان اور تاویل قرآن کہا گیا ہے۔ ثنائے مہدی ص 7 میں ایک شعر کے ضمن میں مہدی کو تاویل کہا گیا ہے۔ قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی میں حصہ ابیات میں ہے۔

بعد ازاں تا سال عالم خلق را دعوت نمود

از حدیث لوح محفوظ ز تاویل قرآن

(قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی ص 153)

ترجمہ: یعنی مہدی نے دنیا میں آ کر کی سالوں تک لوگوں کو دعوت دی اور لوح محفوظ کے مطابق قرآن کی تاویل وتفسیر کر کے لوگوں کو نصیحت کی۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ مقام محمود سے مراد ''کوہ مراد'' ہے

قرآن کریم کی آیت **عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً** سے مراد ذکریوں کے نزدیک تربت مکران کا وہ پہاڑ ہے جس کا ہر سال وہ طواف وحج کرتے ہیں، جس کا نام کوہ مراد ہے۔ اس کی تصریح ذکری رہنما جی ایس بجارانی نے اپنی کتاب ''نور تجلی'' میں کی ہے۔ انہیں کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

زیارت کوہ مراد

یہ مقدس جگہ مقام محمود ہے۔ اس لئے ذکری عقائد کی بنیاد پر مقام محمود کی زیارت کرنا فرض اور لازمی ہے۔ کیونکہ مقام محبود کبریٰ کی جگہ ہے۔ چند علماء دین کا خیال ہے کہ مقام محمود

چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ مقام جبکہ شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے، بھلا کوئی بتائے کہ آسمان پر کون انسان جاسکتا ہے، اس لئے ہمارے عقائد کی رو سے مقام محمود یہی ہے۔

(نور تجلی ص 41)

واضح رہے کہ آیت مذکورہ میں واضح طور پر رسول اکرم ﷺ کو خطاب ہے مگر ذکری حضرات اس سے مراد محمد اٹکی اور مقام محمود سے مراد کوہ مراد لے رہے ہیں۔

توہین انبیاء کرام وملائکہ عظام

ذکریوں کی کتابوں میں نہ صرف مہدی اٹکی کو انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل کہا گیا ہے، بلکہ تمام انبیاء کرام اور ملائکہ عظام کی توہین بھی کی گئی ہے۔ معراج نامہ کے 23 صفحات کا حوالہ ہم پچھلے صفحات میں دے چکے ہیں۔ نور تجلی میں ہے۔

خلیل از جواہر فروشان تو

کلیم اللہ از بادہ نوشان تو

(نور تجلی ص 68)

ترجمہ: حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تیرے جوہر فرشتوں میں سے ہیں اور حضرت کلیم اللہ علیہ السلام تیرے بادہ نوشوں میں سے ہیں۔

نور تجلی کے اسی صفحہ پر بہت ساری دیگر خرافات بھی موجود ہیں۔ نور تجلی ص 69 میں ہے۔

ہمہ چاکر و خیل واحتشام تو

از جملہ را سکہ از نام تو

(نور تجلی ص 69)

ترجمہ:........ تیری عزت وحشمت کے نوکر ہیں، سب کا سکہ تیرے نام سے چلتا

ہے۔

نور ہدایت ص 83 میں بھی کچھ انبیاء وملائکہ کی توہین آمیز اشعار موجود ہیں)

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ

شریعت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم منسوخ ہو چکی ہے

ذکریوں کی تمام کتابوں میں مہدی اٹکی کے ماننے والوں کو "امت مہدی" امتان مہدی کہا گیا ہے۔ ایسے ہی مہدی کے خود ساختہ مذہب کو مذہب مہدی، دین مہدی، شریعت مہدی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ شریعت اسلام کے مقابلہ میں کسی دین وشریعت کا تصور اور کسی دیگر امت کا تصور جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ شریعت اسلام کو منسوخ مانا جائے۔ اس سلسلے میں شے محمد قصر قندی نے یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ

"قول افعال مذاہب خط باطل کشید" (موسیٰ نامہ ص 153)

اس کی مزید وضاحت کے لئے کہ ذکری اپنے مذہب کو مستقل دین وشریعت مانتے ہیں اور اپنے کو الگ امت تصور کرتے ہیں، ذیل کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

قلمی نسخہ قصص الغیبی ص 4, 8, 43, 44 وغیرہ ہے

معراج نامہ قلمی نسخہ ص 34, 35, 44 وغیرہ

ذکری مذہب اور باقی ارکان اسلام

ذکری مذہب اور نماز

ذکری مذہب کے لوگ نماز کے منکر ہیں۔ چنانچہ ایک بھی ذکری نماز نہیں پڑھتا۔ نماز پڑھنے والے کو وہ مرتد اور بد دین شمار کرتے ہیں۔

ملا نور الدین نے اپنے قلمی نسخہ میں نماز جمعہ وعیدین پڑھنے والوں کو کافر اور باقی نمازیں پڑھنے والوں کو گنہگار لکھا ہے۔ (قلمی نسخہ ملا نور الدین ص 121)

ذکری مذہب اور روزۂ رمضان المبارک

تمام ذکری روزہ رمضان المبارک کے منکر ہیں اور رمضان کے روزے نہیں رکھتے البتہ مغالطہ کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم ایام بیض، ہر پیر اور عشرہ ذی الحجہ کے روزے رکھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو میں ذکری ہوں ص 7, 37 تا 39)

ذکری مذہب اور زکوٰۃ

شرعی زکوٰۃ کے بھی ذکری منکر ہیں۔ انہوں نے اپنے مفاد کی خاطر زکوٰۃ کم از کم دسواں حصہ مقرر کر رکھا ہے اور زکوٰۃ کا مصرف صرف ان کا مذہبی پیشوا ہوسکتا ہے اور کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ گویا ذکریوں کی زکوٰۃ دس فیصد ٹیکس یا بھتہ ہے جو مذہبی پیشواؤں کو دیا جاتا ہے۔ (فقص الغیبی، ص 48)

ذکری مذہب اور حج بیت اللہ

ذکری مذہب کے نزدیک حج بیت اللہ کی فرضیت منسوخ ہے اور اس کا قائم مقام اگرچہ ذکر اللہ ہے تاہم وہ اس کے بدلے 27 رمضان اور 9 ذی الحجہ کو ہر سال کوہ مراد تربت میں جاکر حج کرتے ہیں۔ کوہ مراد کے بارے میں پیچھے ہم ذکریوں کی عبارات نقل کرچکے ہیں۔ انہیں دیکھ لیا جائے۔ قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی میں ہے کہ:

"اگر ترا پرسند کہ چہ روز بود کہ حضرت مہدی از مدینہ روانہ شدٗ، بگو کہ آں روز عید بود کہ برنمازیاں حج فرض شد و بر ذکریاں ذکر فرض آمد" (موسیٰ نامہ ص 134)

ترجمہ: اگر تم سے پوچھا جائے کہ وہ کون سا دن تھا کہ مہدی مدینہ سے روانہ ہوئے تو

جواب میں کہہ دو کہ وہ عید کا دن تھا، وہ دن جس میں نماز پڑھنے والوں پر حج فرض ہوا اور ہم ذکریوں پر ذکر فرض ہوا۔

اس میں صاف اقرار ہے کہ ذکریوں پر حج فرض نہیں ہے اور یہی حج کا انکار ہے۔

یہ ذکری فرقے کے عقائد و نظریات ہیں جو ہم نے آپ کے سامنے انہی کی کتابوں سے پیش کئے، جنہیں پڑھ کر آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟

دیوبندی فرقے کے عقائد و نظریات

ہندوستان کے شہر دیوبند سے 1880ء میں پیدا ہونے والا فرقہ جسے دیوبندی فرقہ کہا جاتا ہے۔اس کے گستاخانہ عقائد انہی کی کتابوں سے ملاحظہ فرمائیں:

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے (تقویۃ الایمان ص 17، مطبوعہ مرکنٹائل، پرنٹنگ دہلی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر دے (تقویۃ الایمان ص 35، مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان ص 47، مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: اولیاء و انبیاء و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص 68، مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نبی پاک ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کر کے لکھتا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

(تقویۃ الایمان ص 69، مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں

کا زمیندار سوان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص 72، مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ (یک روزہ فارسی ص 18 مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بک سیلر پبلشرز ملتان)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے: (نماز میں) زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت م آب ہی ہوں، اپنی ہمت لگا دینا بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے (صراط مستقیم (اردو ترجمہ) ص 97، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی حسین علی لکھتا ہے کہ آپ ﷺ پل صراط سے گزر رہے تھے تو میں نے آپ ﷺ کو گرنے سے بچالیا۔ (بلغۃ الحیران، ص 8)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی حسین علی لکھتا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب سے بغیر عدت کے نکاح کرلیا (معاذ اللہ) (بلغۃ الحیران، ص 267)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی لکھتا ہے: آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان ص 8، مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی لکھتا ہے: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا (تحذیر الناس، ص 25، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند، ضلع سہارنپور)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی لکھتا ہے: انبیاء اپنی امت سے ممتاز

ہوتے ہیں تو صرف علم کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں (تحذیر الناس ص 5، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

عقیدہ: حضور ﷺ کا یوم ولادت منانے کے متعلق دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے کہ پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ (البراہین القاطعہ ص 148، مطبوعہ اڈھور)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: کسی کو قبلہ و کعبہ لکھنا مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص 552، ناشر محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: ہولی دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمانوں کے لئے درست ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص 561، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

عقیدہ: مولوی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں گلے ملنا بدعت ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص 129، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: تدفین کے بعد گھر والوں کا فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص 141، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: محفل میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے۔ اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں (فتاویٰ رشیدیہ ص 245، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار، کراچی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء وانبیاء اور علماء وربانین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص 218، مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی لکھتا ہے: شہادت نامہ محرم الحرام میں پڑھنا بدعت ہے (اشرف السوانح جلد سوم مطبوعہ ادارۃ تالیفات اشرفیہ چوک، لکڑ منڈی)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی لکھتا ہے: پنج گانہ نماز کے بعد مل کر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد کرنا جہالت اور بدعت ہے (اشرف الجواب ص 151، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، اردو بازار لاہور)

عقیدہ: دیوبندی پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی لکھتا ہے: دولہا کا سہرا باندھنا شرک ہے (بہشتی زیور ص 22، مطبوعہ خان برادرز تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی)

عقیدہ: دیوبندی مفتی لکھتا ہے: جنازہ کے ساتھ نعتیہ اشعار کا پڑھنا بدعت ہے (فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد پنجم، ص 301، ناشر مکتبہ حقانیہ ملتان)

عقیدہ: دیوبندی مفتی لکھتا ہے: جنازہ اٹھاتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے (موت کے وقت کے بدعات ص 27 ناشر میمن اسلامک پبلشرز، لیاقت آباد کراچی)

عقیدہ: دیوبندی مفتی لکھتا ہے: تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی بدعت ہے (مسلک علمائے دیوبند ص 35، مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار کراچی)

عقیدہ: دیوبندی مولوی لکھتا ہے: تیجہ دسواں اور چہلم ہندو مذہب کی رسومات ہیں (عقیدہ اہلسنت والجماعۃ ص 40، مطبوعہ رحمانیہ مسجد جمشید روڈ نمبر 3، کراچی)

ان گستاخانہ اور کفریہ عبارات لکھنے والے علمائے دیوبند کو آج بھی دیوبندی فرقے

کے لوگ اپنا امام، پیشوا، مجدد، حکیم الامت اور اپنا کچھ مانتے ہیں اور اپنے اکابرین کو بچانے کے لئے ان کی گستاخانہ اور کفریہ عبارتوں کی تاویلیں کرتے پھرتے ہیں مگر ان نادانوں کو یہ معلوم نہیں کہ کفر بکنے کے بعد اس کی کوئی تاویل نہیں ہوتی۔ اپنے مولویوں کی گستاخانہ اور کفریہ عبارتوں میں تاویل کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ یہ اپنے اکابرین کی گستاخانہ عبارتوں کو حق مانتے ہیں۔ یاد رہے کہ جو کسی کے کفر پر راضی ہو، وہ انہی میں سے ہے۔ تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام وغیرہ سب انہی عقائد کی حامل ہیں۔

ایک اور بات یاد رہے کہ کبھی بھی یہ لوگ آپ کے سامنے کھل کر یہ عقیدہ بیان نہیں کریں گے۔ سب سے پہلے حضور ﷺ کی محبت کی باتیں کر کے آپ کو اپنے قریب کریں گے، جب آپ ان کی صحبت میں بیٹھنا شروع کر دیں گے پھر یہ اپنے عقائد باطلہ آپ کے سامنے تاویلوں کے ساتھ پیش کر کے اپنے رنگ میں ڈھال دیں گے۔

لہٰذا ایسے لوگوں کی صحبت سے بچا جائے اور صرف مسلک حق اہلسنت و جماعت سُنّی حنفی بریلوی سے ہی وابستہ رہا جائے۔

اب آپ کے سامنے اکابر دیوبند کے تراجم قرآن پیش کرتے ہیں تا کہ واضح ہو جائے کہ ترجمۂ قرآن میں بھی انہوں نے کیسی گستاخی اور بے ادبی سے کام لیا ہے۔

اکابر دیو بند کے تراجم قرآن

القرآن: **اللہ یستھزئ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون** (سورۂ بقرہ، پارہ 1، آیت 15)

ترجمہ: اللہ ہنسی کرتا ہے ان کے ساتھ اور ان کو ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بہکے پھریں۔ (ترجمہ: عاشق الٰہی میرٹھی، دیوبندی)

ترجمہ: انہیں اللہ بنا رہا ہے اور انہیں ڈھیل دے رہا ہے (تو) وہ اپنی سرکشی میں سرگرداں ہو رہے ہیں (ترجمہ: عبدالماجد دریابادی، دیوبندی)

ترجمہ: اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے اور ترقی دیتا ہے ان کو ان کی سرکشی میں (اور) حالت یہ ہے کہ وہ عقل کے اندھے ہیں (ترجمہ: محمود الحسن، دیوبندی)

محترم حضرات! آپ نے دیوبندی اکابر کے تراجم ملاحظہ فرمائیں۔ تمام ہی مولویوں نے تراجم میں ٹھٹھا، ہنسی، مذاق اور بے وقوف بنانے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے۔

امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اس کا ترجمہ کچھ یوں فرماتے ہیں:

ترجمہ: اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں

2= ومکروا ومکر اللہ، واللہ خیر الماکرین

(سورۂ آل عمران، آیت 54، پارہ 3)

ترجمہ= اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے (ترجمہ: مولوی محمود الحسن دیوبندی)

ترجمہ= اور وہ (یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک) چال چلے اور خدا بھی (عیسیٰ

کو بچانے کے لئے) چال چلا اور خدا خوب چال چلانے والا ہے) (ترجمہ: فتح محمد جالندھری، دیوبندی)

محترم حضرات! آپ نے دیوبندی اکابر کے تراجم ملاحظہ فرمائیں۔ دونوں ہی نے مکر، چال اور داؤ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے

امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں فرماتے ہیں:

ترجمہ کنزالایمان: اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر کی۔

3= ولما یعلم اللہ الذین جھدوا منکم و یعلم الصبرین

(سورۂ آل عمران، آیت 142، پارہ 4)

ترجمہ: حالانکہ ہنوز اللہ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہو اور نہ ان کو دیکھا جو ثابت قدم رہے (ترجمہ: اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ترجمہ= حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا اور نہ صبر کرنے والوں کو جانا (ترجمہ: عبدالماجد دریابادی، دیوبندی)

ترجمہ= اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہیں تم میں اور معلوم نہیں کیا صبر کرنے والوں کو (ترجمہ= محمود الحسن، دیوبندی)

محترم حضرات! آپ نے دیوبندی اکابر کے تراجم قرآن ملاحظہ فرمائے۔ تمام ہی نے اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی کی۔

امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں بیان فرماتے ہیں۔

ترجمہ کنزالایمان: اور ابھی تک اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر کرنے والوں کی آزمائش کی۔

4=ان المنفقین یخدعون اللہ وھو خادعھم

(سورۂ نساء آیت 142، پارہ5)

ترجمہ= البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا (ترجمہ: محمود الحسن دیوبندی)

ترجمہ= منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکہ دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے

(ترجہ: فتح محمد جالندھری، دیوبندی)

ترجمہ= یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے (ترجمہ: مفتی تقی عثمانی دیوبندی)

محترم حضرات! آپ نے اکابر دیوبند کے تراجم قرآن ملاحظہ فرمائے۔ تمام ہی نے فریب، دھوکہ اور چال بازی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کی طرف کی ہے۔

امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں فرماتے ہیں۔

ترجمہ کنزالایمان: بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا۔

5= نسوا اللہ فنسیھم (سورۂ توبہ آیت 17 پارہ 10)

ترجمہ: بھول گئے اللہ کو سو، وہ بھول گیا ان کو (ترجمہ: محمود الحسن دیوبندی)

ترجمہ: انہوں نے اللہ کو بھلا دیا سو اس نے انہیں بھلا دیا (ترجمہ: عبدالماجد دریابادی، دیوبندی)

ترجمہ: انہوں نے اللہ کو بھلا دیا، اللہ نے ان کو بھلا دیا (ترجمہ: مفتی تقی عثمانی، دیوبندی)

محترم حضرات! آپ نے اکابر دیوبند کے تراجم قرآن ملاحظہ فرمائے۔ تمام ہی

بھول، جسے انسانی عیب کہا جاتا ہے، اس کی نسبت رب تعالیٰ کی طرف کی۔

امام احمد رضا محدث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں فرماتے ہیں:

ترجمہ کنز الایمان: وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے، اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

6= وذاالنون اذ ذھب مغاضبافظن ان لن نقدر علیه

(سورۂ انبیاء آیت 87، پارہ 17)

ترجمہ: اور مچھلی والے کو جب چلا غصہ ہوکر پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے اس کو

(ترجمہ: محمود الحسن، دیوبندی)

ترجمہ: اور ذوالنون (کو یاد کرو) جب وہ اپنی قوم سے ناراض ہوکر غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پاسکیں گے (ترجمہ: فتح محمد جالندھری)

محترم حضرات! آپ نے اکابر دیوبند کے تراجم ملاحظہ فرمائے۔ دونوں ہی نے حضرت یونس علیہ السلام کی بابت لکھا کہ وہ سمجھے کہ رب تعالیٰ ان کو پکڑ نہ سکے گا (معاذ اللہ) کیا اللہ تعالیٰ کا نبی یہ سوچ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر قابو نہیں پاسکے گا؟

امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں فرماتے ہیں۔

ترجمہ کنز الایمان: اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب چلا غصہ میں بھرا تو گمان کیا کہ اس پر تنگی نہ کریں گے۔

7= ووجدک ضالافھدی (سورۃ الضحیٰ آیت 8 پارہ 30)

ترجمہ: اور تجھے پایا بھٹکتا تو رستہ دکھایا (ترجمہ: عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی)

ترجمہ: اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی (ترجمہ: محمود الحسن دیوبندی)

ترجمہ: اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا (ترجمہ: فتح محمد جالندھری، دیوبندی)

ترجمہ: اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی (ترجمہ: مودودی دیوبندی)

محترم حضرات! آپ نے اکابر دیو بند کے تراجم قرآن ملاحظہ فرمائے۔ تمام ہی نے پیدائشی ہدایت یافتہ رسول ﷺ کو بھٹکتا، ناواقف راہ اور راہ سے بھولا ہوا لکھا۔

امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں فرماتے ہیں۔

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔

محترم حضرات! آپ نے اکابر دیو بند کے تراجم قرآن ملاحظہ فرمائے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام اور حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی پر مبنی الفاظ کا استعمال کئے ہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم ان کے تراجم پڑھے تو وہ سوال اٹھا سکتا ہے کہ قرآن مجید کے مطابق تمہارا پروردگار ہنسی، مذاق اور ٹھٹھا کرتا ہے، اسے تو غازیوں کے بارے میں علم ہی نہیں، وہ تو دھوکہ اور مکر سے کام لیتا ہے۔

ہم اس غیر مسلم کو کیا جواب دیں گے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے والے دیو بندی مولوی ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان کی گستاخیوں سے مسلمانوں کو بچائیں تاکہ مسلمانوں کا ایمان محفوظ رہے۔

''مودودی'' جماعت اسلامی گروپ کے عقائد ونظریات

جماعت اسلامی (مودودی گروپ) کا شمار دیوبندی فرقے میں ہوتا ہے۔ یہ لوگ دیوبندیوں سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں۔ یہ بھی دیوبندی ہی کہلاتے ہیں۔ مودودی کی تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان، اہلبیت اطہار وازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور علمائے اسلام سمیت ہر ہستی پر تنقید اور نکتہ چینی کی ہے۔

مودودی کی گستاخیاں اور بے باکیاں اس کی کتابوں سے

عقیدہ: جماعت اسلامی کا بانی مولوی مودودی لکھتا ہے کہ بسا اوقاف کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہوجاتا ہے (تفہیم القرآن جلد دوم، ص 343، ناشر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور)

عقیدہ: بانی جماعت اسلامی مودودی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (تفہیم القرآن، جلد چہارم، ص 327، ناشر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور)

عقیدہ: بانی جماعت اسلامی مودودی لکھتا ہے کہ حضور ﷺ سے اجتہادی لغزشیں غلطیاں سرزد ہوتی تھیں۔

(تفہیمات حصہ اول، ص 65 مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لوئر مال لاہور)

عقیدہ: بانی جماعت اسلامی مودودی لکھتا ہے کہ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو

اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں (تفہیمات (حصہ اول) ص 195، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لوئر مال لاہور)

عقیدہ: بانی جماعت اسلامی مودودی لکھتا ہے (نبی پاک ﷺ کے متعلق لکھا) صحرائے عرب کا ان پڑھ اور بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا (تفہیمات (حصہ اول) ص 249 مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لوئر مال لاہور)

عقیدہ: مودودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھتا ہے کہ پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھئے جس سے وادی مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں (تفہیمات حصہ اول ص 40، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لوئر مال لاہور)

عقیدہ: مودودی لکھتا ہے کہ نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا (رسائل و مسائل حصہ اول ص 20، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لوئر مال لاہور)

عقیدہ: مودودی کا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق نظریہ: مودودی لکھتا ہے اگرچہ وہ بنی اسرائیل کے ہاں ایک عام دستور تھا اور اسی دستور سے متاثر ہو کر ان سے یہ لغزش سرزد ہو گئی تھی (تفہیمات حصہ دوم، ص 47، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لوئر مال لاہور)

عقیدہ: مودودی لکھتا ہے کہ قرآن حکیم نجات کے لئے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے کافی ہے (تفہیمات حصہ اول ص 45، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لوئر مال لاہور)

عقیدہ: مودودی لکھتا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ گوتم بدھ، رام، کرشن، کنفیوشس، زرتشت وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں (تفہیمات حصہ اول، ص 134، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لوئر مال لاہور)

مودودی کا عقیدہ توحید: مودودی لکھتا ہے کہ انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر، خدا کا

سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو، خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی، جب وہ قانون فطرت پر چل رہا ہے اور اس قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بوجھے، بلا عمد واختیار، طوعاً وکرہاً خدا ہی کی عبادت کرر ہا ہے، اسی کے سامنے سر بسجود ہے اور اس کی تسبیح میں لگا ہوا ہے
(تفہیمات (حصہ اول) ص 53، ناشر اسلامک پبلی کیشنز لوئر مال لاہور)

عقیدہ: جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کے لئے خواجہ اجمیر یا مسعود سالار کی قبر پر یا اس جیسے دوسرے مقامات پر جاتے ہیں، زنا اور قتل کا گناہ کم ہے، یہ گناہ اس سے بھی بڑا ہے
(تجدید احیاء دین ص 62)

اسلامی سزاؤں پر مودودی کی تنقید: مودودی لکھتا ہے، حقیقت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا اس ظالم سوسائٹی کے لئے مقرر نہیں کی گئی ہے جس میں سود جائز ہو، زکوٰۃ متروک ہو، انصاف قیمتاً فروخت کیا جاتا ہو، ٹیکسوں کی بھر مار سے ضروریات زندگی نہایت گراں ہوگئی ہوں اور تمام ٹیکس چند مخصوص طبقوں کے لئے سامان عیش فراہم کرنے پر صرف ہوتے ہیں۔ ایسی جگہ تو چوری کے لئے ہاتھ کاٹنا ہی نہیں بلکہ قید کی سزا بھی بعض حالات میں ظلم ہوگی۔
(تفہیمات حصہ دوم، ص 322، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز لوئر مال لاہور)

دوسری تنقید: مودودی لکھتا ہے جہاں ہر طرف بے شمار منفی محرکات پھیلے ہوئے ہوں، جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو، ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا (تفہیمات حصہ دوم ص 321، مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز لوئر مال لاہور)

☆مودودی کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی شان میں گستاخیاں

مودودی نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں پانچ صفحات پر پھیلے تفسیری مواد میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی سیرت کا جو خاکہ پیش کیا ہے، اس میں ازواج مطہرات پر حسب ذیل الزامات لگائے ہیں۔

1......ازواج مطہرات زبان دراز تھیں۔

2......اس میں شک نہیں کہ ازواج مطہرات کا رویہ قابل اعتراض ہو گیا تھا۔

3......ازواج مطہرات کے اندر اپنے اس مقام اور مرتبے کی ذمہ داریوں کا احساس موجود نہیں تھا جو اللہ کے آخری رسول ﷺ کی رفیق زندگی ہونے کی حیثیت سے ان کو نصیب تھا۔

4......ازواج مطہرات کے لئے مسلسل عسرت (تنگ دستی) کی زندگی بسر کرنا دشوار ہو گیا تھا اور وہ بے صبر ہو کر حضور ﷺ سے نفقہ کا مطالبہ کرنے لگیں۔

5...... رسول اللہ ﷺ کی بیویوں نے آپس کے رشک و رقابت سے مل جل کر حضور ﷺ کو تنگ کر دیا تھا۔

6......ازواج مطہرات اور نبی ﷺ کے درمیان ناچاقی ہو گئی تھی۔

7......وہ رسول اللہ ﷺ کو تنگ کرنے سے باز نہیں آتی تھیں۔

8......ازواج مطہرات کی ان باتوں سے رسول اللہ ﷺ کی خانگی زندگی تلخ ہو گئی تھی۔

☆صحابہ کرام علیہم الرضوان پر تنقید

مودودی نے اپنی کتاب خلافت وملوکیت میں حضرت ابوسفیان، حضرت امیر معاویہ، حضرت عثمان غنی، حضرت ابوموسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان پر سخت تنقید کرتے ہوئے انہیں کیا کچھ نہیں لکھا۔

مودودی کی یہ حالت دیکھ کر دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی کو بھی اپنی کتاب اختلاف اُمت اور صراط مستقیم میں لکھنا پڑا کہ مودودی وہ آدمی ہے جس سے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر امام غزالی علیہ الرحمہ تک تمام عظیم ہستیوں پر نکتہ چینی کی ہے۔

محترم حضرات! آپ غور کریں کہ کیا ایسے عقائد رکھنے والے اسلام کے خیر خواہ ہوسکتے ہیں؟ آج بھی جماعت اسلامی انہی عقائد پر کاربند ہے اور مودودی کی ان تمام کتابوں کو شائع کرتی ہے۔ کیا یہ مسلمانوں کا عقیدہ برباد کرنا نہیں ہے؟

اہل حدیث وہابی (غیر مقلد)

فرقے کے عقائدونظریات

غیر مقلدین وہابی گروپ جس کو آج کل اہل حدیث کہا جاتا ہے اسی نام سے وہ کام کررہے ہیں غیر مقلدین اس لئے کہا جاتا ہے کہ اہل حدیث وہابی ائمہ مجتہدین امام ابوحنیفہ ،امام شافعی، امام احمد، امام مالک علیہم الرضوان کی تقلید یعنی پیروی کو حرام کہتے ہیں۔

وہابی گروپ اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اپنا پیشوا اور بانی کہتے ہیں اپنے وقت کا گستاخ جس کی کفریہ عبارات آگے بیان کی جائیں گی اس کا نام ابنِ تیمیہ ہے غیر مقلدین اس کو اپنا امام مانتے ہیں۔

اہلحدیث غیر مقلدین وہابی گروپ کا تاریخی پس منظر اوران کے پوشیدہ راز انہی کی مستند کتابوں سے بیان کی جائیں گے۔

غیر مقلدین تاریخ کے آئینے میں::

کسی بھی شخصیت یا تحریک کی کردار کشی مورخانہ دیانت کے خلاف ہے۔ ہر انسان اللہ کا بندہ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ہے ،ان تین رشتوں کا خیال رکھنا چاہیئے اس لئے راقم کی یہ کوشش رہتی ہے کہ جس زمانے کی اللہ نے قسم یاد فرمائی اس کی تاریخ دیانت دارانہ، غیر جانبدارانہ، عادلانہ اور مومنانہ انداز میں قلم بند کی جانی چاہے تا کہ پڑھنے والا تاریخ کے صحیح پس منظر کی روشنی میں صحیح فیصلہ کرسکے اور کھرا کھوٹا الگ کرسکے............

اس وقت ہم اہل حدیث (غیر مقلدین) کے بارے میں تاریخ کی روشنی میں کچھ

عرض کریں گے.........

قرون اولیٰ میں ''اہل حدیث'' یا ''صاحب الحدیث'' ان تابعین کو کہتے تھے جن کو احادیث زبانی یاد ہوتیں اور احادیث سے مسائل نکالنے کی قدرت رکھتے تھے..... پوری اسلامی تاریخ میں اہل حدیث کے نام سے کسی فرقہ کا وجود نہیں ملتا..... اگر مسلک کے اعتبار سے اہل حدیث لقب اختیار کرنے کی گنجائش ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ''علیکم بسنتی'' نہ فرماتے بلکہ ''علیکم بحدیثی'' فرماتے..........

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک سے اہل سنت، لقب اختیار کرنے کی تو تائید ہوتی ہے ''اہل حدیث'' کی تائید نہیں ہوتی..... جیسا کہ عرض کیا گیا ہے پہلے علم حدیث کے ماہرین کو اہل حدیث کہتے تھے مگر ہر کس و ناکس کو کہنے لگے، صاحب طرز ادیبوں، مصنفوں کو اہل قلم کہتے ہیں..... کیسی عجیب اور نامعقول بات ہوگی اگر ہر جاہل و غبی خود کو اہل قلم کہلوانے لگے؟

پاک ہند میں لفظ ''اہل حدیث'' کی ایک سیاسی تاریخ ہے۔ جو نہایت ہی تعجب خیز اور حیران کن ہے۔ برصغیر میں اس فرقے کو پہلے وہابی کہتے تھے جو اصل میں غیر مقلد ہیں چونکہ انہوں نے انقلاب 1857ء سے پہلے انگریزوں کا ساتھ دیا اور برصغیر میں برطانوی اقتدار قائم کرنے اور تسلط جمانے میں انگریزوں کی مدد کی..... انگریزوں نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد تو اہل سنت پر ظلم وستم ڈھائے لیکن ان حضرات کو امن و امان کی ضمانت دی

سرسید احمد خان (1315ھ/1868ء) کے بیان سے جس کی تائید ہوتی ہے:.......

انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں اس فرقے کے لئے جو وہابی کہلایا ایک رحمت ہے جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں ان میں بھی وہابیوں کو ایسی آزادی مذہب ملنا دشوار ہے بلکہ ناممکن ہے سلطان کی عملداری میں وہابیوں کا رہنا مشکل ہے اور مکہ معظمہ میں تو اگر کوئی جھوٹ موٹ بھی وہاں کہہ دے تو اسی وقت جیل خانے یا حوالات میں بھیجا جاتا ہے..... پس

وہابی جس آزادی مذہب سے انگلش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں رہتے ہیں دوسری جگہ ان کو میسر نہیں۔ ہندوستان ان کے لئے دارالامن ہے۔ یہ اس شخص کے تاثرات ہیں جو ہندوستانی سیاست بلکہ عالمی سیاست پر گہری نظر رکھتا تھا...... ہندوستان میں ان حضرات کو امن ملتا اور سلطنت عثمانیہ میں نہیں (جو مسلمانوں کی عظیم سلطنت تھی ایشیاء، یورپ، افریقہ تک پھیلی ہوئی) امن اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ ان حضرات کا تعلق انگریزوں سے رہا تھا...... آل سعود کی تاریخ پر جن کی گہری نظر ہے ان کو معلوم ہے کہ انہیں حضرات نے سلطنت اسلامیہ کے سقوط اور آل سعود کے اقتدار میں اہم کردار ادا کیا...... یہ کوئی الزام نہیں تاریخی حقیقت ہے جو ہمارے معصوم جوانوں کا شکار رہی ہے......

خود اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی (جنہوں نے انگریزی اقتدار کے بعد برصغیر کے غیر مقلدوں کی وکالت کی) کی اس تحریر سے سرسید احمد خان کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے، وہ کہتا ہے:......

اس گروہ اہل حدیث کے خیر خواہ وفاداری رعایا برٹش گورنمنٹ ہونے پر ایک بڑی اور روشن دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ برٹش گورنمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے ماتحت رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں۔

آخر کیا بات ہے کہ اسلام کے دعویدار ایک فرقے کو خود مسلمانوں کی سلطنت میں وہ امن نہیں مل رہا ہے جو اسلام کے دشمنوں کی سلطنت میں مل رہا ہے۔ ہر ذی عقل اس کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے اسکے لئے تفصیل کی ضرورت نہیں............

ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو سپاس نامہ پیش کیا اس میں بھی یہ اعتراف موجود ہے...... آپ نے فرمایا:............

اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام واستحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارک باد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں......

یہی آدمی ایک اور جگہ تحریر کرتا ہے:......

جو ''اہل حدیث'' کہلاتے ہیں وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بار بار ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط وکتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے۔

یہود ونصاریٰ کو مسلمانوں کے جذبۂ جہاد سے ہمیشہ ڈر لگتا رہتا ہے...... 1857ء کے فوراً بعد انگریزوں کے مفاد میں اس جذبے کو سرد کرنے کی ضرورت تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جہاد کے خلاف 1292ھ/1876ء میں ایک رسالہ ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' تحریر فرمایا جس پر بقول مسعود عالم ندوی حکومتؒ برطانیہ نے مصنف کو انعام سے نوازا......

آپ نے بار بار لفظ ''اہل حدیث'' سنا جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس فرقے کو پہلے ''وہابی'' کہتے تھے انگریزوں کی اعانت اور عقائد میں سلف صالحین سے اختلاف کی بناء پر برصغیر کے لوگ جنگ آزادی 1857ء کے بعد ان سے نفرت کرنے لگے اسلئے وہابی نام بدلوا کر ''اہل حدیث'' نام رکھنے کی درخواست کی گئی...... یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:......

بنا بریں اس فرقے کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ (وہابی) کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمال ادب وانکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو ''اہل حدیث'' کے نام سے مخاطب کیا جائے......

حکومت برطانیہ کے نام مولوی محمد حسین بٹالوی کی انگریزی درخواست کا اردو ترجمہ جس میں حکومت برطانیہ سے ''وہابی'' کی جگہ ''اہل حدیث'' نام منظور کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

ترجمہ درخواست برائے الاٹمنٹ نام

اہل حدیث ومنسوخی لفظ وھابی:

اشاعۃ السنہ آفس لاہور

از جانب ابوسعید محمد حسین لاہوری، ایڈیٹر اشاعۃ السنہ ووکیل اہل حدیث ہند بخدمت

جناب سیکریٹری گورنمنٹ!

میں آپ کی خدمت میں سطورِ ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا درخواست گار ہوں، 1886ء میں میں نے ایک مضمون اپنے ماہواری رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کیا تھا جس میں اس بات کا اظہار تھا کہ لفظ وہابی، جس کو عموماً باغی ونمک حرام کے معنیٰ میں استعمال کیا جاتا ہے، لہذا اس لفظ کا استعمال، مسلمانانِ ہندوستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال وخیر خواہ رہے ہیں، اور یہ بات سرکار کی وفاداری ونمک حلالی) بارہا ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط وکتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے، مناسب نہیں (خط کشیدہ جملے خاص طور پر قابلِ غور ہیں۔)

بناء بریں اس فرقہ کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں۔

اور کمال ادب و انکساری کے ساتھ، گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ (ہماری وفاداری، جاں نثاری اور نمک حلالی کے پیشِ نظر) سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے، اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے اس مضمون کی ایک کاپی بذریعہ عرضداشت میں (محمد حسین بٹالوی) نے پنجاب گورنمنٹ اس مضمون کی طرف توجہ فرمادے، اور گورنمنٹ ہند کو بھی اس

پر متوجہ فرمادے اور فرقہ کے حق میں استعمال لفظ وہابی سرکاری خط و کتابت میں موقوف کیا جاوے اور اہل حدیث کے نام سے مخاطب کی جاوے۔اس درخواست کی تائید کیلئے اور اس امر کی تصدیق کیلئے کہ یہ درخواست کل ممبران اہل حدیث پنجاب و ہندوستان کی طرف سے ہے (پنجاب و ہندوستان کے تمام غیر مقلد علماء یہ درخواست پیش کرنے میں برابر کے شریک ہیں)اور ایڈیٹر اشاعت السنہ ان سب کی طرف سے وکیل ہے۔میں (محمد حسین بٹالوی) نے چند قطعات محضر نامہ گورنمنٹ پنجاب میں پیش کئے ،جن پر فرقہ اہل حدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے وستخط ثبت ہیں۔اوران میں اس درخواست کی بڑے زور سے تائید پائی جاتی ہے۔

چنانچہ آنریبل سر چارلس ایچی سن صاحب بہادر، جواس وقت پنجاب کے لیفٹینٹ گورنر تھے، گورنمنٹ ہند کواس درخواست کی طرف توجہ دلاکراس درخواست کو باجازت گورنمنٹ ہند منظور فرمایا، اوراس استعمال لفظ وہابی کی مخالفت اور اجراء نام اہل حدیث کا حکم پنجاب میں نافذ فرمایا جائے۔

میں ہوں آپ کا نہایت ہی فرمانبردار خادم

ابوسعید محمد حسین

ایڈیٹر"اشاعت السنہ"

(اشاعۃ السنہ ص 24 تا 26 شمارہ 2، جلد نمبر 11)

یہ درخواست گورنر پنجاب سر چارلس ایچی سن کو دی گئی اورانہوں نے تائیدی نوٹ کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیجی اور وہاں سے منظوری آگئی اور 1888ء میں حکومت مدراس، حکومت بنگال، حکومت یوپی، حکومت سی پی، حکومت بمبئی وغیرہ نے مولوی محمد حسین کواسکی اطلاع دی..........

سرسید احمد خان نے بھی اسکا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں:......

جناب مولوی محمد حسین نے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ اس فرقے کو درحقیقت اہل حدیث ہے...... گورنمنٹ اس کو ''وہابی'' کے نام سے مخاطب نہ کرے...... مولوی محمد حسین کی کوشش سے گورنمنٹ نے منظور کرلیا ہے کہ آئندہ گورنمنٹ کی تحریرات میں اس فرقے کو ''وہابی'' کے نام سے تعبیر نہ کیا جاوے بلکہ ''اہل حدیث'' کے نام سے موسوم کیا جاوے......

اب آپ کو تاریخ کی روشنی میں فرقہ اہلِ حدیث (جو اصل میں غیر مقلد ہے) کی حقیقت معلوم ہوگئی ...... یہ فرقہ اہل سنت کا سخت مخالف ہے اور اجتہاد کا دعویٰ کرتا ہے ...... فلسطین کے مشہور عالم اور جامعہ ازہر مصر کے استاد علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی (م۔1350ھ/1932ء) جو نابلس کے قاضی اور محکمہ انصاف کے وزیر بھی رہ چکے ہیں) فرماتے ہیں:......

وہ مدعی اجتہاد ہیں مگر زمین میں درپے فساد ہیں، اہل سنت کے مذاہب میں کسی مذہب پر بھی گامزن نہیں ہوتے۔ شیطان ان میں سے نئی نئی جماعتیں تیار کرتا رہتا ہے جو اہل اسلام کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں......

غیر مقلّدین اہل حدیث وہابیوں کے پوشیدہ راز:

عقیدہ: غیر مقلّدین اہل حدیث وہابیوں کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اسکا کھانا جائز ہے۔

(بحوالہ: دلیل الطالب ص 413، مصنف: نواب صدیق حسن خاں اہل حدیث)

(بحوالہ: عرف الجادی ص 247 مصنف: نور الحسن خاں اہل حدیث)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں۔ (بحوالہ: کتاب: عرف الجاری صفحہ نمبر 257)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔

(بحوالہ: کتاب: البنیان المرصوص ص 173)

عقیدہ: قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے (فتاویٰ ثنائیہ، ثناء اللہ امرتسری، جلد دوم، ص 793 مطبوعہ مکتبہ اصحاب حدیث اردو بازار لاہور)

عقیدہ: اہلحدیث کے نزدیک یزید رضی اللہ عنہ، رحمۃ اللہ علیہ اور بے قصور ہے

(ماہنامہ تفہیم السلام، ماہ محرم الحرام 1432ھ)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(بحوالہ: کتاب: دستور المتقی)

عقیدہ: اہل حدیث وہابیوں کا امام ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین سو سے زیادہ مسئلوں میں غلطی کی ہے۔ (بحوالہ: کتاب: فتاویٰ حدیثیہ ص 87)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر کرنا بدعت ہے۔

(بحوالہ: کتاب: ہدیۃ المہدی ص 110)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک متعہ جائز ہے۔

(بحوالہ: کتاب: ہدیۃ المہدی ص 118)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اقوال حجت نہیں ہیں۔

(بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی ص 211)

عقیدہ: امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اپنی کتاب اوضح البراہین صفحہ نمبر 10 پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے اگر میں اسکے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دونگا۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ: بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کا یہ عقیدہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا

حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔(ماخوذ حسین احمد مدنی، الشہاب الثاقب ص 43)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذانیں دینی چاہئے۔(بحوالہ: اسرار اللنعت پارہ دہم ص 119)

عقیدہ: اہل حدیث امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا کہتے ہیں۔

عقیدہ: اہل حدیث اپنے سوا تمام مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین سمجھتے ہیں۔

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک جمعہ کی دو اذانیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ بدعت ہے۔(فتاویٰ اہلحدیث جلد اول ص 446)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک چوتھے دن کی قربانی جائز ہے۔

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک تراویح 12 رکعت ہیں 20 رکعت پڑھنے والے گمراہ ہیں۔

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک فقہ بدعت ہے۔

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک حالتِ حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی ہے۔

(بحوالہ: روضہ ندیہ ص 211)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک طلاق ہے۔

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھر والوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی ایک مکان میں کیوں نہ ہو۔

(بحوالہ: بدور الاہلہ ص 341)

عقیدہ: اہل حدیث مذہب میں منی پاک ہے۔

(بحوالہ: بدور الاہلہ ص 15 دیگر کتب بالا)

عقیدہ: اہل حدیث مذہب میں مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح

کرسکتا ہے اسکی حد نہیں کہ چارہی ہو۔

(بحوالہ: ظفر اللہ رضی ص 141 ص 142 نواب صاحب)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔

(بحوالہ: کتاب: بدور الاہلہ ص 71)

عقیدہ: اہل حدیث کے نزدیک اگر کوئی قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دے اور پھر اسکی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں وہ نماز اسکی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کی قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہیگا۔ (بحوالہ: دلیل الطالب ص 250)

ان نام نہاد اہل حدیث وہابی مذہب کے عقائد ونظریات ہیں یہ قوم کو حدیث حدیث کی پٹی پڑھا کر ورگلاتے ہیں ان کے چند اہم اصول ہیں وہ اصول ملاحظہ فرمائیں۔

وہابی اہل حدیث فرقے کے چند اہم اصول

اصول نمبر 1: ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے زمانے کے بزرگوں کی کوئی بات ہرگز سنی جائے چاہے وہ ساری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ کیوں نہ ہوں۔

اصول نمبر 2: غیر مقلدین اہل حدیث فرقے کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآنِ مجید کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن وحدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہد کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے۔

اصول نمبر 3: تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے (چاہے وہ دین کے منافی ہو) اور اگر اسکے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کا اسٹیمپ لگا کر ماننے سے انکار کردیا جائے جو حدیثیں اپنے مطلب کی ہیں کہ ان کو اپنا لیا جائے اسلئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسانی کو پسند کرتا ہے۔ تو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی

سب ہمارے (نام نہاد اہل حدیث وہابی)

فرقے کی آسانی دیکھ اپنا پرانا مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلّد ہو کر ہمارا نیا مذہب قبول کر لیں گے۔

اس کے چند نمونے یہ ہیں۔

1) تراویح لوگ زیادہ نہیں پڑھ سکتے تھک جاتے ہیں للہذا آٹھ پڑھا کر فارغ کر دیا جائے۔

2) قربانی تین دن کی قصائی اور کام کاج کی مارا ماری کی وجہ سے چوتھے دن کی جائے یہ آسان ہے۔

3) طلاق دے کر آدمی بے چارہ بے حواس پڑھتا ہے للہذا ایسی مشین تیار کی جائے کہ طلاقیں تین ڈالو باہر ایک نکالو تو ایک طلاق نکلے۔

4) بزرگوں کے معاملات قرآن کی تفسیریں ترقی یافتہ دور میں کون پڑھے بس اپنی من مانی کئے جاؤ، قرآن تمہارے سامنے ہے۔

غیر مقلّدین اہل حدیث کا امام ابنِ تیمیہ کون تھا؟

ابنِ تیمیہ کون تھا؟

ابنِ تیمیہ 661ھ میں پیدا ہوا اور 728ھ میں مرا ابنِ تیمیہ وہ شخص تھا جس کو غیر مقلدین اہل حدیث وہابی حضرات اپنا امام تسلیم کرتے ہیں مگر وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے اس نے بہت سے مسائل میں علماء حق کی مخالفت کی ہے یہاں تک کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مدینہ طیبہ کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے اسکا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں۔ اور یہ بھی اسکا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی

ذات میں تغیّر وتبدل ہوتا ہے۔

1)......اس امت کے امام شیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر صاوی جلد اول کے صفحہ نمبر 96 پر تحریر فرماتے ہیں کہ ابنِ تیمیہ حنبلی کہلاتا تھا حالانکہ اس مذہب کے اماموں نے بھی اس کا رد کیا ہے یہاں تک علماء نے فرمایا کہ وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

2)......علامہ شہاب الدین بن حجر مکّی شافعی علیہ الرحمہ اپنی فتاوٰی حدیثیہ کے صفحہ نمبر 116 پر ابنِ تیمیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابنِ تیمیہ کہتا ہے کہ جہنم فنا ہو جائے گی اور یہ بھی کہتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم اسلام معصوم نہیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں ہے ان کو وسیلہ نہ بنایا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے ایسے کفر میں نماز کی قصر جائز نہیں جو شخص ایسا کریگا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہیگا۔

3)......آٹھویں صدی ہجری کے عظیم اندلسی مورخ ابو عبداللہ بن بطوطہ اپنے سفر نامہ میں ابنِ تیمیہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

گو ابنِ تیمیہ کو بہت سے فنون میں قدرت تکلم تھی لیکن دماغ میں کسی قدر فتور آ گیا تھا۔

(رحلہ ابنِ بطوطہ مطبع دار بیروت ص 95 و مطبع خیریہ ص 68)

(ترجمہ: رئیس احمد جعفری ندوی ص 126 مطبوعہ ادارہ درس اسلام)

دماغ میں خرابی اور فتور کی وجہ سے جب اپنی تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماعِ امت کی مخالفت کی یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی اللہ عنہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بنایا تو اہلسنّت و جماعت حنفی، شافعی مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علماء نے ابنِ تیمیہ کا رد کیا اور اسے گمراہ گر قرار دیا۔ لیکن غیر مقلدّین نام نہاد وہابی اہل حدیث کہ جن کہ دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے انھوں نے دماغی خلل رکھنے والے ابنِ تیمیہ کی پیروی

کرلی اور اسے اپنا امام پیشوا بنالیا۔

اہل حدیث مذہب والوں نے نیک اور قد آور شخصیات ائمہ اربعہ کو امام نہ مانا اور ان کی تقلید یعنی پیروی کو حرام لکھا تو ان کو سزا ملی کہ ابنِ تیمیہ جیسا ذلیل ان لوگوں کا امام بنا اور انہوں نے اسے تسلیم بھی کیا۔

غیر مقلّدین کو وہابی کیوں کہا جاتا ہے؟

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ وہابی تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ کا نام وہابی نہیں ہے بلکہ وہاب ہے۔ غیر مقلّدین اہل حدیث کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیروی کی وجہ سے وہابی کہا جاتا ہے لیکن اس نام کو پسند کرتے ہوئے مشہور غیر مقلّدین مولوی محمد حسین بٹالوی نے انگریز گورنمنٹ سے بڑی کوششوں کے بعد اس نام کی جگہ اہل حدیث منظور کرایا۔

سعودیوں نجدیوں کے عقائد ونظریات

اپنے آپ کو حنبلی کہتے ہیں مگر انکے بنیادی عقائد ونظریات وہابیوں جیسے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کی تعظیم وتوقیر شرک ہے یعنی تعظیم وتوقیر کرنے والے مشرک ہیں۔

عقیدہ: حلقہ باندھے ''لا الہ الا اللہ'' کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے (فتاویٰ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، جزء اول ص 39، مطبوعہ دارالسلام کراچی)

عقیدہ: فرض نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے۔ (فتاویٰ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، جزء اول ص 81، مطبوعہ دارالسلام کراچی)

عقیدہ: اگر ایک مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی (طلاق) شمار ہوگی (فتاویٰ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، جزء اول ص 177، مطبوعہ دارالسلام کراچی)

عقیدہ: میت کے گھر میں ایصال ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہے۔ (فتاویٰ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، جزء اول، ص 217، مطبوعہ دارالسلام کراچی)

عقیدہ: عید میلاد النبی منانا دین میں نئی بدعت ہے (فتاویٰ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، جزء دوم، ص 173، مطبوعہ دارالسلام کراچی)

عقیدہ: میلاد منانا، شب معراج کا تہوار منانا اور اذان کے بعد موذن کا (ضروری سمجھ کر) بلند آواز سے درود پڑھنا بدعت ہیں۔ (فتاویٰ دارالافتاء سعودی عرب، شیخ بن باز، جلد دوم، ص 290، مطبوعہ دارالسلام، کراچی)

عقیدہ: اسکول کی اسمبلی میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے بلکہ یہ ایک نئی بدعت ہے

(فتاویٰ دار الافتاء سعودی عرب، شیخ بن باز، جلد دوم، ص 304، مطبوعہ دار السلام، کراچی)

عقیدہ: روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کے لئے سفر باندھنا ناجائز ہے (فتاویٰ ارکان اسلام، ص 158، دار السلام کراچی)

عقیدہ: سعودی مفتی فتویٰ دیتا ہے کہ اللہ اور رسول کے نام آمنے سامنے لکھنا ناجائز ہے۔ اگر کہیں لکھا ہو تو حضور ﷺ کا نام مٹا دیا جائے (فتاویٰ ارکان اسلام، ص 179، مطبوعہ دار السلام، کراچی)

عقیدہ: سعودی مفتی فتویٰ دیتا ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا بدعت ہے (فتاویٰ ارکان اسلام ص 306، مطبوعہ دار السلام، کراچی)

عقیدہ: سعودی مفتی فتویٰ دیتا ہے کہ تدفین کے بعد ہاتھ اٹھا کر میت کے لئے اجتماعی دعا مانگنا بدعت ہے (فتاویٰ ارکان اسلام ص 331، مطبوعہ دار السلام، کراچی)

عقیدہ: سعودی مفتی فتویٰ دیتا ہے کہ قبروں پر قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔

(فتاویٰ ارکان اسلام، ص 340، مطبوعہ دار السلام، کراچی)

عقیدہ: سعودی مفتی فتویٰ دیتا ہے کہ مدد یا نبی اللہ، مدد یا رسول اللہ کہہ کر پکارنا شرک اکبر ہے (توحید کا قلعہ ص 25، مطبوعہ دار القاسم)

عقیدہ: سعودی مفتی فتویٰ دیتا ہے کہ آیۃ الکرسی لکھ کر گاڑی میں اس نیت سے لگانا کہ گاڑی مصیبت سے محفوظ رہے گی، شرک کی قبیل سے ہے۔

(توحید کا قلعہ، ص 8، مطبوعہ دار القاسم)

عقیدہ: سعودی مفتی فتویٰ دیتا ہے کہ خانہ کعبہ تک کو تبرک کے لئے چھونا درست نہیں ہے۔ (توحید کا قلعہ ص 9، مطبوعہ دار القاسم)

عقیدہ: الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا شرک ہے (سعودی ترجمہ ماتحت ان اللہ وملئکتہ)

☆ آل سعود کا حرمین پر قبضہ

اصل مسئلہ یہ ہے کہ برطانوی دور حکومت نے بیسویں صدی کے ربع اول (20 ویں صدی کا ابتدائی دور) میں عرب قومیت کا فتنہ جگا کر صیہونی منصوبہ کے تحت ترکوں کو جزیرہ عرب سے باہر نکالا تھا، جس کی گواہی اس دور کی پوری تاریخ دیتی ہے۔

حجاز مقدس سے شریف حسین کی امارات ختم کر کے انگریزوں نے نجد کے سرکش قبیلہ آل سعود کو تاکا اور کرنل لارنس کے بنائے ہوئے منصوبہ کے تحت انہیں بھرپور مدد دے کر اپنی نگرانی میں سلطان عبدالعزیز کو 1925ء میں حرمین شریفین پر قابض کیا۔

سعودی ریال کے زیر سایہ پل کر تحفظ حرمین کی دہائی دینے والے لوگ شاید ان واقعات کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ جب حرم شریف کے اندر آل سعود کی بندوقوں کی گولیاں کھا کر ترک نوجوان شہید ہو رہے تھے مگر اس پاک سرزمین کے احترام میں کوئی جوابی کارروائی نہ کرنے کی گویا انہوں نے قسم کھا رکھی تھی اور جب ان سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے ہاتھ میں بندوقیں ہیں، اس کے باوجود اس بے بسی سے گولیاں کھا کر کیوں شہید ہو رہے ہیں؟ تو ایک مرد مومن نے جواب دیا کہ گولیاں کھا کر مرجانا ہم پسند کرتے ہیں مگر حرم محترم کے تقدس پر کسی قیمت پر ہم آنچ نہیں آنے دیں گے۔

حدود حرم میں آل سعود کا ظلم اور قتل وغارت گری کا یہ حال تھا تو حرم کے باہر ان کے ظلم وستم اور قتل وغارت گری کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

اسی طرح بیسویں صدی کے ربع اول (20 ویں صدی کا ابتدائی دور) میں انگریزوں کے سایہ عاطفت میں آل سعود نے حرمین شریفین پر قبضہ کیا جبکہ آل سعود کے تسلط کو حجازیوں نے نہ اس وقت دل سے تسلیم کیا اور نہ آج وہ اسے دل سے تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ اگر کسی

شخص کو اس حقیقت سے انکار ہے تو وہ حرمین شریفین میں اس سلسلہ میں رائے حاصل کر کے خود صورتحال کی تحقیق کر سکتا ہے۔

آل سعود نے سرزمین حجاز پر اپنے اقتدار کی بنیاد رکھنے اور مستحکم کرنے کے لئے جو ظلم کیا، تاریخ اس کی شہادت دیتی ہے۔

علامہ سید ابراہیم الزواوی الرفاعی (رحمہ اللہ) اپنی کتاب الاوراق البغدادیہ مطبعۃ النجاح بغداد صفحہ 3 پر لکھتے ہیں: آل سعود نے طائف پر قبضہ کے بعد ہزاروں مسلمانوں کو تہہ تیغ کر ڈالا۔ ان مقتولین میں بہت سے علماء کرام مثلاً علامہ سید عبداللہ الزواوی مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ، شیخ عبداللہ ابوالخیر قاضی مکہ، شیخ مراد قاضی طائف، شیخ حسن شیبی، شیخ جعفر الشیبی وغیرہ شامل ہیں۔ انہیں امان دینے کے باوجود ان کے دروازوں پر ہی انہیں ذبح کر ڈالا۔

☆حرمین پر قبضہ کرنے کے بعد سعودیوں کے کارنامے

1...... 3 اپریل 1925ء جنت المعلیٰ جو کہ مکہ مکرمہ کا قدیم ترین قبرستان ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، اکابر صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے مزارات ہیں، سعودی حکومت نے اس قبرستان کو توڑ پھوڑ کر ان کو مٹی کا ڈھیر بنا دیا۔

(کتاب: شب جائے کہ من بودم، ص 1)

2...... 30 اپریل 1925ء جنت البقیع جو کہ خاندان رسالت کے دو تہائی افراد کا مدفن ہے، اکابر صحابہ واہلبیت اطہار کی آخری آرام گاہ ہے، سعودی حکومت نے ان سب پر بلڈوزر پھیر کر خوب بے حرمتی کی۔

3...... 1925ء میں سعودی حکومت نے سنہری جالیوں سے یا محمد کو مٹا کر یا مجید لکھ کر اپنے فریبی ہونے پر مہر لگا دی۔

4...... 1915ء میں سعودیوں نے اسرائیل سے تحریری معاہدہ کیا کہ اسرائیل فلسطین پر جو چاہے ظلم ڈھائے، حتیٰ کہ قبضہ بھی کرلے۔ سعودی حکومت خاموشی اختیار کرے گی لہذا تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، اب تک 2017ء تک سعودی حکومت نے اسرائیل کے مظالم کی مذمت نہیں کی۔ (تاریخ آل سعود)

5...... مکہ مکرمہ کی طرح مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد مسجد فاطمہ متصل مسجد قبائ، مسجد منارتین، مسجد اجابہ، مسجد شمس اور سبع مساجد بھی قابض سعودی حکومت کی فریب کاریوں کا نشانہ بنیں اور شہید کردی گئیں (رپورٹ وفد خلافت کمیٹی)

6...... سیدہ ساجدہ طیبہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار پر انوار پر جو کہ ابواء شریف میں واقع ہے، سعودیوں نے اسے منہدم کر کے اس پر کوڑا کرکٹ ڈال دیا۔

7...... بیر عثمان، جعرانہ کا کنواں، بیر غرس، باغ سلمان فارسی، غار سجدہ، میدان بدر اور میدان خاک شفاء ان سب کو صرف اس وجہ سے قابض سعودی حکومت نے بند کردیا کہ مسلمانوں کے دل ان نشانیوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

8...... اب ان سعودیوں کی نظریں ولادیت گاہ رسول اور گنبد خضراء پر ہیں اور موقع کی تلاش میں ہیں کہ انہیں بھی مسمار کردیا جائے۔

9...... لوگ کہتے ہیں کہ انہیں یہ حکومت اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے یاد رکھئے، سچائی سے چشم پوشی نہیں کرنی چاہئے۔ انہوں نے حکومت ترکیوں سے چھینی ہے لہذا یہ قابض ہیں۔

ذاکر نائیک کے عقائد و نظریات

دور حاضر کا مشہور اسکالر، کوٹ ٹائی میں ملبوس ماڈرن اسلام کا شیدائی ڈاکٹر ذاکر نائیک بھی غیر مقلدین اہلحدیث فرقے سے تعلق رکھتا ہے کچھ عرصے قبل نجی ٹی وی چینل سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر شاہد مسعود کے ایک سوال کے جواب میں اس نے کہا کہ میرا تعلق اہلحدیث فرقے سے ہے اور میں ذاتی طور پر اہلحدیث ہوں۔

(جیوٹی وی انٹرویو 2008ئ)

نتیجہ

ڈاکٹر ذاکر نائیک کے جواب سے واضح ہوگیا ہے کہ جو عقائد غیر مقلدین فرقے کے ہیں، وہی عقائد ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی ڈاکٹر ذاکر نائیک نے جو شعائر اسلام کے خلاف باتیں کیں ہیں وہ بھی ملاحظہ ہوں۔

1:۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک سے اگر ہندو سوال کرے گا تو جواب میں اس کو وہ میرے بھائی کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ (کتاب: خطباتِ ذاکر نائیک صفحہ نمبر 259 سٹی بک پوائنٹ اردو بازار کراچی)

تبصرہ:... ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے کیا کبھی کافر مسلمان کا بھائی ہو سکتا ہے؟

2:۔ قرآن و حدیث میں یہ ذکر کہیں بھی نہیں ہے کہ عورتیں مساجد میں نہیں جاسکتیں۔ (کتاب: خطباتِ ذاکر نائیک صفحہ نمبر 272 سٹی بک پوائنٹ اردو بازار کراچی)

تبصرہ:... کیاذاکرنائیک نے تمام حدیثیں پڑھ لیں؟

3:۔اسلام میں فرقوں کی گنجائش نہیں ہے۔(کتاب: خطباتِ ذاکرنائیک صفحہ نمبر 316 مطبوعہ سٹی بک پوائنٹ اردو بازار لاہور)

تبصرہ:... جب ڈاکٹر ذاکرنائیک کے نزدیک فرقوں کی گنجائش نہیں ہے تو پھر ٹی وی چینلز پر اپنے آپ کو اہلحدیث فرقے کا مولوی کیوں کہلواتا ہے؟

4:۔جب کسی مسلمان سے پوچھا جاتا ہے کہ تم کون ہو عموماً جواب یہ ملتا ہے کہ میں سنی ہوں یا میں شیعہ ہوں اسی طرح کچھ لوگ اپنے آپکو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کہتے ہیں اور کوئی یہ کہتا ہے کہ میں دیوبندی ہوں یا بریلوی ہوں۔ایسے لوگوں سے پوچھا جاسکتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کیا تھے؟ کیا وہ حنبلی، شافعی، حنفی یا مالکی تھے؟ بالکل نہیں۔

(کتاب: خطباتِ ذاکرنائیک صفحہ نمبر 317 سٹی بک پوائنٹ اردو بازار کراچی)

تبصرہ: ... جب رسول اللہ ﷺ سنی، حنبلی، حنفی، شافعی اور مالکی نہ تھے تو کیا حضور ﷺ اہلحدیث تھے؟ بالکل نہیں۔

5:۔حضور ﷺ لکھنا، پڑھنا نہیں جانتے تھے۔(معاذاللہ)

(خطبات ذاکرنائیک صفحہ نمبر 58`57)

تبصرہ:... ڈاکٹر ذاکرنائیک اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی بیان کی ہوئی حدیثیں پڑھ کر خود کو پڑھا لکھا ظاہر کرتا ہے اور جن کی حکمت و دانائی سے بھرپور حدیثیں بیان کرتا ہے اس نبی ﷺ کے متعلق یہ لکھتا ہے کہ وہ (معاذاللہ) پڑھے لکھے نہ تھے دوسری زبان میں یوں سمجھ لیں کہ نائیک نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ان پڑھ لکھا۔کیا اپنے نبی ﷺ کو ان پڑھ کہنے والا خود پڑھا لکھا ہوسکتا ہے؟ یا جاہل؟

6:۔تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک ہیں۔(طلاق کے عنوان سے سی ڈی میں بیان)

تبصرہ:... تین طلاق کے تین ہونے پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے اور ڈاکٹر ذاکر

نائیک کے نزدیک تین طلاقیں ایک ہیں لہذا اجماع امت کا انکار کرنے والا گمراہ ہے۔

7:۔معرکۂ کربلا سیاسی جنگ تھی اور یزید پلید کو (رحمۃ اللہ علیہ) کہا۔(مشہور سی ڈی سوالات کے جوابات' سی ڈی ادارے کے پاس موجود ہے)

تبصرہ:... ڈاکٹر ذاکر نائیک نے معرکۂ کربلا کو سیاسی جنگ قرار دے کر گھرانہ اہلبیت کی قربانیوں کا مذاق اڑایا ہے اور دشمن اسلام اور دشمن اہلبیت یزید پلید کو رحمۃ اللہ علیہ کہہ کر ثابت کر دیا ہے کہ میں یزیدی ہوں۔

8:۔مزارات پر حاضری دینا' غیر اللہ کا وسیلہ پیش کرنا اور میلاد کی محافل کا انعقاد شرک ہے۔

تبصرہ:... ڈاکٹر ذاکر نائیک دراصل ہندوستان کے شہر مدراس کا رہنے والا ہے یعنی مدراسی ہے نہ وہ کسی دار العلوم سے فارغ التحصیل ہے وہ عالم دین نہیں ہے اپنی طرف سے جو جواب سمجھ میں آتا ہے وہ دینا شروع کر دیتا ہے اگر وہ واقعی عالم دین ہوتا تو ایسے جوابات ہرگز نہ دیتا لہذا ذاکر نائیک سے ہماری گزارش ہے کہ وہ علم دین سیکھ لے تاکہ گمراہیت سے بچ جائے۔

9:۔فجر کی سنتوں کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے مولویوں نے اسے اہمیت والا بنا دیا ہے۔(پروگرام پیس ٹی وی چینلز 2007)

تبصرہ:... ڈاکٹر ذاکر نائیک اگر صحاح ستہ پڑھ لیتا یعنی بخاری شریف' مسلم شریف' ابوداؤد شریف وغیرہ پڑھ لیتا تو کبھی اس طرح اہمیت والی عبادت کو غیر اہم قرار نہ دیتا مگر افسوس کہ اس نے کبھی علم سیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

10:۔ذاکر نائیک سے کوئی بھی سوال کیا جائے تو فوراً جواب آتا ہے سورہ انفال آیت 17 حالانکہ کوئی شخص بھی اس طرح برجستہ جواب نہیں دے سکتا میں ڈاکٹر ذاکر نائیک پر الزام نہیں لگاتا آپ خود ہی تحقیق کر لیں جو یہ آیت نمبر بتاتا ہے اس سوال کا جواب اس

آیت میں ہوتا ہی نہیں ہے یعنی اپنی طرف سے آیت نمبر کہہ کر قرآنی آیت کا مفہوم بتا کر آگے بڑھ جاتا ہے، تحقیق ضرور کیجئے گا۔

محترم بھائیو! یہ تو چند جھلکیاں ڈاکٹر ذاکر نائیک کے عقائد کی تھیں۔ اس کے علاوہ جتنے اہلحدیث فرقے کے عقائد و نظریات ہیں یہ انہی عقائد و نظریات پر کار بند ہے لہذا عوام الناس کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کے خطبات سننے سے پرہیز کریں یاد رکھئے تقابل ادیان کا علم رٹ لینے سے فقط کوئی عالمی مذہبی اسکالر نہیں بن جاتا بلکہ علم کے ساتھ رب کا فضل بھی ہونا چاہئے جو صرف سنی صحیح العقیدہ شخص کو ہی مل سکتا ہے۔

جماعت المسلمین نامی فرقے کے عقائد ونظریات

فرقہ مسعودیہ یعنی جماعت المسلمین نامی انتہا پسند اور گمراہ فرقوں کی فہرست میں ایک جدید اضافہ ہے اسکے فرقے کا بانی، امیر اور امام مسعود احمد BSC ہے جو اس فرقے کی تشکیل سے قبل غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کی مختلف فرقہ وارانہ جماعتوں کیساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے کفر وشرک کے دلدل میں بری طرح پھنسا ہوا تھا یہ اعتراف خود مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر ۴ پر کیا ہے۔

مولوی مسعود احمد اہل حدیث فرقے میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد 1385 میں جماعت المسلمین کا قیام عمل میں لایا یہ فرقہ مسعودیہ جو کہ جماعت المسلمین کا قیام عمل میں لایا یہ فرقہ مسعودیہ جو کہ جماعت المسلمین کے نام سے کام کر رہا ہے یہ اہل حدیث سے ملتا جلتا ہے اسکے عقائد غیر مقلدانہ ہیں۔

فرقہ مسعودیہ کے باطل عقائد

عقیدہ: جماعت المسلمین فرقہ صحیح ہے باقی تمام لوگ بے دین وگمراہ ہیں یہ جماعت المسلمین فرقے کا عقیدہ ہے۔

عقیدہ: امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام ابن حنبل، امام مالک علیہم الرضوان ان کی تقلید حرام ہے۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام والمسلمین کے صفحہ نمبر 639 پر صرف دس ازواجِ مطہرات کو شامل کیا جبکہ تین ازواج مطہرات کا ذکر مناسب نہ سمجھا۔

اس طرح اولادرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عنوان قائم کر کے اپنی کتاب میں لکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ذکر ملتا ہے۔باقی سب (معاذ اللہ) جھوٹ ہے۔مولوی مسعود نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صاحبزادہ لکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم کا مذاق اڑایا۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر 197 پر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کم فہم سوء ظن اور گناہ میں مبتلا لکھا ہے۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام والمسلمین کے صفحہ نمبر 641 پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جھوٹا اور گناہگار لکھا ہے۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاش حق کے صفحہ نمبر 54 پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے خلاف بات کی ہے کیونکہ رفع یدین نہ کرنے والی حدیث انہی سے روایت ہے۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاشِ حق کے صفحہ نمبر 177 / 181 پر لکھتا ہے کہ جو امام مقتدیوں کو اپنے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا موقع نہ دے وہ بدعتی ہے۔

آگے اپنی کتاب بدعت حسنہ کی شرعی حیثیت نامی کتاب کے صفحہ نمبر 9 پر لکھتا ہے کہ بدعت کفر ہے سب سے بدتر کام تو کفر اور شرک کے کام ہیں لٰہذا بدعت کفر اور شرک سے کسی طرح کم نہیں۔

عقیدہ: مولوی مسعود احمد صلوٰۃ تراویح اور صلوٰۃ تہجد دونوں کو ایک ہی نماز قرار دیتے ہیں اسکا ذکر انہوں نے اپنی کتاب منہاج المسلمین ص 219، ص 283 اور تاریخ الاسلام والمسلمین کے ص 115 پر کیا ہے کہ قیام رمضان دراصل قیام اللیل یا تہجد ہی ہے قیام رمضان کو گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (بحوالہ: منہاج المسلمین ص 283)

اس کے علاوہ بھی بہت سی بکواس اور کفریات فرقہ مسعودیہ کے ہیں جماعت المسلمین کے لوگ اب بھی ان کتابوں کو مانتے ہیں اور یہی عقیدہ رکھتے ہیں لیکن آپ کے سامنے میٹھے میٹھے بول بولیں گے تاکہ لوگ ان کے قریب آئیں اور یہ لوگوں کو گمراہ کرسکیں۔

فرقہ مسعودیہ المعروف جماعت المسلمین کی ہر جھوٹی بڑی کتابوں میں پمفلٹ میں پوسٹروں میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہوتی ہے۔

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم.......... صرف اللہ.......... غیر اللہ نہیں

ہمارا امام.... صرف ایک.... یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.... امتی نہیں

ہمارا دین.... صرف ایک........ یعنی اسلام.... فرقہ وارانہ نام نہیں

ہمارا نام....... صرف ایک.......... یعنی مسلم........ فرقہ وارانہ نہیں

ہماری محبت کی بنیاد.... صرف ایک....... یعنی اللہ تعالیٰ.... دنیاوی تعلقات نہیں

ہمارے فخر کا سبب....... صرف ایک....... یعنی ایمان....... وطن و زبان نہیں

اس خوبصورت دعوت کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کے سامنے یہ عقائد پیش کرتے ہیں اور اندر کتابوں میں کفریات کی بھر مار ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فرقے کے شر سے بچائے آمین

فتنہ غامدیہ (جاوید احمد غامدی) کے عقائد ونظریات

موجودہ مادیت کے دور میں جہاں ہر طرف بے راہ روی اور گمراہیت کا بازار گرم ہے، وہیں میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ بعض نام نہاد مذہبی اسکالرز مسلمانوں میں فتنہ فساد اور انتشار پھیلا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کوئی علمی مقام نہیں ہے۔ یہ لوگ چند قرآنی آیات اور احادیث یاد کر کے ایک دو گھنٹے اپنی طرف سے ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ سامعین کو یوں لگے کہ جیسے ان سے بڑا عالم شاید ہی عالم اسلام میں کوئی ہوگا۔

ایسے لیکچر دینے والوں کا تکیہ کلام اکثر یہ ہوتا ہے کہ ''میں نہیں سمجھتا'' ''میں نہیں سمجھتا'' یعنی کہ حق اور سچ بیان کرنے کے بجائے اپنی ناقص عقل کے گھوڑے دوڑاتے نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات یہ اتنی تیز رفتاری کے ساتھ گفتگو کررہے ہوتے ہیں کہ خود ان کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ لوگ کیا بول رہے ہیں انہی اسکالروں میں سے ایک جاوید غامدی بھی ہیں۔ جاوید غامدی میڈیا پر جس اسلام کو پیش کررہے ہیں، وہ سرکار اعظم ﷺ کا اسلام نہیں ہے بلکہ وہ نیچری اور پرویزی فکر کی ترجمانی کررہے ہیں، جس کا صحابہ کرام وتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور کے اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ذیل میں غامدی کے اس نئے اسلام کے شجر سے پھوٹنے والے برگ بار کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

غامدی کے عقائد ونظریات

1.....قران کی صرف ایک ہی قرأت درست ہے، باقی قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں۔

2.....وسیلے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں

3.....قرآن کے متشابہ آیات کا بھی ایک واضح اور قطعی مفہوم سمجھا جاسکتا ہے۔

4......سورہ نصر مکی ہے۔

5......قرآن میں اصحاب الاخدود سے مراد دور نبوی کے قریش کے فراعنہ ہیں۔

6......سورہ لہب میں ابولہب سے مراد قریش کے سردار ہیں۔

7......اصحاب الفیل قریش کے پتھراؤ اور آندھی سے ہلاک ہوئے تھے۔

8......سنت قرآن سے مقدم ہے۔

9......سنت کی ابتداء سرکار سے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوتی ہے۔

10......سنت صرف ستائیس اعمال کا نام ہے۔

11......سنت کا ثبوت اجماع اور عملی تواتر سے ہوتا ہے۔

12......حدیث سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔

13......حضور ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے بھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔

14......ابن شہاب زہری کی کوئی روایت بھی قبول نہیں کی جاسکتی، وہ ناقابل اعتبار راوی ہے۔

15......دین کے مصادر میں دین فطرت کے حقائق، سنت ابراہیمی اور قدیم صحائف بھی شامل ہیں۔

16......معروف اور منکر کا تعین انسانی فطرت کرتی ہے۔

17......نبی ﷺ کے وصال کے بعد کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

18......عورتیں بھی باجماعت نماز میں امام کی غلطی پر بلند آواز سے "سبحان اللہ" کہہ سکتی ہیں۔

19......زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر نہیں ہے۔

20......ریاست کسی بھی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔

21......بنو ہاشم کوزکوٰۃ دینا جائز ہے۔

22......اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) پر دی جاسکتی ہے۔

23......دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا۔

24......قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہوسکتی ہے۔

25......عورت اور مرد کی دیت برابر ہے۔

26......اب مرتد کی سزائے قتل باقی نہیں ہے۔

27......زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ، دونوں کی سزا صرف سو کوڑے ہے۔

28......چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

29......شراب نوشی پر کوئی شرعی سزا نہیں

30......عورت کی گواہی حدود کے جرائم میں بھی معتبر ہے۔

31......عصر دعہد نبوی ﷺ کے عرب کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے وارث نہیں ہوسکتے۔

32......صرف بیٹیاں وارث ہوں تو ان کو بچے ہوئے ترکے کا دو تہائی حصہ ملے گا۔

33......سور کی کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور ان کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

34......عورت کے لئے دوپٹہ پہننے کا شرعی حکم نہیں ہے۔

35......کھانے کی صرف چار چیزیں حرام ہیں۔ خون، مردار، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ۔

36......کئی انبیاء کرام قتل ہوئے مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا۔

37 حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

38......یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔

39...... جہاد وقتال کے بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے

40...... جہاد وقتال کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب متفرح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔

41...... عورت مردوں کی امامت کراسکتی ہے۔

42...... عورت نکاح خواں بن سکتی ہے۔

43...... موسیقی جائز ہے۔

44...... جاندار چیزوں کی تصاویر بنانا جائز ہے

45...... مردوں کے لئے داڑھی رکھنا دین کی رو سے ضروری نہیں

46...... ہندو مشرک نہیں ہے

47...... مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے جائز ہے

48...... ہم جنسی ایک فطری چیز ہے اس لئے جائز ہے

49...... اگر بغیر سود کے قرضہ نہ ملتا ہو تو سود پر قرضہ لے کر گھر بنانا جائز اور حلال ہے

50...... قیامت کے قریب کوئی امام مہدی نہیں آئے گا۔

51...... مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں، یہودیوں کا حق ہے

متفقہ اسلامی عقائد واعمال

(1) قرآن مجید کی 7 یا 10 (سبعہ یا عشرہ) قرائتیں متواتر اور صحیح ہیں

(2) قرآن حدیث سے وسیلے کی اہمیت واضح ہے

(3) قرآن کی متشابہ آیات کا واضح اور قطعی متعین نہیں کیا جاسکتا

(4) سورہ نصر مدنی ہے

(5) اصحاب الاخدود کا واقعہ بعثت نبوی علیہ السلام سے پہلے کا ہے

(6) سورہ لہب میں ابولہب سے مراد نبی ﷺ کا چچا ہے۔

(7) اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل پر ایسے پرندے بھیجے جنھوں نے ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔

(8) قرآن مجید سنت پر مقدم ہے۔

(9) سنت حضرت محمد ﷺ سے شروع ہوتی ہے۔

(10) سنتیں سینکڑوں کی تعداد میں ہے

(11) سنت کے ثبوت کے لئے اجماع شرط نہیں

(12) حدیث سے بھی اسلامی عقائد اور اعمال ثابت ہوتے ہیں۔

(13) رسول اللہ ﷺ نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے بہت اہتمام کیا تھا۔

(14) امام ابن شہاب زہری علیہ الرحمہ فقیہ اور معتبر ہیں اور ان کی روایات قابل قبول ہیں۔

(15) دین و شریعت کے مصادر و ماخذ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس (اجتہاد ہیں)

(16) معروف و منکر کا تعین وحی الٰہی سے ہوتا ہے

(17) جو شخص بھی ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے، اسے کافر قرار دیا جا سکتا ہے۔

(18) امام کی غلطی پر عورتوں کے لئے بلند آواز میں "سبحان اللہ" کہنا جائز نہیں ہے۔

(19) زکوٰۃ کا نصاب منصوص اور مقرر شدہ ہے۔

(20) اسلامی ریاست کسی چیز یا شخص کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں کر سکتی ہے۔

(21) بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں

(22) اسلامی شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جاسکتی ہے

(23) دیت کا حکم اور قانون ہمیشہ کے لئے ہے

(24) قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل نہیں ہوسکتی

(25) عورت کی دیت آدھی اور مرد کی مکمل ہے

(26) اسلام میں مرتد کے لئے قتل کی سزا ہمیشہ کے لئے ہے

(27) شادی شدہ زانی کی سزا از روئے سنت سنگساری ہے

(28) چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا سنت سے ثابت ہے۔

(29) شراب نوشی کی شرعی سزا ہے جو اجماع کی رو سے اسی کوڑے مقرر ہیں

(30) حدود کے جرائم میں عورت کی شہادت معتبر نہیں

(31) کوئی کافر کسی مسلمان کا کبھی وارث نہیں ہوسکتا

(32) میت کی اولاد میں صرف بیٹیاں ہی ہوں تو ان کو کل ترکے کا دوتہائی حصہ دیا جائے گا

(33) خنزیر نجس العین ہے لہذا اس کی کھال اور دوسرے اجزاء کا استعمال اور تجارت حرام ہے۔

(34) عورت کے لئے دوپٹہ اور اوڑھنی پہننے کا حکم قرآن مجید کی سورہ نور کی 31 ویں آیت سے ثابت ہے

(35) کھانے کی اور بہت سی چیزیں بھی حرام ہیں جیسے کتے اور پالتو گدھے کا گوشت

(36) از روئے قرآن بہت سے نبیوں اور رسولوں کو قتل کیا گیا

(37) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھا لئے گئے تھے۔ وہ قرب قیامت میں آکر دجال کو قتل کریں گے۔

(38) یہ قرب قیامت کی دو الگ الگ نشانیاں ہیں۔ دجال دائیں آنکھ سے کانا یہودی شخص ہوگا۔

(39) جہاد وقتال ایک شرعی فریضہ ہے

(40) کفار کے خلاف جہاد کا حکم ہمیشہ کیلئے ہے اور ذمیوں سے جزیہ لیا جاسکتا ہے۔

(41) عورت مردوں کی امامت نہیں کرسکتی۔

(42) عورت نکاح خواں نہیں بن سکتی

(43) موسیقی ناجائز ہے (سرکار ﷺ نے فرمایا، میں آلات اور موسیقی کو مٹانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں)

(44) حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ جب تصویر رکھنا حرام تو بنانا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

(45) مردوں کا داڑھی رکھنا سنت ہے داڑھی منڈوانا حرام ہے

(46) ہندو مشرک ہے

(47) مسلمان لڑکی کی شادی ہندو سے نہیں ہوسکتی

(48) ہم جنس پرستی سخت گناہ ہے

(49) سود لینا ہر حالت میں حرام ہے

(50) احادیث میں یہ بات موجود ہے کہ قرب قیامت میں امام مہدی رضی اللہ عنہ تشریف لائیں گے۔

(51) مسجد اقصیٰ پر ہر دور میں حق اہل ایمان کا ہی رہا ہے

جاوید احمد غامدی کی تحریروں کے مستند حوالہ جات

1 ..... (الف) قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے اور جسے مغرب کے چند

علاقوں کو چھوڑ کر پوری دنیا میں امت مسلمہ کی عظیم اکثریت اس وقت تلاوت کر رہی ہے۔ یہ تلاوت جس قرأت کے مطابق کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی دوسری قرأت نہ قرآن ہے اور نہ اسے قرآن کی حیثیت سے پیش کیا جاسکتا ہے (میزان ص 25-26، طبع دوم، اپریل 2002، لاہور)

(ب) یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن ایک ہی قرأت ہے...... اس کے علاوہ سب قرأتیں فتنہ عجم کی باقیات ہیں (میزان ص 32، طبع دوم، اپریل 2002)

2...... غیر اللہ کے وسیلے سے دعا کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں

3...... یہ بات ہی صحیح نہیں ہے کہ محکم اور متشابہ کو ہم پورے یقین کے ساتھ ایک دوسرے سے ممیز نہیں کر سکتے یا متشابہات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ متشابہات کا مفہوم سمجھنا ممکن نہیں ہے (میزان ص 34-35، طبع دوم، اپریل 2002)

4...... سورہ کافروں کے بعد اور لہب سے پہلے اس سورہ (النصر) کے مقام سے واضح ہے کہ سورہ کوثر کی طرح یہ بھی ام القری مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے مرحلہ ہجرت و برأت میں آپ کے لئے ایک عظیم بشارت کی حیثیت سے نازل ہوئی ہے (البیان ص 252، مطبوعہ ستمبر 1998)

5...... قتل اصحب الاخدود ٥ النار ذات الوقود (البروج 4-5) قریش کے ان فراعنہ کو جہنم کی وعید ہے جو مسلمانوں کو ایمان سے پھیرنے کے لئے ظلم وستم کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اگر اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو دوزخ کی اس گھاٹی میں پھینک دیئے جائیں گے جو ایندھن سے بھری ہوئی ہے۔

(البیان ص 175، طبع ستمبر 1998)

6...... تبت یدآ ابی لھب وتب (ترجمہ: ابولہب کے بازو ٹوٹ گئے اور خود بھی ہلاک

ہوا) (تفسیر: بازو ٹوٹ گئے ...... یعنی اس کے اعوان وانصار ہلاک ہوئے اور اس کی سیاسی قوت ختم ہوگئی (البیان ص 260، مطبوعہ ستمبر 1998)

7...... اللہ تعالیٰ نے ساف وحاصب کے طوفان سے انہیں (اصحاب الفیل کو) اس طرح پامال کیا کہ کوئی ان کی لاشیں اٹھانے والا نہ رہا۔ وہ میدان میں پڑی تھیں اور گوشت خور پرندے انہیں نوچنے اور کھانے کے لئے ان پر جھپٹ رہے تھے۔ آیت کا مدعا یہ ہے کہ تمہاری (قریش کی) مدافعت اگرچہ ایسی کمزور تھی کہ تم پہاڑوں میں چھپے ہوئے، انہیں کنکر پتھر مار رہے تھے، لیکن جب تم نے حوصلہ کیا اور جو کچھ تم کر سکتے تھے، کر ڈالا تو اللہ نے اپنی سنت کے مطابق تمہاری مدد کی اور ساف اور حاصب کا طوفان بھیج کر اپنی ایسی شان دکھائی کہ انہیں کھایا ہوا بھوسا بنا دیا۔ (البیان، تفسیر سورہ الفیل ص 240-241)

8...... سنت قرآن کے بعد نہیں بلکہ قرآن سے مقدم ہے (میزان ص 52، طبع دوم، اپریل 2002)

9...... (الف) سنت کا تعلق تمام تر عملی زندگی سے ہے، یعنی وہ چیزیں جو کرنے کی ہیں...... علمی نوعیت کی کوئی چیز بھی سنت نہیں ہے اسکا دائرہ کرنے کے کام ہیں (میزان ص 65، طبع دوم اپریل 2002)

(ب) سنت سے ہماری مراد دین ابراہیم کی وہ روایت ہے جسے نبی ﷺ نے اس کی تجدید واصلاح کے بعد اس میں بعض اضافوں کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں دین کی حیثیت سے جاری فرمایا ہے (میزان ص 10، طبع دوم، اپریل 2002 لاہور)

10...... اس (سنت) کے ذریعہ سے جو دین ہمیں ملا ہے، وہ یہ ہے:

(۱) اللہ کا نام لے کر اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا

(۲) ملاقات کے موقع پر السلام علیکم اور اس کا جواب

(۳) چھینک آنے پر الحمد للہ اور اس کے جواب میں یرحمک اللہ

(۴) نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت

(۵) مونچھیں پست رکھنا

(۶) زیر ناف کے بال مونڈنا

(۷) بغل کے بال صاف کرنا

(۸) لڑکوں کا ختنہ کرنا

(۹) بڑھے ہوئے ناخن کاٹنا

(۱۰) ناک، منہ اور دانتوں کی صفائی

(۱۱) استنجا

(۱۲) حیض ونفاس میں زن وشوہر کے تعلق سے اجتناب

(۱۳) حیض ونفاس کے بعد غسل

(۱۴) غسل جنابت

(۱۵) میت کا غسل

(۱۶) تجہیز وتکفین

(۱۷) عید الفطر

(۱۸) عید الاضحیٰ

(۱۹) اللہ کا نام لے کر جانوروں کا تزکیہ

(۲۰) نکاح وطلاق اور اس کے متعلقات

(۲۱) زکوٰۃ اور اس کے متعلقات

(۲۲) نماز اور اس کے متعلقات

(۲۳) روزہ اور صدقہ فطر

(۲۴) اعتکاف

(۲۵) قربانی اور

(۲۶) حج وعمرہ اوراس کے متعلقات۔

سنت یہی ہے اوراس کے بارے میں یہ بالکل قطعی ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں اور قرآن مجید میں کوئی فرق نہیں (میزان ص 10، طبع دوم، اپریل 2002، لاہور)

11 ...... سنت یہی ہے اوراس کے بارے میں یہ بالکل قطعی ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں اور قرآن میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ جس طرح صحابہ کے جاماںی اور قولی تواتر سے ملا ہے، یہ اسی طرح ان کے اجماع اور عملی تواتر سے ملی ہے اور قرآن ہی کی طرح ہر دور میں امت کے اجماع سے ثابت قرار پائی ہے۔ (میزان ص 10، طبع دوم، اپریل 2002)

12 ...... اس (حدیث) سے دین میں کسی عقیدہ وعمل کا کوئی اضافہ نہیں ہوتا (میزان ص 64، طبع دوم، اپریل 2002)

13 ...... نبی ﷺ کے قول وفعل اور تقریر وتصویب کی روایتیں جو زیادہ تر اخبار احادیث کے طریقے پر نقل ہوئی ہیں اور جنہیں اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے، ان کے بارے میں یہ دو باتیں ایسی واضح ہیں کہ کوئی صاحب علم انہیں ماننے سے انکار نہیں کرسکتا۔ ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی حفاظت اور تبلیغ واشاعت کے لئے کبھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔ دوسری یہ کہ ان سے جو علم حاصل ہوتا ہے، وہ کبھی علم یقین کے درجے تک نہیں پہنچتا (میزان حصہ دوم ص 68، طبع اپریل 2002، لاہور)

14 ...... ان (امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ) کی کوئی روایت بھی بالخصوص اس طرح کے اہم معاملات میں قابل قبول نہیں ہوسکتی (میزان ص 31، طبع دوم، اپریل 2002)

15 ...... قرآن کی دعوت اس کے پیش نظر جن مقدمات سے شروع ہوتی ہے وہ یہ ہیں (۱) دین فطرت کے حقائق (۲) سنت ابراہیمی (۳) نبیوں کے صحائف (میزان طبع دوم ص

48، مطبوعہ اپریل 2002)

16 ...... معروف ومنکر ...... وہ باتیں (ہیں) جو انسانی فطرت میں خیر کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہیں اور وہ جن سے فطرت ابا کرتی اور انہیں برا سمجھتی ہے...... انسانی ابتداء سے ہی معروف ومنکر، دونوں کو پورے شعور کے ساتھ بالکل الگ الگ پہچانتا ہے (میزان ص 49، طبع دوم، اپریل 2002)

17 ...... کس کو کافر قرار دینا ایک قانونی معاملہ ہے، پیغمبر اپنے الہامی علم کی بنیاد پر کسی گروہ کی تکفیر کرتا ہے...... یہ حیثیت اب کسی کو حاصل نہیں (ماہنامہ اشراق دسمبر 2002، ص 55-54)

18 ...... امام غلطی کرے اور اس پر خود متنبہ نہ ہو تو مقتدی اسے متنبہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ ''سبحان اللہ'' کہیں گے۔ عورتیں اپنی آواز بلند کرنا پسند نہ کریں تو نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ ہاتھ مار کر متنبہ کردیں (قانون عبادات ص 84، مطبوعہ اپریل 2005)

20-19 ...... ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی چیز کو زکوۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے اور جن چیزوں سے زکواۃ وصول کرے، ان کے لئے عام دستور کے مطابق کوئی نصاب بھی مقرر کر سکتی ہے۔ (قانون عبادات ص 119، طبع اپریل 2005)

21 ...... بنی ہاشم کے فقراء ومساکین کی ضرورتیں بھی زکوۃ کے اموال سے اب بغیر کسی تردد کے پوری کی جاسکتی ہے (قانون عبادات ص 119، طبع اپریل 2005)

22 ...... (الف) ان دو جراء (قتل نفس اور فساد فی الارض کے سوا، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے، کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے (برہان ص 143، طبع چہارم جون 2006)......

(ب) اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم (قتل نفس اور

فسادفی الارض) کو چھوڑ کر فرد ہو یا حکومت ، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے در پے ہو اور اسے قتل کر ڈالے (میزان ص 283 ،طبع دوم اپریل 2002)

23...... چنانچہ اس (قران) نے اس (دیت کے) معاملہ میں ''معروف'' کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ قرآن کے اس حکم کے مطابق ہر معاشرہ اپنے ہی معروف کا پابند ہے۔ ہمارے معاشرے میں دیت کا کوئی قانون چونکہ پہلے سے موجود نہیں ہے۔ اس وجہ سے ہمارے ارباب حل وعقد کو اختیار ہے کہ چاہیں تو عرب کے اس دستور کو برقرار رکھیں اور چاہیں تو اس کی کوئی دوسری صورت تجویز کریں۔ وہ جو صورت بھی اختیار کریں گے، معاشرہ اسے قبول کر لیتا ہے تو ہمارے لئے وہی ''معروف'' قرار پائے گی۔ (برہان ص 18-19، طبع چہارم جون 2006)

25-24...... اسلام نے دیت کی کسی خاص مقدار کا ہمیشہ کے لئے تعین کیا ہے، نہ عورت اور مرد، غلام اور آزاد اور کافر اور مومن کی دیتوں میں کسی فرق کی پابندی ہمارے لئے لازم ٹھہرائی ہے (برہان ص 18 ،طبع چہارم جون 2006)

26...... لیکن فقہاء کی یہ رائے (کہ ہر مرتد کی سزا قتل ہے) محل نظر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم (کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے، اسے قتل کر دو) تو بے شک ثابت ہے مگر ہمارے نزدیک یہ کوئی حکم عام نہ تھا، بلکہ صرف انہی لوگوں کے ساتھ خاص تھا، جن میں آپ کی بعثت ہوئی اور جن کے لئے قرآن مجید میں امیین یا مشرکین کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے (برہان ص 140 ،طبع چہارم جون 2006)

27......سورہ نور میں...... زنا کے عام مرتکبین کے لئے ایک متعین سزا ہمیشہ کے لئے مقرر کر دی گئی...... زانی ، مرد ہو یا عورت ، اس کا جرم اگر ثابت ہو جائے تو اس کی پاداش میں اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ (میزان ص 299 ,300 ،طبع دوم اپریل 2002)

28...... قطع ید کی یہ سزا (جزاء بما کسبا نکالا من اللہ) ہے۔ لہذا مجرم کو دوسروں کے

لئے عبرت بنا دینے میں عمل اور پاداش عمل کی مناسبت جس طرح یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے (میزان ص 206-307، طبع دوم اپریل 2002)

29......(الف) یہ بالکل قطعی ہے کہ حضور ﷺ نے اگر شراب نوشی کے مجرموں کو پٹوایا تو شارع کی حیثیت سے نہیں، بلکہ مسلمانوں کے حکمرانوں کے حیثیت سے پٹوایا اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے خلفاء نے بھی ان کے لئے چالیس کوڑے اور اسی کوڑے کی یہ سزائیں اسی حیثیت سے مقرر کی ہیں چنانچہ ہم پورے اطمینان کے ساتھ یہ کہتے ہیں یہ کوئی حد نہیں، بلکہ محض تعزیر ہے جسے مسلمانوں کا نظم اجماعی اگر چاہے تو برقرار رکھ سکتا ہے اور چاہے تو اپنے حالات کے لحاظ سے اس میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے (برہان ص 139، طبع چہارم جون 2006)

(ب) یہ (شراب نوشی پر 80 کوڑوں کی سزا) شریعت ہرگز نہیں ہوسکتی (برہان ص 138، طبع چہارم جون 2006)

30......حدود کے جرائم ہوں یا ان کے علاوہ کسی جرم کی شہادت، ہمارے نزدیک یہ قاضی کی صوابدید پر ہے کہ وہ کس کی گواہی قبول کرتا ہے اور کس کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ اس میں عورت اور مرد کی تخصیص نہیں ہے (برہان ص 27، طبع چہارم جون 2006)

31......نبی کریم ﷺ نے اسی (قرابت نافعہ) کے پیش نظر جزیرہ نمائے عرب مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے بارے میں فرمایا (لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم) (بخاری رقم 64-67) نہ معلمان ان میں سے کسی کافر کے وارث ہوں گے اور نہ یہ کافر کسی مسلمان کے۔ یعنی اتمام حجت کے بعد جب یہ منکرین حق خدا اور مسلمانوں کے کھلے دشمن بن کر سامنے آگئے ہیں تو اس کے لازمی نتیجے کے طور پر قرابت کی منفعت بھی ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی۔ چنانچہ یہ اب آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے (میزان ص 171، طبع دوم، اپریل 2002 لاہور)

32...... (الف) اولاد میں دو یا دو سے زائد لڑکیاں ہی ہوں تو انہیں بچے ہوئے ترکے کا دو تہائی دیا جائے گا (میزان حصہ اول ص 70 طبع مئی 1985)

(ب) وہ سب (والدین اور زوجین کے حصے) لازماً پہلے دیئے جائیں گے اور اس کے بعد جو کچھ بچے گا صرف وہی اولاد میں تقسیم ہوگا۔ اگر تنہا ہوں تو انہیں بھی یہی ملے گا اور لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو ان کے لئے بھی یہی قاعدہ ہوگا۔ اسی طرح میت کی اولاد میں اگر تنہا لڑکیاں ہی ہوں تو انہیں بھی اس بچے ہوئے ترکے ہی کا دو تہائی یا آدھا دیا جائے گا۔ ان کے حصے پورے ترکے میں کسی سے حال میں ادا نہ ہوں گے (میزان ص 168، طبع اپریل 2002)

33...... (الف) ان علاقوں میں جہاں سور کا گوشت بطور خوراک استعمال کیا جاتا، وہاں سور کی کھال اور دوسرے جسمانی اعضاء کو تجارت اور دوسرے مقاصد کے لئے استعمال کرنا ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا (ماہنامہ اشراق شمارہ اکتوبر 1998ء ص 79)

(ب) یہ سب چیزیں (خون، مردار، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ) جس طرح کہ قرآن کی ان آیات سے واضح ہے، صرف خورد و نوش کے لئے حرام ہیں۔ رہے ان کے دوسرے استعمالات تو وہ بالکل جائز ہیں (میزان ص 320، طبع دوم اپریل 2002)

34...... دوپٹہ ہمارے ہاں مسلمانوں کی تہذیبی روایت ہے۔ اس بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ دوپٹے کو اس لحاظ سے پیش کرنا کہ یہ شرعی حکم ہے، اس کا کوئی جواز نہیں (ماہنامہ اسراق شمارہ مئی 2002، ص 47)

35...... اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعہ اسے (انسان) کو بتایا کہ سور، خون، مردار اور خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کئے گئے جانور بھی کھانے کے لئے پاک نہیں ہیں اور انسان کو ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس معاملے میں شریعت کا موضوع اصلاً یہ چار ہی چیزیں ہیں۔ قرآن نے بعض جگہ (قل لا احد فیما ارجی الی) اور بعض جگہ (انما) کے

الفاظ میں پورے حصر کے ساتھ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہی چار چیزیں حرام قرار دی ہیں (میزان ص 311، طبع اپریل 2002)

36...... اللہ تعالیٰ ان رسولوں کو کسی حال میں ان کی تکذیب کرنے والوں کے حوالے نہیں کرتا۔ نبیوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی قوم ان کی تکذیب ہی نہیں کرتی، بار ہا ان کے قتل کے درپے ہوجاتی ہے۔ اور ایسا بھی ہوا ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہوجاتی ہے...... لیکن قرآن ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں کے معاملے میں اللہ کا قانون مختلف ہے (میزان حصہ اول ص 21، مطبوعہ 1985)

37...... (الف) حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود نے صلیب پر چڑھانے کا فیصلہ کرلیا تو فرشتوں نے ان کی روح ہی قبض نہیں کی، ان کا جسم بھی اٹھا لے گئے کہ مبادا یہ سرپھری قوم ان کی توہین سے رکے (میزان حصہ اول ص 22، مطبوعہ 1985)

(ب) مسیح علیہ السلام کو جسم وروح کے ساتھ قبض کرلینے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ میں تجھے قبض کرلینے والا ہوں......

(میزان حصہ اول، ص 23-24، مطبوعہ 1985)

38...... ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ نبی ﷺ نے قیامت کے قریب یاجوج ماجوج ہی کے خروج کو دجال سے تعبیر کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یاجوج ماجوج کی اولاد یہ مغربی اقوام، عظیم فریب پر مبنی فکر وفلسفہ کی علم بردار ہیں، اور اسی سبب سے نبی کریم ﷺ نے انہیں دجال (عظیم فریب کار) قرار دیا ہے۔ روایات میں دجال کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ اس کی ایک آنکھ خراب ہوگی۔ یہ بھی درحقیقت مغربی اقوام کی انسان کے روحانی پہلو سے پہلوتہی اور صرف مادی پہلو کی جانب جھکاؤ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا بھی غالباً مغربی اقوام کے سیاسی عروج ہی کے لئے کنایہ ہے (ماہنامہ اشراق، شمارہ جنوری 1996 لاہور)

39...... انہیں (نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کو) قتال کو جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ عتالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے (میزان ص 264، طبع اپریل 2002 لاہور)

40...... یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق (کافروں) کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے انہیں محکوم اور زیر دست بنا کر رکھنے کا حق اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے (میزان ص 270، طبع اپریل 2002 لاہور)

نوٹ...... یہ تقریبا حوالے جاوید احمد غامدی کی کتاب ''میزان'' سے نقل کئے گئے ہیں جن پر نشانات لگی اصل کتب ادارے کے پاس موجود ہیں۔

اسلام کے ماخذ دین چار ہیں۔

1۔قرآن مجید

2۔سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

3۔اجماع امت

4۔قیاس

غامدی کے ماخذ دین یہ ہیں

1۔دین فطرت کے بنیادی حقائق

2۔سنت ابراہیمی

3۔انبیاء کرام کے صحائف

4۔قرآن مجید

غامدی کے اصول تو یہی چار ہیں جبکہ ان چار کے علاوہ بھی غامدی کے کچھ اصول ہیں

جن سے ضرورت پڑنے پر استدلال کرتے ہیں لیکن ان کو مستقل ماخذ دین نہیں سمجھتے۔ یہ اصول درج ذیل ہیں۔

5۔حدیث

6۔اجماع

7۔''امین احسن اصلاحی'' جسے وہ امام کہتے ہیں۔

پشاور پریس کلب میں گفتگو کرتے ہوئے جاوید غامدی نے جو باتیں کہی تھیں، اس کی رپورٹ اخبار میں چھپی، وہ اس طرح تھی۔

1۔علمائے کرام خود سیاسی فریق بننے کے بجائے حکمرانوں اور سیاستدانوں کی اصلاح کریں تو بہتر ہوگا۔ مولوی کو سیاست دان بنانے کی بجائے سیاست دان کو مولوی بنانے کی کوشش کی جائے۔

2۔زکوۃ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ٹیکسیشن ممنوع قرار دے کر حکمرانوں سے ظلم کا ہتھیار چھین لیا ہے۔

3۔جہاد تبھی جہاد ہوتا ہے جب مسلمانوں کی حکومت اس کا اعلان کرے۔ مختلف مذہبی گروہوں اور جہتوں کے جہاد کو جہاد قرار نہیں دیا جاسکتا۔

4۔فتوؤں کا بعض اوقات انتہائی غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے فتویٰ بازی کو اسلام کی روشنی میں ریاستی قوانین کے تابع بنانا چاہئے اور مولویوں کے فتوؤں کے خلاف بنگلہ دیش میں فیصلہ صدی کا بہترین عدالتی فیصلہ ہے۔

محترم قارئین کرام! آپ نے دور حاضر کے خشخشی داڑھی والے ماڈرن عالم دین جاوید احمد غامدی کی گوہر افشانیاں ملاحظہ فرمائیں۔ موجودہ دور کے اس نام نہاد مذہبی اسکالر نے اپنی تیز رفتار زبان سے فائدہ اٹھا کر میڈیا میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو گمراہیت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جاوید احمد غامدی کی سوچ یہ ہے کہ

ہم اسلام کے مطابق نہ چلیں بلکہ اسلام کو اپنے مطابق چلائیں ۔ ماڈرن اسلام کا نفاذ کیا جائے ، دین میں فساد پیدا کیا جائے ، یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں چودہ سو سال قبل میرے سرکار اعظم ﷺ کے ارشاد فرمایا ہے:

حدیث شریف = حضرت زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے سرکار اعظم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ ایسا قرآن پڑھیں گے کہ ان کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی ۔ نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی ۔ وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کے لئے مفید ہوگا لیکن درحقیقت وہ ان کے لئے مضر ہوگا۔ نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (بحوالہ: مسلم شریف کتاب الزکوۃ ابوداؤد: کتاب السنہ)

عوام الناس کو چاہئے کہ میڈیا پر ان کے لیکچر ہرگز نہ سنیں ۔ ان کے پروگراموں میں شرکت نہ کریں ۔ ان لوگون کی کتابوں کو ہرگز نہ پڑھیں اور نہ ہی ان کے بحث و مباحثہ کو دیکھیں ۔ کیونکہ شیطان مردود کو بہکاتے دیر نہیں لگتی ۔ اگر بالفرض ایسے گمراہ لوگوں کی کوئی بات آپ کے کانوں تک پہنچ جائے تو بھی ان کی باتوں کو نظر انداز کردیں کیونکہ ایسے لوگوں کی باتوں پر غور کرنا بھی ایمان کو کمزور کرنے کا باعث بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو موجودہ ابھرنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے اور مسلمانوں کی جان و مال بالخصوص عقیدے و ایمان کی حفاظت فرمائے ۔ آمین ثم آمین

فرحت ہاشمی کے عقائد و نظریات

الہدٰی انٹرنیشنل کا نام اب ہمارے ملک میں غیر معروف نہیں رہا۔ یہ ادارہ درس قرآن کے حلقوں کے ذریعے بڑے بڑے ہوٹلوں میں جلسے منعقد کرتا ہے، اس ادارے کی بانی ڈاکٹر فرحت ہاشمی ہے۔ فرحت ہاشمی کے تعارف کے بارے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ انگلینڈ سے علوم اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کر کے آئی ہے۔

فرحت ہاشمی اسلام آباد کے اعلیٰ حلقوں میں کام کرنے کے بعد اب کراچی میں بھی فرحت ہاشمی نے پوش علاقوں میں کام شروع کیا ہے وہ مالدار عورتوں کو گھیر کر بڑے بڑے ہوٹلوں میں درس قرآن کے ذریعے عورتوں کے ذہنوں کو بدلتی ہے۔ عورتوں کے ذہنوں میں اپنے باطل عقائد ڈالتی ہے۔

فرحت ہاشمی کے باطل عقائد و نظریات

الہدیٰ انٹرنیشنل کی نگراں محترمہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے نظریات کا نچوڑ پیش خدمت ہے۔

1)۔۔۔اجماعِ اُمّت سے ہٹ کر ایک نئی راہ اختیار کرنا۔

2)۔۔۔غیر مسلم اور اسلام بیزار طاقتوں کے نظریات کی ہمنوائی۔

3)۔۔۔تلبیسِ حق و باطل۔

4)۔۔۔فقہی اختلافات کے ذریعے دین میں شکوک و شبہات پیدا کرنا۔

5)۔۔۔آسان دین۔

6)۔۔۔آداب و مستحبات کو نظر انداز کرنا۔

اب ان بنیادی نقاط کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ اجماعِ اُمّت سے ہٹ کر نئی راہ اختیار کرنا

۱) قضائے عمری سنّت سے ثابت نہیں۔ صرف توبہ کرلی جائے قضا ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲) تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرنا۔

2۔ غیر مسلم، اسلام بیزار طاقتوں کے خیالات کی ہمنوائی

۱) مولوی (علماء) مدارس اور عربی زبان سے دور ہیں۔

۲) علماء دین کو مشکل بناتے ہیں۔ آپس میں لڑاتے ہیں۔ عوام کو فقہی بحثوں میں الجھاتے ہیں بلکہ ایک موقع پر تو کہا کہ اگر کسی مسئلے میں صحیح حدیث نہ ملے تو ضعیف حدیث لے لیں لیکن علماء کی بات نہ مانیں۔

۳) مدارس میں گرامر، زبان سکھانے، فقہی نظریات پڑھانے میں بہت وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ قوم کو عربی زبان سیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کو قرآن صرف ترجمے سے پڑھا دیا جائے۔

3۔ تلبیس حق و باطل

۱) تقلید کو شرک کہتی ہے۔

4۔ فقہی اختلافات کے ذریعہ دین میں شکوک وشبہات پیدا کرنا

۱) اپنا پیغام، مقصد اور متفق علیہ باتوں سے زیادہ زور اور دوسرے مدارس اور علماء پر

طعن و تشنیع۔

۲) ایمان، روزہ، نماز، زکوۃ، حج کے بنیادی فرائض، سنتیں، مستحبات، مکروہات سکھانے سے زیادہ اختلافی مسائل میں الجھا دیا گیا۔ (پروپیگنڈہ ہے کہ ہم کسی تعصب کا شکار نہیں اور صحیح حدیث کو پھیلا رہے ہیں)

۳) نماز کے اختلافی مسائل رفع یدین، فاتحہ خلف الامام، ایک وتر، عورتوں کو مسجد جانے کی ترغیب، عورتوں کی جماعت ان سب پر زور دیا جاتا ہے۔

۴) زکوۃ میں غلط مسائل بتائے جاتے ہیں خواتین کو تملیک کا کچھ علم نہیں۔

5۔ آسان دین

۱) روزانہ یٰس شریف پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ نوافل میں اصل صرف چاشت اور تہجد ہے۔ اشراق اور اوّابین کی کوئی حیثیت نہیں۔

۲) دین آسان ہے۔ بال کٹوانے کی کوئی ممانعت نہیں۔ امہات المومنین میں سے ایک کے بال کٹے ہوئے تھے۔

۳) حدیث میں آتا ہے کہ آسانی پیدا کرو تنگی نہ کرو۔ لہٰذا جس امام کی رائے آسان معلوم ہو وہ لے لیں۔

۴) دین کی تعلیم کیساتھ ساتھ پکنک پارٹی، اچھا لباس، زیورات کا شوق اور محبت۔

۵) خواتین دین کو پھیلانے کے لئے گھر سے ضرور نکلیں۔

6۔ آداب و مستحبات کی رعایت نہیں

۱) خواتین ناپاکی کی حالت میں بھی قرآن چھو سکتی ہیں اور آیات بھی پڑھ سکتی ہیں، قرآن نیچے ہو ہم اوپر کی طرف ہوں اس میں کوئی حرج نہیں۔

متفرقات

1) قرآن کا ترجمہ پڑھا کر ہر معاملے میں خود اجتہاد کی ترغیب دینا۔

2) قرآن وحدیث کے فہم کے لئے جو اکابر علماء کرام نے علوم سیکھنے کی شرائط رکھی ہیں وہ بے کار، جاہلانہ باتیں ہیں۔

ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے سارے نظریات باطل ہیں وہ ان عقائد کے ذریعہ عورتوں کو بہکا رہی ہیں عورت چھپی ہوئی چیز کا نام ہے اسطرح عورت کی آواز بھی عورت ہے جبکہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی ٹی وی چینلوں پر سرے عام اپنی آواز پوری دنیا کے غیر محرم لوگوں کو سناتی ہے۔

ایک مرتبہ اس عورت نے حضور ﷺ کو (معاذ اللہ) ان پڑھ کہا اور نذر و نیاز کو حرام قرار دیا۔ FM100 پر یہ باتیں ریکارڈ ہیں۔ فرحت ہاشمی درس قرآن کے ذریعہ لوگوں میں فتنہ و فساد پیدا کرتی ہے تاکہ لوگ قرآن کو دیکھ کر اسکے قریب آئیں اور پھر اس کے جال میں پھنس جائیں۔

مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ وہ اس فتنے سے بچیں اس کے عقائد باطل ہیں نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں ہیں۔ اس عورت کے پیچھے کن لوگوں کا ہاتھ ہے جو اس عورت پر کروڑوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں اس کو ڈالر اور ریال پال رہے ہیں

چکڑالوی فرقہ (منکرین حدیث) کے عقائد ونظریات

منکرین حدیث کو چکڑالوی فرقہ اور پرویزی فرقہ بھی کہا جاتا ہے۔ چکڑالوی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس فرقے کا بانی عبداللہ چکڑالوی ہے۔

چکڑالوی پہلے غیر مقلد تھے

سرسید احمد خان، غیر مقلد مولوی چراغ اور عبداللہ چکڑالوی ہم خیال تھے۔ ان تینوں انسانوں نے اسلام میں تحریف کا سلسلہ شروع کیا اور اہل تجدد اور اہل قرآن کے نام سے موسوم ہونے لگے۔ غلام احمد پرویز جسکی وجہ سے پرویزی بھی کہا جاتا ہے، پرویز بھی پہلے غیر مقلد تھا۔

بحر العلوم علامہ محمد زاہد الکوثری الترکی فرماتے ہیں کہ تعجب ہے کہ بہت سے چکڑالوی یعنی حدیث کے نہ ماننے والے غیر مقلد تھے پھر کوئی رافضی ہوگیا اور کوئی قادیانی ہوگیا (بحوالہ: ترجمہ مولانا محمد شہاب الدین نوری)

سب سے پہلے عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا مگر یہ فتنہ چند روز میں اپنی موت خود مر گیا۔ حافظ اسلم جیراج پوری نے دوبارہ اس فتنے کو ہوا دی اور بجھی ہوئی آگ کو دوبارہ سلگایا پھر اس کے بعد غلام احمد پرویز بٹالوی نگراں "رسالہ طلوع اسلام" نے اس آتش کدہ کی تولیت قبول کر کے رسول دشمنی پر کمر باندھ لی۔

منکرین حدیث فرقے کے چند باطل عقائد

پرویزی فرقے کا پیشوا غلام احمد پرویز اپنے رسالے "طلوع اسلام" میں اپنے باطل نظریات یوں لکھتا ہے۔

1...... منکرین حدیث ایک جدید اسلام کے بانی ہیں (بحوالہ: رسالہ طلوع اسلام ص16 اگست، ستمبر 1952)

2...... مرکز ملت کو ان میں (جزیات نماز میں) تغیر وتبدل کا حق ہوگا۔ (بحوالہ: طلوع اسلام ص46 ماہ جون 1950)

3...... میرا دعویٰ تو صرف اتنا ہے کہ فرض صرف دو نمازیں ہیں جن کے اوقات بھی دو ہیں باقی سب نوافل (بحوالہ: طلوع اسلام ص58، ماہ اگست 1950)

4...... پھر آج کل مسلمان دو نمازیں پڑھ کر کیوں مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(بحوالہ: لاہوری طلوع اسلام ص61 اگست 1950)

5...... روایات (احادیث نبویہ ﷺ) محض تاریخ ہے (بحوالہ: طلوع اسلام ص49 جولائی 1950)

6...... پرویز کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور احادیث مبارکہ دین میں حجت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے اقوال کو رواج دے کر جو دین مین حجت ٹھہرایا گیا ہے، یہ دراصل قرآن مجید کے خلاف عجمی سازش ہے۔

7...... حج ایک بین الملی کانفرنس ہے اور حج کی قربانی کا مقصد بین الملی کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے لئے خورد نوش کا سامان فراہم کرنا ہے۔ مکہ معظمہ میں حج کی قربانی کے سوا ضحیہ (عید کی قربانی) کا کوئی ثبوت نہیں (معاذ اللہ) (بحوالہ: رسالہ قربانی از ادارہ طلوع اسلام)

8...... بقر عید کی صبح بارہ بجے تک قوم کا کس قدر روپیہ نالیوں میں بہہ جاتا ہے (ادارہ طلوع اسلام ص1 ستمبر 1950)

9...... حدیث کا پورا سلسلہ ہی عجمی سازش تھی اور جسکو شریعت کہا جاتا ہے وہ بادشاہوں کی پیدا کردہ ہے (معاذ اللہ) (بحوالہ: طلوع اسلام ص17 ماہ اکتوبر 1952)

قارئین! آپ نے منکرین حدیث جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں، ان کے باطل عقائد ملاحظہ کئے۔ دشمنان رسول ﷺ کا مقصد انکار حدیث نہیں بلکہ یہ لوگ درحقیقت اسلام کے سارے نظام کو مخدوش ثابت کر کے ہر حکم سے آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ نمازوں کے اوقات خمسہ تعداد رکعات، فرائض و واجبات کی تفصیل، صوم و صلوٰۃ کے مفصل احکام، مناسک حج و قربانی ازدواجی معاملات ان تمام امور کی تفصیل حدیث ہی سے ثابت ہے۔

یہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں۔ آج کل ٹیلی وژن پر نجم شیراز گروپ جو کہ ساری رات کلبوں میں بینڈ باجے بجاتے ہیں، گانے گاتے ہیں اور دن میں قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ حدیث کی کیا ضرورت ہے۔ صرف اور صرف قرآن کو تھام لو، ان کی ایک ویب سائٹ بھی ہے جو الرحمن الرحیم ڈاٹ کام کے نام سے ہے۔ اس کے ذریعہ بھی یہ قوم کو برگشتہ کر رہے ہیں۔ چہرے پر داڑھی ایسی جیسے داڑھی کا مذاق۔ جسم پر انگریزوں والا لباس، پینٹ اور شرٹ، ہاتھوں میں بینڈ باجے، زبان پر گانا اور کہتے ہیں کہ ہم تو قرآن سکھائیں گے۔ پہلے اپنا حلیہ تو بدلو پھر مقدس قرآن کی بات کرنا۔

یہ چکڑالوی بھی کہلواتے ہیں، پرویزی بھی کہلواتے ہیں، منکرین حدیث بھی کہلواتے ہیں، نام نہاد اہل قرآن بھی کہلاتے ہیں۔ ان کے وہی عقائد ہیں جو پیچھے بیان کئے گئے قوم اس زہر آلود فتنے سے بچے اور اپنا ایمان خراب نہ کرے۔

نیچری فرقے کے عقائد ونظریات

نیچری وہ فرقہ ہے جس کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسی آدمی کی نیچر ہو، ویسا دین ہونا چاہئے۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کے احکامات وقوانین کا نام دین نہیں ہے بلکہ جو آدمی کی نیچر ہو، ویسا دین ہونا چاہئے۔ اس فرقے کو نیچری کہتے ہیں۔ نیچری فرقے کا بانی سرسید احمد خان ہے۔ سرسید احمد خان خود نیچری تھا اس کے نظریات باطل تھے۔

سرسید کے اسلام کے خلاف جرائم اور اس کے کفریہ عقائد

سرسید کے خاص اور چہیتے شاگرد اور پہنچے ہوئے پیروکار خالد نیچری کی خاص پسندیدہ شخصیت ضیاء الدین نیچری کی کتاب ''خودنوشت افکار سرسید'' کی چند عبارتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

عقیدہ: خدا نہ ہندو ہے نہ عرضی مسلمان، نہ مقلّد نہ لامذہب نہ یہودی نہ عیسائی بلکہ وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (بحوالہ: کتاب: خودنوشت ص 63)

عقیدہ: خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کے لئے ان ہی کی زبان میں قرآن اُتارا یعنی سرسیّد کے خیال میں قرآن انگریزی جو اس کے نزدیک بہتر واعلیٰ زبان ہے اس میں نازل ہونا چاہئے لیکن خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کی زبان عربی میں قرآن نازل کیا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: کتاب: خودنوشت)

عقیدہ: شیطان کے متعلق سرسیّد کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ خود ہی انسان میں ایک قوت ہے جو انسان کو سیدھے راستے پر سے پھیرتی ہے۔ شیطان کے وجود کو انسان کے اندر مانتا ہے انسان سے الگ نہیں مانتا۔ (بحوالہ: کتاب: خودنوشت ص 75)

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام کا جنّت میں رہنا، فرشتوں کا سجدہ کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور، دجال کی آمد، فرشتے کا صور پھونکنا، روز جزا و سزا، میدان حشر و نشر، پل صراط، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت، اللہ تعالیٰ کا دیدار ان سب عقائد کا انکار کیا ہے جو کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ (بحوالہ: کتاب: خودنوشت ص 24 تا 132)

عقیدہ: خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ خلافت کا ہر کسی کو استحقاق تھا جس کی چل گئی وہ خلیفہ ہو گیا۔

(بحوالہ: کتاب: خودونوشت ص 233)

عقیدہ: حج میں قربانی کی کوئی مذہبی اصل قرآن سے نہیں پائی جاتی آگے لکھتا ہے کہ اس کا کچھ بھی نشان مذہب اسلام میں نہیں ہے حج کی قربانیاں درحقیقت مذہبی قربانیاں نہیں ہیں۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ: کتاب: خودنوشت ص 139)

عقیدہ: الطاف حسین حالی حیاتِ جاوید کے صفحہ نمبر 101 پر لکھتا ہے کہ جب سہانپور کی جامع مسجد کے لئے ان سے چندہ طلب کیا گیا تو انہوں نے (سرسید نے) چندہ دینے سے انکار کر دیا اور لکھ بھیجا کہ میں خدا کے زندہ گھروں (کالج) کی تعمیر کی فکر میں ہوں اور آپ لوگوں کو اینٹ مٹی کے گھر کی تعمیر کا خیال ہے۔

اعلیٰحضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب محدّث بریلی علیہ الرحمہ نے اسکے لٹریچر وغیرہ کے تجزیئے کے بعد یہ فتویٰ دیا ہے کہ سرسیّد احمد خان نیچری گمراہ آدمی تھا۔

دیوبندی فرقے کے مولوی یوسف بنوری نے اپنے بڑے مولوی انور شاہ کشمیری کی کتاب مشکلات القرآن کے مقدمے تتمۃ البیان ص 30 پر سرسید کے کفریات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ سرسید زندیق، ملحد اور جاہل گمراہ تھا۔

محترم حضرات! سرسید احمد خان فرقہ وہابیت سے تعلق رکھتا تھا بعد میں اس نے نیچری

فرقے کی بنیاد رکھی انگریزوں کا ایجنٹ تھا، جس کی وجہ سے اسکے ایمان میں بگاڑ پیدا ہوا اور آہستہ آہستہ اس نے اسلامی حقائق وعقائد کا مذاق اڑانا شروع کیا اور بے ایمان، مرتد اور گمراہ ہو گیا۔

دینِ اسلام میں نیچری سوچوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر اور بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے کا نام اسلام ہے۔

سر سید احمد خان نہ کہا جائے بلکہ یہ مسٹر احمد خان تھا اس کو اسلام کا خیر خواہ کہنے والے اس کے باطل عقائد پڑھ کر ہوش کے ناخن لیں اس کو اچھا آدمی کہہ کر یا لکھ کر اپنے ایمان کے دشمن نہ بنیں کیونکہ ہر مکتبہ فکر کا عالم مسٹر احمد خان (سر سید احمد خان) کو نیچری فرقہ کا بانی اور گمراہ لکھتا ہے۔

ناصبی فرقے کے عقائد ونظریات

دیگر فتنوں اور فرقوں کی طرح ناصبی فرقہ بھی منظر عام پر آیا۔ یہ بھی گمراہ ہے۔ اس فرقے کی بیماری یہ ہے کہ یہ اپنے جلسوں اور اپنے لٹریچر کے ذریعہ خباثتیں پھیلاتے ہیں۔ اس فرقے کے کچھ بنیادی نظریات ہیں۔ یہ لوگ عوام الناس میں خاموشی سے داخل ہوجاتے ہیں۔ اس فرقے کی کوئی بڑی تعداد نہیں۔ چند بنیاد پرست اور اپنے نام اور اپنی ناک کو اونچا رکھنے کے لئے جاہل مولوی اس فتنے کو فروغ دیتے رہے ہیں۔

ان کے گمراہ کن عقائد یہ ہیں

عقیدہ...... اہلبیت اطہار سے حسد رکھنا

عقیدہ...... اہلبیت اطہار کی شان گھٹانے کی ناکام کوشش میں حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام استعمال کرنا

عقیدہ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مکمل بغض وعداوت رکھنا جنگ جمل کو آڑ بنا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر تبرا کرنا

عقیدہ...... واقعہ کربلا رونما ہونے کا مکمل انکار کرنا بلکہ یہ کہہ دینا کہ اہلبیت کا قافلہ جارہا تا، راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا یعنی واقعہ کربلا کو من گھڑت کہنا۔

عقیدہ...... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر الزام لگایا کہ آپ رضی اللہ عنہ کرسی اور حکومت کے لئے کربلا گئے۔

عقیدہ...... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر الزام لگایا کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینے سے کربلا گئے کیوں نہ وہ جاتے نہ یہ واقعہ ہوتا۔

عقیدہ......حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر یزید کو فوقیت دینا

عقیدہ......یزید کو حضرت یزید رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین کہنا

عقیدہ......یزید کو جنتی کہنا

عقیدہ......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ پر طعنہ زنی کرنا

عقیدہ......سرکار علیہ وسلم کی کچھ ازواج مطہرات پر بے ہودہ الزامات لگانا۔

یہ عقائد رکھ کر قوم میں ایک انتشار پیدا کرنا ناصبی فرقے کا اہم مقصد ہے جس میں مولوی شاہ بلیغ الدین کا اہم کردار ہے۔ موجودہ دور میں اس شاہ بلیغ الدین نے اپنی تقریروں کے ذریعہ اہلبیت سے مکمل عداوت کا ثبوت دیا، حکومت پاکستان نے اس کی کئی تقاریر پر پابندی بھی عائد کی اور اس پر بھی پابندی لگادی۔

شاہ بلیغ الدین کی کیسٹ ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے۔ یہ جلسے میں موجود عوام سے امیر المومنین یزید کا نعرہ لگواتا تھا۔ ناصبی فرقہ بھی گمراہ فرقہ ہے اس سے بھی بچنا چاہئے۔

فرقہ معتزلہ

یہ فرقہ واصل بن عطا کی پیداوار ہے۔ یہ حضرت حسن بصری کا شاگرد تھا۔ ایک مسئلہ خاص میں سرعام استاد کی مخالفت کی۔ حسن بصری نے فرمایا۔ اعتزل عنا یعنی ہم سے دور ہوجا۔ چنانچہ اس نے علیحدگی اختیار کرلی اور فرقہ معتزلہ کا وجود ہوگیا۔

واقعہ یہ تھا کہ ایک شخص حضرت حسن بصری کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ ایک جماعت ظاہر ہوئی ہے جو گناہ کبیرہ کرنے والے کو کافر کہتی ہے اور ایک دوسری جماعت ہے جو مرتکب کبیرہ کی نجات کا دعویٰ کرتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے معصیت مضر نہیں جیسے کفر کے ہوتے ہوئے اطاعت مفید نہیں۔ تو ہمیں کون سا عقیدہ رکھنا چاہئے؟ حضرت حسن بصری کچھ سوچنے لگے کہ اتنے میں واصل بن عطا بول پڑا کہ ”گناہ کبیرہ کرنے والا نہ مومن ہے نہ کافر“ پھر اٹھا اور مسجد کی ایک ستون سے ٹیک لگا کر تقریر کرنے لگا کہ مرتکب کے لئے ”منزلۃ بین المنزلتین“ (یعنی ایمان وکفر کے درمیان ایک درجہ) ہے۔ اس نے کہا کہ مومن قابل تعریف ہے اور فاسق قابل تعریف نہیں لہذا وہ مومن نہیں اور چونکہ شہادتین کا اقرار کرتا ہے اور دوسرے نیک کام بھی کرتا ہے اس لئے وہ کافر ہے۔ لہذا مرتکب کبیرہ اگر بغیر توبہ کئے مرجائے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس لئے کہ آخرت میں دو ہی قسم کے لوگ ہوں گے۔ ایک جنتی دوسرے جہنمی۔ فرق اتنا ہے کہ اہل کبائر کا عذاب کفار سے ہلکا ہوگا۔

جب اس کی تقریر ختم ہوئی تو حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ قد اعتزل عنا واصل یعنی واصل ہم سے الگ ہوگیا۔ اسی دن سے وہ اور اس کی جماعت معتزلہ کے نام سے مشہور ہوگئی۔

معتزلہ کو قدریہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بندوں کے تمام افعال بندوں کی قدرت اور تخلیق سے ہوتے ہیں اور ان افعال میں قضا و قدر کا کوئی دخل نہیں۔ اسی لئے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قدریہ کہلانے کے ہم سے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو افعال خیر و شر کو تقدیر الٰہی سے مانتے ہیں۔ کیونکہ جس نے قدر کو ثابت مانا وہی قدریہ ہوگا۔ ہم تو قدر کے منکر ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح قدر کو ثابت ماننے والوں کو قدریہ کہنا صحیح ہے، اسی طرح اس کے منکرین کو قدریہ کہنا درست ہے کیونکہ انہوں نے قدر کا انکار کرنے میں بڑا مبالغہ کیا ہے۔ نیز حدیث رسول سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

القدرية مجوس هذه الامة

قدریہ اس امت کے مجوس ہیں کیونکہ قدری اور مجوس دونوں اس عقیدے میں باہم شریک ہیں کہ خالق متعدد ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ مجوس دو ہی خالق مانتے ہیں۔ خالق خیر کو یزداں اور خالق شر کو آہرمن کا نام دیتے ہیں اور قدریہ ہر بندے کو اس کے افعال کا خالق مانتے ہیں۔ اور معتزلہ اس خاص عقیدے میں قدریہ کے شریک ہیں۔

اور ایک دوسری حدیث جو قدریہ کے بارے میں ہے کہ ہم خصماء اللہ ہی القدر یعنی قدری مسئلہ قدر میں اللہ کے دشمن ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو سارے امور جملہ افعال خیر و شر کو اللہ کی جانب منسوب کرے اور تقدیر الٰہی سے جانے وہ اللہ کا دشمن نہیں ہو سکتا بلکہ قدر کے منکر ہی اللہ کے دشمن ہوں گے۔ کیونکہ ان کا گمان یہ ہے کہ بندہ ان افعال کے کرنے پر قادر ہے جو مشیت الٰہی کے خلاف ہیں۔ معتزلہ نے اپنا نام اصحاب عدل و توحید رکھا ہے۔ اس نام کا انتخاب انہوں نے اپنے مندرجہ ذیل عقائد کی وجہ سے کیا ہے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ پر بندوں کی بھلائی مطیع و فرمان بردار کو ثواب دینا واجب ہے اور اللہ اس امر میں کوتاہی نہیں کرتا جو اس پر واجب ہے۔ اسی کا نام عدل ہے۔

2......قدیم صرف اللہ کی ذات ہے۔ صفات مثلاً سمع، بصر، کلام، ارادہ وغیرہ قدیم نہیں ہیں وہ نہ تعدد قدیما کا ماننا لازم آئے گا یعنی قدیم ہونا اللہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ یہ وصف کسی اور ذات یا کسی صفت یہاں تک کہ اللہ کی صفات کے لئے بھی ثابت نہیں اور یہی توحید خالص ہے۔

3......کلام اللہ مخلوق، حادث اور حروف و آواز سے مرکب ہے۔

4......آخرت میں اللہ تعالیٰ کو نگاہوں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔

5......اشیاء میں حسن قبح عقل سے ثابت ہے اور عقل جسے خوب کہے، اسے کرنا اور جسے ناخوب کہے، اسے چھوڑنا ضروری ہے۔

6......اللہ تعالیٰ پر اپنے افعال میں حکمت و مصلحت کی رعایت، مطیع اور توبہ کرنے والے کو ثواب دینا اور مرتکب کبیرہ کو عذاب دینا واجب ہے۔

معتزلہ میں کل بیس فرقے ہیں اور ہر فرقہ دوسرے کو کافر کہتا ہے۔ ہم الگ الگ ان کے نام و عقائد تحریر کرتے ہیں۔

1......فرقۂ واصلیہ

یہ ابو حذیفہ واصل بن عطا (۸۰ھ۔۱۳۱ھ) کی جماعت ہے۔

واصلیہ کے عقائد

1......صفات باری تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں۔

شہرستانی نے کہا ہے کہ اس جماعت نے فلاسفہ کی کتابوں کے مطالعہ سے متاثر ہو کر یہ مسئلہ نکالا اور تمام صفات باری تعالیٰ کو اس کی دو صفتوں علم اور قدرت میں سمیٹ دیا پھر یہ کہا کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفتیں ہیں۔ جبائی نے بھی یہی کہا ہے اور ابو ہاشم نے کہا کہ یہ دونوں صفتیں حال ہیں۔

2...... بندوں کے افعال بندوں کی قدرت سے وجود میں آتے ہیں۔ افعال شر کی نسبت اللہ کی طرف ممنوع ہے۔

3...... منزلۃ بین المنزلتین یعنی ایمان اور کفر کے درمیان ایک درجہ کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ مرتکب کبیرہ نہ مومن ہے نہ کافر۔

4...... حضرت عثمان اور قاتلین عثمان میں سے ایک خطا کار ہے۔ حضرت عثمان نہ مومن ہیں، نہ کافر۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ ایسا ہی عقیدہ حضرت علی اور قاتلین علی کے بارے میں رکھتے ہیں۔

مزید براں یہ کہتے ہیں کہ علی، طلحہ اور زبیر (رضی اللہ عنہم) واقعہ جنگ جمل کے بعد اگر خچر کی دم جیسی حقیر چیز پر شہادت دیں تو قبول نہ کی جائے گی۔ جیسے لعان کرنے والے مرد وعورت کی شہادت قبول نہیں کی جاتی کیونکہ ان دونوں میں سے ایک بہر حال فاسق ہے۔

2۔ فرقۂ عمریہ

یہ فرقہ عمرو بن عبید (۸۰۔ ۱۴۴ھ) کی جانب منسوب ہے۔ عمرو اویان حدیث میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا زہد مشہور تھا۔ عقائد میں واصل بن عطا کا پیرو تھا بلکہ اس سے بھی کچھ بڑھا ہوا کہ اس نے عثمان وعلی (رضی اللہ عنہما) کے مسئلے میں دونوں کو فاسق کہا ہے۔ دیگر عقائد واصلیہ کے مثل ہیں۔

3۔ فرقۂ ہذیلیہ

ابو ہذیل علاف حمدان (یا محمد) بن ہذیل (۱۳۵ھ۔ ۲۳۵ھ) کے ماننے والے ہیں۔ یہ شخص معتزلہ کا پیشوا اور ان کے طریقہ کار کا پرزور حامی تھا۔ عثمان بن خالد طویل تلمیذ واصل بن عطا سے مذہب اعتزال اخذ کیا۔ اس کے اقوال یہ ہیں:

1۔ اللہ کے مقدورات فانی ومتناہی ہیں۔ یہی جہم بن صفوان کے مذہب سے قریب

ہے۔اس لحاظ سے کہ جہمیہ جنت و دوزخ کے فنا ہونے کے قائل ہیں۔

2۔جنتیوں اور جہنمیوں کی حرکتیں ضروری اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں۔کیونکہ اگر خود ان کی مخلوق ہوں گی تو وہ مکلف ہوں گے حالانکہ مکلف ہونا آخرت کے امور سے نہیں ہے لہذا اہل جنت اور اہل دوزخ کی حرکات منقطع ہو جائیں گی اور ایسا جمود پیدا ہوگا جس میں اہل جنت کے لئے لذتیں اور اہل دوزخ کے لئے مصیبتیں جمع ہوں گی۔

3۔کوئی شے دائمی اور ابدی نہیں۔ ہر شے فانی ہے۔حرکتیں غیر متناہی نہیں ہیں بلکہ متناہی ہیں۔ان کا انجام سکون ہے اور یہ کہ جو چیز حرکت میں لازم ہے وہ سکون میں لازم نہیں ہے۔اسی لئے معتزلہ نے ابوہذیل کا نام جہمی الاخریٰ رکھا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ قدری الاولیٰ اور جہمی الاخریٰ ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ عالم ہے اور اس کا علم اس کی ذات ہی ہے۔قادر ہے اور اس کی قدرت اس کی ذات ہی ہے حیی ہے اور اس کی حیات اس کی ذات ہی ہے۔یہ عقیدہ اس نے فلاسفہ سے اخذ کیا ہے۔جس کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہتوں سے واحد ہے۔اس میں کثرت کو بالکل دخل نہیں۔ یعنی صفات الٰہی ذات الٰہی کے سوا کچھ نہیں جو اس کی ساتھ قائم ہو۔جتنی صفات اس کی ثابت ہیں وہ یا تو سلوب ہے (سلب) ہیں یا لوازم (لازم)

5۔اللہ تعالیٰ ایک ایسے ارادے کے ساتھ ارادہ فرمانے والا ہے جو حادث ہے مگر کسی محفل میں نہیں۔اس کا سب سے پہلا قائلی ہی علاف ہے۔

6۔اللہ کے بعض کلام کے لئے محل نہیں جیسے لفظ کن۔اور بعض کے لئے محل ہے جیسے امر، نہی، خبر وغیرہ۔کیونکہ اشیاء کا وجود کلمہ کن کے بعد ہوا تو لفظ کن سے پہلے محل متصور نہیں۔

7۔اللہ کے ارادہ اور مرادیں مغایریت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کسی شے کی تخلیق کا ارادہ کرنا اور ہے اور شے کی تخلیق اور۔بلکہ تخلیق ان کے نزدیک ایسا قول ہے جس کے لئے محل نہیں یعنی لفظ کن۔

8۔ غائب پر تواتر سے حجت قائم نہیں ہوتی جب تک کہ بیس ایسے افراد خبر دینے والے نہ ہوں جن میں ایک یا زیادہ اہل جنت سے ہوں۔

9۔ زمین اولیاء اللہ سے خالی نہیں۔ وہ معصوم ہیں نہ جھوٹ بولتے ہیں، نہ معاصی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو حجت انہیں کا قول ہے وہ تواتر نہیں جو اسے منکشف کرنے والا ہے۔ علاف نے ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔ ابو یعقوب سحام اس کے اصحاب میں سے ہے۔

4۔ فرقہ نظامیہ

یہ ابراہیم بن سیار نظام (م ۲۳۱ھ) کی جماعت ہے۔ وہ شیاطین القدریہ سے تھا۔ فلاسفہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کا کلام معتزلہ کے کلام سے ملا دیا۔

نظامیہ کے عقائد

1۔ اللہ دنیا میں بندوں کے لئے ایسے افعال پر قادر نہیں جن میں بندوں کے لئے بھلائی نہیں۔

2۔ آخرت میں اہل جنت و دوزخ کے واسطے ثواب و عذاب میں کمی بیشی کرنا اللہ کی قدرت میں نہیں۔

3۔ اس کے نزدیک برائیوں سے اللہ کی سب سے بڑی تنزیہ یہی ہے کہ اس کو ان کی تخلیق پر قادر نہ مانا جائے۔ اس عقیدہ میں وہ ایسا ہی ہے کہ کہا جائے ہرب من الطر وقام تحت المیزاب۔ بارش سے بھاگ کر پرنالہ کے نیچے کھڑا ہو گیا۔

4۔ اللہ کا ارادہ اپنے کاموں کیلئے یہ ہے کہ وہ ان کو اپنے علم کے موافق پیدا کرتا ہے اور بندوں کے افعال کے لئے ارادہ یہ ہے کہ وہ ان کو ان کے کاموں کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔

5۔ انسان صرف روح کا نام ہے اور بدن ایک آلہ ہے۔ نظام نے یہ عقیدہ فلاسفہ

سے اخذ کیا ہے مگر یہ کہ وہ فلاسفہ طبیعین کی طرف مائل ہے تو اس نے کہا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو بدن میں اس طرح سرایت کئے ہوئے ہے جیسے گلاب کا پانی گلاب میں، تیل تل میں اور گھی دودھ میں سرایت کئے ہوئے ہے۔

6۔ اعراض جیسے رنگ، مزہ، بو وغیرہ جسم ہیں جیسا کہ ہشام بن حکم کا مذہب ہے تو کبھی یہ کہتا ہے کہ اعراض جسم ہیں اور کبھی کہتا ہے کہ جسم اعراض ہیں۔ یعنی جسم ظاہر، اعراض انسان سے مرکب ہے۔

7۔ جوہر، اراض مجتمعہ سے مرکب ہے۔

8۔ تمام ماہیت میں علم جہل مرکب کے مثل اور ایمان کفر کے مثل ہے۔ یہ قول اس نے فلاسفہ سے لیا ہے کہ قوت عاقلہ میں کسی شے کے مفہوم کے حاصل ہونے کا نام علم و جہل ہے کہ یہی مفہوم انکش آف وادراک کا موجب ہوتا ہے۔ یہاں تک تو دونوں شریک ہیں۔ پھر علم و جہل میں فرق ایک امر خارجی کی وجہ سے ہے کہ علم میں وہ مفہوم جسے موجود ذہنی اور صورت بھی کہتے ہیں۔ اپنی اصل کے مطابق ہوتا ہے اور جہل میں مطابقت نہیں ہوتی۔

9۔ اللہ نے جملہ مخلوقات یعنی معدنیات، نباتات، حیوان وانسان وغیرہ کو یک بارگی اسی حالت پر پیدا کیا جس پر وہ اس وقت موجود ہیں۔ ان میں تقدیم وتاخیر نہیں کہ آدم علیہ السلام اپنی اولاد سے پہلے پیدا کئے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض میں پوشیدہ رکھا۔ تقدیم وتاخیر فقط پوشیدہ ہونے اور ظاہر ہونے کے اعتبار سے ہے۔ یہ قول بھی فلسفیوں کی تقلید میں ہے۔

10۔ قرآن کا اعجاز فقط اس اعتبار سے ہے کہ اس میں غیب کی خبریں ہیں یعنی گزشتہ اور آئندہ کی باتیں بتائی گئی ہیں۔ علم قرآن معجز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل عرب کو قرآن کا جواب لانے سے عاجز کر دیا۔ ورنہ ممکن تھا کہ وہ قرآن کا مثل بلکہ اس سے عمدہ کلام پیش کر دیں۔

11۔متواتر کو محتمل کذب جاننا، اجماع اور قیاس کے حجت ہونے کا منکر تھا۔

12۔طفرہ کا قائل تھا۔(طفرہ کا لغوی معنی کودنا ہے اور اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ متحرک کسی مسافت کو اس طرح طے کرے کہ اس کے صرف بعض اجزاء کے محاذی ہو یعنی دیگر کے محاذی نہ ہو)

نظام کہتا ہے کہ جسم اجزائے غیر متناہیہ موجود بالفضل سے مرکب ہے تو اس پر اعتراض کیا گیا کہ اس قول سے لازم آتا ہے کہ کسی مسافت متناہی کو زمان متناہی میں طے کرنا محال ہے کیونکہ جب جسم اجزائے غیر متناہیہ سے مرکب ہے تو اس کو غیر متناہی زمانے ہی میں طے کیا جاسکتا ہے تو اس کے جواب میں اس نے کہا کہ متحرک طفرہ کرتا ہے۔

وہ تشیع کی طرف بھی مائل تھا۔اس کا قول ہے کہ امام کے لئے نص واجب ہے اور نبی کی طرف سے حضرت علی کے حق میں نص ثابت تھا مگر حضرت عمر نے اسے چھپالیا۔

13۔نصاب کے کم مال کی چوری سے آدمی فاسق نہیں ہوتا مثلاً 199 درہم یا 4 اونٹ چرائے تو فاسق نہ ہوگا۔اسی طرح غصب اور ظلم کے طور پر دوسرے کا نصاب سے کم مال لے لیا تو بھی فاسق نہیں ہوگا۔

5۔فرقۂ اسواریہ

(ابوعلی عمر بن قائد) اسواری کے متبع ہیں۔ان کے عقائد بعینہ نظامیہ کے عقائد ہیں۔ مزید براں یہ کہ اللہ نے جس امر کے عدم کی خبر دی ہے یا جس کے عدم کو جانتا ہے اس کے کرنے پر قادر نہیں اور انسان اس پر قادر ہے س لئے کہ بندے کی قدرت کسی چیز کے وجود اور عدم دونوں کی صلاحیت رکھتی ہے۔بندہ جب ایک پر قادر ہوگا تو اس کی ضد پر بھی قادر ہوگا اور علم الٰہی یا خبر الٰہی کا کسی چیز کے وجود یا عدم سے متعلق ہونا اس کی ضد کے بندے کی قدرت میں ہونے سے مانع نہیں ہے۔

6۔فرقۂ اسکافیہ

ابوجعفر (محمد بن عبداللہ) اسکاف (م ۲۴۰ھ) کے پیرو ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ ظلم جو عاقلوں سے صادر ہو، اس کی تخلیق پر اللہ کو قدرت نہیں اور وہ ظلم جو بچوں اور پاگلوں سے سرزد ہو، اس کی تخلیق پر اللہ قادر ہے۔

7۔فرقۂ جعفریہ

جعفر بن جعد بن مبشر بن حرب جعفر بن ہمدانی (۱۷۷ھ۔۲۳۶ھ) کے متبع ہیں۔ ان کے عقائد اسکافیہ کے مثل ہیں۔ مزید براں ابن مبشر کی متابعت میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اسامت کے فساق میں ایسے لوگ بھی ہیں جو زنادقہ اور مجوس سے بھی بدتر ہیں۔ شراب نوشی کی حد پر امت کا اجماع خطا ہے۔ اس لئے کہ حد میں صرف نص کا اعتبار ہے۔ اجماع کا نہیں اور ایک حبہ کا چور بھی فساق ہے اس کا ایمان جاتا رہتا ہے۔

8۔فرقۂ بشریہ

بشر بن معتمر (م ۲۱۰ھ) کے پیرو ہیں۔ یہ افاضل علمائے معتزلہ سے تھا۔ یہی تولید کے قول کا موجد ہے۔ ان کے عقائد مندرجہ ذیل ہیں۔

1 ......جسم میں اعراض رنگ، مزہ اور بو وغیرہ سمع و بصر کے ادراک کی طرح جائز ہے کہ بطور تولد غیر کے فعل سے حاصل ہوں جس طرح ان اعراض کے اسباب غیر کے فعل سے واقع ہوتے ہیں۔

2......قدرت واستطاعت، آفات سے جسم واعضا کی سلامتی کا نام ہے۔

3...... اللہ تعالیٰ تعذیب اطفال پر قادر ہے لیکن اگر انہیں عذاب دے تو ظالم ہوگا۔ مگر اللہ کے حق میں ایسا اعتقاد درست نہیں ہے۔ اس لئے یہ ماننا ضروری ہے کہ اگروہ

کسی بچے کو عذاب دے تو بچہ عاقل و بالغ ہو کر عذاب کا مستحق ہوگا حالانکہ اس میں تعارض ہے۔ اس لئے کہ اس کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ اللہ ظلم پر قادر ہے لیکن جب ظلم کرے گا تو عادل ہوگا۔

9۔ فرقۂ مزداریہ

یہ جماعت ابوموسیٰ بن صبیح مزدوار کی پیروی کرتی ہے۔ مزدار اس کا لقب تھا۔ (لفظ مزدار ''ازدیار'' مصدر سے اسم فاعل یا اس مفعول ہے۔ اس کا مجرد ''زیادۃ'' آتا ہے۔ مزدار کا معنی زیارت کرنیوالا یا وہ جس کی زیارت کی جائے۔ اس نے بشر سے علم حاصل کیا اور زہد کی وجہ سے راہب المعتزلہ کہلایا۔ اس کے عقائد یہ ہیں۔

1...... اللہ تعالیٰ جھوٹ اور ظلم پر قادر ہے۔ اگر ایسا کرے گا تو ظالم اور کاذب معبود قرار پائے گا (تعالیٰ عنہ علواً کبیراً)

2...... دو فاعلوں سے ایک فعل کا صدور بطور تولید ممکن ہے نہ بطور مباشرت۔

3...... انسان قرآن کے مثل لانے پر قادر ہے بلکہ فصاحت و بلاغت میں اس سے عمدہ لاسکتا ہے (جیسا کہ نظام نے کہا ہے)

4...... وہ قرآن کو مخلوق ماننے پر مصر تھا اور قدیم ماننے والوں کو کافر کہتا تھا۔

5...... جو شخص سلطان سے میل جول رکھے وہ کافر ہے۔ نہ وہ کسی مسلمان کا وارث ہوگا نہ کوئی مسلمان اس کا وارث ہوگا۔

6...... یوں ہی وہ شخص بھی کافر ہے جو افعال کو مخلوق الٰہی جانے اور بلا کیف رویت باری کا اعتقاد رکھے۔

10۔ فرقۂ ہشامیہ

ہشام بن عمر فوطی کے متبع ہیں۔ یہ شخص مسئلہ قدر میں تمام معتزلہ سے زیادہ متشدد تھا۔

اس کے عقائد یہ ہیں۔

1...... اللہ تعالیٰ کو وکیل کہنا درست نہیں۔ اس لئے کہ اسے وکیل کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ کسی موکل نے اسے وکیل بنایا ہے۔ حالانکہ رب تعالیٰ کے لئے اسم ''وکیل'' خود قرآن میں موجود ہے۔ انہیں نہیں معلوم کہ اللہ عتالیٰ کے ناموں میں سے ''وکیل'' بہ معنی حفیظ (نگہبان) ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ماانت علیھم بوکیل'' تو ان کا نگہبان نہیں۔

2...... یہ نہیں کہنا چاہئے کہ ''اللہ تعالیٰ نے دلوں کے درمیان الفت پیدا کردی'' ان کا قول بھی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے منافی ہے۔ قرآن میں ہے

ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم

(یعنی تو نے ان کے قلوب کے درمیان الفت نہیں پیدا کی بلکہ اللہ نے پیدا کی)

3...... اعراض اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے پر دلالت نہیں کرتے اور نہ مدعی رسالت کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان امور پر صرف اجسام دلالت کرتے ہیں۔ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ سمندر کا پھٹ جانا، عصا کا سانپ بن جانا اور مردوں کو زندہ کردینا ان کی رسالت کی دلیل نہیں، جن کے ہاتھوں سے ان کا ظہور ہوا۔

4...... قرآن میں حلال وحرام کا ذکر نہیں۔

5...... امامت، اختلاف کی صورت میں منعقد نہیں ہوتی بلکہ امامت کے لئے سب کا اتفاق ہونا ضروری ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس قول سے ان کا مقصود حضرت علی کی امامت کے بارے میں طعن کرنا ہے۔ کیونکہ ان کی بیعت میں تمام اصحابہ کا اتفاق نہیں ہوا۔ اس لئے کہ ان کے خلاف ہر جانب ایک جماعت موجود تھی۔

6...... جنت اور جہنم ابھی پیدا نہیں کئے گئے۔ اس لئے کہ ابھی ان کے وجود سے کوئی فائدہ نہیں۔

7...... حضرت عثمان کا نہ محاصرہ کیا گیا اور نہ انہیں شہید کیا گیا (باوجود یہ کہ یہ خبر متواتر

ہے)

8...... جس نے نماز کو اس کی شرطوں کے ساتھ شروع کیا اور آخر میں فاسد کر دیا تو اول نماز بھی اس کی گناہ اور ناجائز ہوئی (حالانکہ یہ قول اجماع کے خلاف ہے)

11۔ فرقۂ صالحیہ

صالح کی پیرو ہیں۔ ان کا مذہب یہ ہے۔

1۔ مردوں کے ساتھ علم، قدرت، ارادہ، سمع اور امر کا قیام ممکن ہے۔ اس سے لازم آتا ہے کہ ممکن ہے کہ انسان ان صفات سے متصف ہونے کے باوجود بھی مردہ ہو۔ اور ممکن ہے کہ باری تعالیٰ حی نہ ہو۔

12۔ فرقۂ حابطیہ

احمد بن حابط کی جماعت ہے احمد، نظام کے اصحاب میں سے تھا۔ ان کے عقائد یہ ہیں۔

1...... عالم کے لئے دو خدا ہیں۔ ایک قدیم اور دوسرا حارث اور وہ مسیح ہیں۔ مسیح دوسرے معبود ہیں جو آخرت میں لوگوں کا حساب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قول **وجاء ربک الملک صفا صفا** میں ربک سے وہی (مسیح) مراد ہے۔ وہی ہیں جو ابر کے سائبانوں میں آئیں گے اور وہی رسول اللہ علیہ کے اس ارشاد سے مراد ہیں۔ **ان اللہ تعالیٰ خلق آدم علی صورتہ** (بیشک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت میں پیدا کیا) اور اس ارشاد سے وہی مراد ہیں۔ **یضع الجبار قدمہ فی النار** (جبار اپنا قدم دوزخ میں رکھے گا)

2...... مسیح کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے اجسام کو پیدا کیا اور ان کی تخلیق فرمائی۔ آمدی نے کہا یہ سب کافر و مشرک ہیں۔

13۔فرقۂ حدبیہ

(شہرستان نے "الملل والنحل" میں حدثیہ لکھا ہے) یہ فضل حدبی (حدثی) کی جماعت ہے۔ان کے عقائد، حاطیہ کے عقائد کے مثل ہیں مگر یہ کہ انہوں نے تناسخ کا اضافہ کیا۔نیز یہ کہا کہ حیوانات سب مکلف ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس جہاں کے علاوہ دوسرے جہاں میں اولاً حیوانات کو عاقل و بالغ پیدا کیا۔ان میں اپنی معرفت رکھی، علم دیا اور انہیں بہت سی نعمتیں عطا کیں۔پھر ان کی آزمائش کے لئے اپنے نعمتوں کے شکریے کا حکم دیا تو بعض نے اطاعت کی اور بعض نے نافرمانی کی۔جس نے اطاعت کی اسے تو جنت میں برقرار رکھا اور جس نے نافرمانی کی، اسے جنت سے نکال کر جہنم میں ڈال دیا۔اور بعض ایسے تھے کہ انہوں نے بعض احکام الٰہی کی تعمیل کی اور بعض میں نافرمانی تو اللہ نے ان کو اس جہان میں بھیج دیا اور جسموں کو کثیر لباس پہنا کر انسان یا دیگر حیوانات کی مختلف صورتیں عطا کر دیں اور انہیں ان کے گناہوں کے مطابق خوشی اور غم، آرام اور تکلیف میں مبتلا کیا۔جس کے گناہ کم اور اطاعت زیادہ تھی، اسے اچھی صورت عطا کی اور مصیبت تھوڑی دی۔اور جس کا معاملہ برعکس تھا اس کی سزا اور جزاء بھی برعکس ہوئی اور جب تک حیوان اپنے گناہوں سے پورے طور سبک دوش نہیں ہو جاتا، صورتیں بدل بدل کر پیدا ہوتا رہتا ہے۔یہ بعینہ تناسخ کا عقیدہ ہے۔

14۔فرقۂ معمریہ

یہ معمر ابن عباد سلمی (م ۲۱۵ھ) کی جماعت ہے۔ان کے عقائد یہ ہیں۔

1...... اللہ نے اجسام کے علاوہ کچھ نہیں پیدا کیا۔رہے اعراض تو یہ جسموں کی پیداوار ہیں تو طبعاً پیدا ہوئے یا اختیار سے۔طبعاً جیسے آگ سے سوزش (جلانے کی صفت) اور سورج کی حرارت پیدا ہوتی ہے اور اختیار سے جیسے حیوان سے رنگ۔حیرت کی بات

ہے کہ معمر کے نزدیک اجسام کا پیدا ہونا اور فنا ہونا یہ سب اعراض سے ہیں، پھر بھی کہتا ہے کہ اعراض جسموں کی پیداوار ہیں۔

2...... اللہ تعالیٰ کو قدیم نہیں کہا جائے گا۔ اس لئے کہ فقط قدیم تقدیم زمانی پر دلالت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ زمانی نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات زمانہ کی قید سے بری ہے۔

3...... اللہ کو اپنی ذات کا علم نہیں ورنہ عالم اور معلوم کا اتحاد لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔

4...... انسان کا فعل سوائے ارادہ کے کچھ نہیں، خواہ بطور تاثیر ہو یا بطور تولید۔ یہ قول حقیقت انسان سے متعلق فلاسفہ کے مذہب پر مبنی ہے۔

15...... فرقہ ثمامیہ

یہ ثمامہ بن اشرس نمیری (م ۲۱۳ھ) کے متبعین ہیں۔ ان کے عقائد یہ ہیں۔

1...... افعال بغیر فاعل کے متولد ہوتے ہیں کیونکہ افعال کی نسبت کسی سبب (فاعل) کی طرف ممکن نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ فعل کی نسبت میت کی طرف کی جائے۔ اس صورت میں کہ کسی نے کسی کی طرف تیر چلایا اور تیر پہنچنے سے پہلے ہی وہ (جس نے تیر چلایا تھا) مر گیا۔

اور انسانی افعال کی نسبت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف بھی نہیں کر سکتے ورنہ لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ سے قبیح کا صدور ہو۔

2...... معرفت الٰہی فکر ونظر سے پیدا ہوتی ہے اور یہ معرفت قبل ورود شرع بھی واجب ہے۔

3...... یہود ونصاریٰ، مجوس اور زناوقہ یہ سب بہائم کی طرح آخرت میں مٹی ہو جائیں گے۔ نہ جنت میں جائیں گے، نہ جہنم میں۔ اطفال کے بارے میں بھی وہ یہی

عقیدہ رکھتے ہیں۔

4......استطاعت سلامتی اعضاء کا نام ہے اور یہ فعل سے پہلے ہوتی ہے۔

5......کفار میں سے جو اپنے خالق کو نہیں جانتا، وہ معذور ہے۔

6......سارے علوم بدیہی ہیں۔

7......سوائے ارادہ کے انسان کا کوئی فعل نہیں۔ ارادہ کے علاوہ ہر فعل بغیر محدث کے حادث ہے۔

8......عالم، اللہ کا فعل ہے جو اس سے طبعاً صادر ہے۔ شاید اس سے ان کا مقصد وہ ہے جس کے قائل فلاسفہ ہیں۔ کہ عالم واجب تعالیٰ سے ایجاب واضطرار کے طور پر وجود میں آیا ہے۔ اس قول پر لازم آتا ہے کہ عالم قدیم ہو۔ ثمامہ عہد مامون میں تھا۔ اس کے دربار میں اس کی عزت تھی۔

16۔ فرقۂ خیاطیہ

ابوالحسین بن ابوعمرو خیاط کے پیرو ہیں۔ ان کے عقائد یہ ہیں۔

1...... یہ قدریہ کی طرح اس بات کے قائل ہیں کہ بندے خود اپنے افعال کے خالق ہیں۔

2......معدوم شے ہے یعنی حالت عدم میں ثابت ومتقرر ہے خواہ جوہر ہو کر یا عرض ہو کر یعنی ذوات معدومہ ثابتہ، حالت عدم میں اجناس کی صفات کے ساتھ متصف ہیں۔

3......ارادہ الٰہی کا معنی اللہ کا قادر ہونا ہے بغیر اس کے کہ وہ جبراً کرے یا ناگواری سے۔

4......جو خدا کے اپنے افعال ہیں، ان سے متعلق ارادۂ الٰہی کا معنی یہ ہے کہ اللہ ان افعال کا خالق ہے اور بندوں کے افعال سے متعلق ارادۂ الٰہی کا معنی یہ ہے کہ وہ ان افعال کا

حکم دینے والا ہے۔

5...... اللہ کے سمیع وبصیر ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ سمع وبصر کے متعلقات یعنی مسموعات ومبصرات کا عالم ہے۔

6...... خدا اپنی ذات کو یا کسی غیر کو دیکھتا ہے، اس کا بھی یہی معنی ہے کہ وہ انہیں جانتا ہے۔

17۔ فرقۂ جاحظیہ

عمر بن جاحظ (۱۶۳ھ۔ ۲۵۵ھ) کے متبعین ہیں۔

جاحظ، معتصم اور متوکل کے زمانہ میں بڑا فصیح وبلیغ شخص تھا۔ فلاسفہ کی کتابوں کا خوب مطالعہ کیا اور ان کے بہت سے اقوال کو بلیغ عبارتوں کے ساتھ لطیف پیرایہ میں رائج کیا۔ جاحظیہ کے عقائد یہ ہیں۔

1...... سارے علوم بدیہی ہیں

2...... اپنے فعل سے متعلق ارادۂ انسانی کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے فعل کو جانتا ہے اور اس سے سہو کی حالت میں نہیں ہے اور دوسروں کے فعل سے متعلق ارادہ کا انسانی کا معنی یہ ہے کہ وہ اس فعل کو چاہتا ہے۔

3...... اجسام مختلف طبیعتوں والے ہیں۔ ان کے لئے مخصوص آثار ہیں جیسا کہ فلاسفہ طبیعین کا مذہب ہے۔

4...... جوہر کا معدوم ہونا محال ہے البتہ اعراض بدلتے رہتے ہیں اور جواہر اپنی حالت پر باقی رہتے ہیں جیسے ہیولیٰ کے بارے میں کہا گیا ہے۔

5...... جہنم، جہنمیوں کو اپنی طرف کھینچ لے گا، اللہ تعالیٰ کسی کو اس میں داخل نہیں کرے گا۔

6......اپنے افعال خیر وشر کا خالق خود بندہ ہے۔

7......قرآن متزل اجسام کے قبیل سے ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کبھی مرد ہوجائے کبھی عورت۔

18۔فرقۂ کعبیہ

ابوالقاسم (عبداللہ بن احمد بن محمود بلخی) کعبی (م ۳۱۹ھ) کے پیرو ہیں۔کعبی معتزلہ بغداد سے خیاط کا شاگرد تھا۔ان کے عقائد یہ ہیں۔

1......اللہ کا فعل بغیر ارادے کے واقع ہوتا ہے تو جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ اپنے افعال کا ارادہ کرنے والا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان کا خالق ہے۔اور جب یوں کہتے ہیں کہ وہ افعال غیر کا ارادہ کرنے والا ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کا حکم دینے والا ہے۔

2......نہ وہ اپنی ذات کو دیکھتا ہے اور نہ غیر کو (اس کے دیکھنے کا معنی ''جاننا'' ہے) جیسا کہ خیاطیہ کا مذہب ہے۔

19۔فرقۂ جبائیہ

ابوعلی محمد بن عبدالوہاب جبائی کے متبعین ہیں۔جبائی (۲۳۵ھ۔۳۰۳ھ) معتزلہ بصرہ سے تھا۔جبائیہ کے عقائد یہ ہیں۔

1......اللہ تعالیٰ کا ارادہ حادث ہے، مگر کسی محل میں نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اسی ارادہ کے ساتھ ارادہ کرنے والا ہے اور وہ اس کا وصف ہے اور جب اللہ تعالیٰ فنائے عالم کا ارادہ فرمائے گا تو عالم ایسے فنا کے ساتھ ہوگا جو کسی محل میں نہ ہوگا۔

2......اللہ تعالیٰ ایسے کلام کے ساتھ متکلم ہے جسے وہ کسی جسم میں پیدا کر دیتا ہے۔وہ کلام اصوات وحروف سے مرکب ہوتا ہے اور اس کلام کے ساتھ متکلم وہی رب ہے جس

نے وہ کلام پیدا کیا، نہ کہ وہ جسم جس میں اس کلام کا قیام وحلول ہے۔

3......آخرت میں اللہ کی رویت نہ ہوگی۔

4......بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔

5......مرتکب کبیرہ نہ مومن ہے نہ کافر۔ مرتکب کبیرہ اگر بغیر توبہ کئے مرجائے تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

6......اولیاء کے لئے کرامتیں ثابت نہیں ہیں۔

7......اللہ پر واجب ہے کہ مکلف پر لطف فرمائے اور جو چیز اس کے حق میں اصلح ہو، اس کی رعایت کرے۔

عقائد مذکورہ میں ابوعلی، ابو ہاشم کے مواقف ہے۔ پھر ذیل کے عقیدے میں اس سے الگ ہوگیا۔

8......اللہ تعالیٰ کو عالم لذاتہ مانتا ہے مگر وہ اس کے لئے علم نام کی کوئی صفت یا عالمیت کی موجب کوئی حالت تسلیم نہیں کرتا۔

9......اللہ تعالیٰ کے سمیع وبصیر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ حی ہے اور اس میں کوئی آفت یا نقص نہیں۔

10......ممکن ہے کہ وہ کسی کو اس طور سے الم پہنچائے کہ اس کا عوض دے دے۔

20۔ فرقہ بہشمیہ

ابوالہاشم عبدالسلام بن ابوعلی جبائی (۲۴۷ھ/۳۲۱ھ) کی جماعت ہے۔ ابو ہاشم چند عقائد میں اپنے باپ ابوعلی سے منفرد تھا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1......بغیر گناہ کے استحقاق زم وعذاب ممکن ہے باوجودیکہ یہ عقیدہ اجماع اور حکمت کے خلاف ہے۔

2...... کسی گناہ کبیرہ سے توبہ صحیح نہیں ہوتی، جب کسی گناہ غیر کبیرہ پر براجانتے ہوئے بھی مصر ہو۔اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ کسی ادنیٰ گناہ پر مصر رہتے ہوئے اگر کوئی کافر اسلام لائے تو اس کا اسلام لانا صحیح نہ ہو۔

3...... جس آدمی کو فعل قبیح کرنے پر قدرت باقی نہ رہے اور پھر اس سے توبہ کرے تو اس کی توبہ صحیح نہیں ہوتی مثلاً دروغ گو گونگا ہو جائے پھر اپنے جھوٹ سے توبہ کرے تو اس کی توبہ صحیح نہیں اسی طرح زانی کی توبہ ضعیف و عاجز ہو جانے کے بعد صحیح نہیں۔

4...... ایک علم دو معلوم سے بالتفصیل متعلق نہیں ہوتا۔

5...... اللہ کے لئے ایسے احوال ہیں جو نہ معلوم ہیں نہ مجہول۔نہ حارث نہ قدیم۔

توحیدی فرقے کے عقائد ونظریات

اللہ تعالیٰ کی توحید کے ماننے کا دعوٰی کر کے توحیدی فرقہ جو کئی رنگ میں ہے ایک رنگ اپنے آپکو "حزب اللہ" بھی کہتا ہے جو کیماڑی کراچی کی طرف ہے ایک رنگ اپنے آپکو توحیدی کہتا ہے

توحیدیوں کے عقائد ونظریات

عقیدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء کرام علیہم السلام خلفائے راشدین اور اولیاء کاملین کی شان میں بکواس کرنے اور ان کو نیچا دکھانے سے توحید مضبوط ہوتی ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے سوا خواہ وہ نبی ہو یا ولی جن ہو یا فرشتہ کسی اور میں نفع، نقصان، بھلائی و برائی پہنچانے کی قدرت از خود یا خدا کی عطا سے جاننا اور ماننا شرک ہے۔

(درس توحید ص 16)

عقیدہ: اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی ولی، پیر، شہید، غوث، قطب کو بھی عالم میں تصرّف کرنے کی قدرت از خود ہے یا اللہ کی طرف سے عطائی ہے وہ شخص از روئے قرآن وحدیث مشرک ہو جاتا ہے۔ (درس توحید، ص 7)

عقیدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر سے بے گھر ہونا وطن سے بے وطن ہونا اور دندانِ مبارک شہید ہونا، پیشانی مبارک زخمی ہونا، جسم اطہر کا سنگ باری سے لہولہان ہونا، ساحر، کاہن، کاذب، صابی، مجنون وغیرہ کا لقب پانا، کفّار کا سب وشتم، لعن طعن سے پیش آنا، پیٹ پر پتھر باندھنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی قدرت نہ تھی (یعنی بے بس و عاجز تھے) (معاذ اللہ)۔ (درس توحید)

عقیدہ: بتوں پر نازل ہونے والی آیتوں کو اولیاء اللہ کی ذات پر چسپا کرنا۔

عقیدہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہلبیت اطہار کی شان میں طعنہ زنی کرنا۔

عقیدہ: سادہ لوح مسلمانوں پر مشرک و بدعتی کے فتوے لگانا۔

عقیدہ: مزارات اولیاء کے خلاف کتابچے اور پمفلٹ تقسیم کرنا۔

توحیدیوں کی یہ توحید ابلیسی توحید ہے، ابوجہلی توحید ہے، ابولہبی توحید ہے، عبداللہ ابن ابی (رئیس المنافقین) والی توحید ہے صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا اور رسالت کا تصور درمیان سے ہٹا دینا کفر ہے اور سراسر گمراہی ہے کفار عرب بھی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کو عملی طور پر مانتے تھے لیکن سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور کمالات کو دل سے نہ مانا تو جہنم کے نچلے اور سخت ترین طبقے میں گرے۔

حقیقی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معبود اور سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا نائب تسلیم کیا جائے۔

لطیفہ: توحیدی بدنظر کو مانتے ہیں بلکہ اس موضوع پر ان کی طویل تصانیف ہیں حال ہی میں ایک کتاب ''النظر حق'' نجدیوں نے شائع کی ہے جس میں دلائل وشواہد سے بدنظر کا اثبات کیا ہے لیکن انہیں کہا جائے کہ انبیاء و اولیاء کی نگاہِ کرم سے ہزاروں بلکہ بے شمار لوگوں کی بگڑی بن گئی تو ان نام نہاد توحیدیوں کو شرک یاد آجاتا ہے گویا یہ شر کے قائل ہیں خیر کے قائل نہیں ہیں حالانکہ جہاں نظر شر حق ہے تو نظر خیر کا حق ہونا بطریق اولیٰ حق ہے۔

فرقہ شمع نیازیہ کے عقائد ونظریات

موجود و معدوم فرقوں کے بعض باطل عقائد کا انتخاب کر کے ایک نیا فرقہ تیار کیا گیا جسے فرقہ شمع نیازیہ کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔

اس فرقے کے موسس اول صوفی افتخار الحق روہتکی ہیں جنہوں نے بیسویں صدی کے اول عشرے میں اسلام کے خلاف گمراہیت پر مبنی عقائد ونظریات وضع کئے۔ اور دوسرے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنانے اور دور دور تک اپنی فکری بے راہ روی کی ترسیل کے لئے کتاب تصنیف کی مگر جب علمائے اہل سنت کو خبر ہوئی تو انہوں نے اس کا بھرپور تعاقب کیا۔ اس کی تردید کے نتیجے میں اس کی کتاب دوبارہ شائع نہ ہوسکی اور اس طرح وہ فتنہ کچھ دنوں کے لئے دب گیا۔ لیکن جن لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کر لی تھی اس میں سے کچھ تو تائب ہوگئے اور بعض اسی عقیدے پر گامزن رہے۔ یہاں تک کہ شمع نیازوی گونڈوی کا زمانہ آیا۔ انہوں نے صوفی افتخار الحق روہتکی کے مشن کو آگے بڑھانے کی کوشش کی، جن لوگوں کے مقدر میں گمراہی و بے دینی تھی، وہ ان کے ساتھ ہوتے گئے اور گمراہوں کی ایک جماعت تیار ہوگئی۔ چونکہ گونڈوی صاحب ہی کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں یہ فرقہ تیار ہوا تھا، اس لئے اس کا نام فرقہ شمع نیازیہ پڑا۔ اگرچہ اس جماعت کے بعض افراد اپنے کو نیازی کے ساتھ افتخاری بھی کہتے ہیں۔

اسلام کے شیدائوں اور دین حق کے سپاہیوں کا وطیرہ رہتا ہے کہ جب بھی کوئی نیا فتنہ اٹھا اور کوئی فرقہ اپنے باطل عقائد کے ساتھ ظاہر ہوا تو اس کے مقابلے کے لئے میدان میں اتر پڑے۔ اپنی تحریر وتقریر، بیان وخطاب، جلسے جلوس، تصنیف وتالیف کے ذریعہ اس کے نظریات فاسدہ کی تردید کی اور امت مسلمہ کو ان کے دامن پر فریب میں آنے سے

بچانے کی سعی بلیغ فرمائی۔

اہل نظر جانتے ہیں کہ ہر فرقہ اپنی ترقی واشاعت اور دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے کتابیں ورسائل تیار کر کے شائع کرتا ہے تاکہ لوگ پڑھیں اور اس کے ہم عقیدہ ہوجائیں فرقہ شمع نیازیہ نے بھی کچھ کتابیں تصنیف کیں جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

1......حامض الاسنان

2......تحفظ ایمان

3......شمع حقیقت

4......کعبہ کی حقیقت

5......قربانی کی حقیقت

6......آخری سجدہ

7......ہندی کعبہ

8......تعزیہ کی حقیقت

9......میلاد کی حقیقت

10......ہندی تعزیہ

11......ہندی قربانی

12......انگریزی کعبہ

یہ وہ ساری کتابیں ہیں جن میں اسلام کی مخالفت کے سوا کچھ نہیں۔ کفر وشرک کو ایمان، حرام کو حلال، ناجائز کو جائز، بدعات وخرافات کو استحباب وسنت لکھا ہے گویا یہ ساری کتابیں گمراہی کا پلندہ اور بے دینی کے اسباق سے لبریز ہیں۔

سردست ان ہی کتابوں سے کچھ اقتباسات پیش کرنا چاہوں گا۔

اس فرقہ کے اول گرو گھنٹال صوفی افتخار الحق روہتکی اپنی کتاب حامض الاسنان میں

لکھتے ہیں:

1...... ہمارے آقا محمد ﷺ خدا کے خدا ہیں (حامض الاسنان ص 78)

قرآن کہتا ہے کہ ہمارے آقا محمد ﷺ اللہ کے بندے ہیں۔ اللہ نے انہیں پیدا کیا، اپنا محبوب و رسول بنایا مگر اس فرقے نے آپ ﷺ کو خدا ہی نہیں بلکہ خدا کا بھی خدا بنا ڈالا۔ لاحول ولاقوۃ

یہی جناب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

2...... خدا ہر جاہل سے کہیں اجہل مطلق ہے۔ (حامض الاسنان ص 81)

قرآن کہتا ہے کہ خدا عالم غیب والشہادہ ہے۔ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ کوئی بھی ذرہ، کوئی بھی قطرہ، خشکی وتری کی کوئی بھی چیز اس کی نگاہ وقدرت سے مخفی نہیں اور اس کے علم سے باہر نہیں۔ اس کے علم سے کسی مخلوق کے علم کا کوئی مقابلہ نہیں۔ خدا عالم ہے، علیم ہے، حکیم ہے، علام ہے، مگر اس فرقے نے خدا جل جلالہ کو جاہل مطلق کہہ کر قرآن وحدیث کی صریح مخالفت کی اور رب کے علم ازلی وابدی کا انکار کیا۔

یہی جناب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

3...... نبی ﷺ کا علم، علم الٰہی سے زائد ہے۔ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ میرا باطن مجھے امر کرتا ہے کہ اپنے کو خدا سمجھا کرو (حامض الاسنان ص 66)

اسلام کہتا ہے کہ رب تعالیٰ کے علم کے سامنے مخلوق، نبی، رسول یا کسی ذات شخص کے علم کی وہی حیثیت ہے جو ایک قطرہ کی حیثیت سمندر کے سامنے ہے۔ یا اس سے بھی کم۔ پھر رسول ﷺ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے زائد کیسے ہوسکتا ہے۔ پھر نبی ﷺ پر یہ بھی کتنا زبردست الزام ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو خدا تصور کیا۔ کیا اس الزام کو حق ثابت کرنے کے لئے کوئی شہادت پیش کی جاسکتی ہے۔ ہرگز نہیں، نیز لکھتے ہیں:

4...... ہر آدمی خدا ہے (حوالہ سابق ص 27)

5......تمام بت خدا ہیں (حوالہ سابقص 13) یہ بھی لکھتے ہیں کہ:

6......اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ ماننا عقلا ونقلا من گھڑت لغو ومہمل توحید ہے (حوالہ سابق ص 45)

7......مشرکین بت نہیں پوجتے تھے بلکہ صرف خدا کو پوجتے تھے (حوالہ سابق ص 43)

8 جس عقیدے کے سبب مشرکین مشرک ٹھہرے علمائے اسلام اسی عقیدے پر ہیں (حوالہ سابق ص 43)

یہ ہے صوفی افتخار الحق روہتکی کا عقیدہ جو فرقہ شمع نیازیہ کے موسس اول ہیں۔ اب آیئے شمع نیازی گونڈوی کی طرف رخ کرتے ہیں۔ شمع نیازی لکھتے ہیں:

9......اسی طرح جب پیغمبر خدا حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدنا

زمین وآسمان کی درمیان خدا کا غیر موجود نہیں۔ اگر غیر خدا بھی موجود ہوتا تو نظام درہم برہم ہوجاتا (ایک فتویٰ کا جواب ص 11، نیازی)

معلوم ہوا کہ شمع نیازی کا عقیدہ ہے کہ زمین وآسمان کے درمیان جتنی چیزیں ہیں سب عین خدا ہیں اور سب خدا ہیں تو سب لائق عبادت ومعبود ہیں۔

اسی فرقے کے ایک مبلغ خلیل اللہ الہ آبادی لکھتے ہیں:

10 ......حاصل کلام یہ کہ تمام بت نہیں غیر خدا بلکہ عین خدا ہیں۔

(شمع حقیقت ص 126)

یہ مبلغ صاحب شاعر بھی ہیں اور تک بندی بھی جانتے ہیں، دو شعر ملاحظہ کیجئے۔

خدا کا مسمی ہے انسان کامل

ہے باطن میں مولیٰ بظاہر بشر ہے

کہیں سب غیر حق جس کو ہم اسے اللہ کہتے ہیں

سمجھ کا پھیر ہے اللہ کو غیر اللہ کہتے ہیں

(شمع حقیقت ص125)

صوفی نورالہدیٰ نیازی لکھتے ہیں:

13 ......خالق مخلوق کا غیر نہیں بلکہ عین ہے یوں انسان کا خدا غیر نہیں بلکہ عین ہے اور یہی توحید خداوندی ہے۔ (تحفظ ایمان ص34)

ابوشمع بلدھری گونڈوی لکھتے ہیں:

14 ......ہم صوفیوں کے عقیدے کے مطابق وجود وہ ہے جسے دیکھا جا سکے، اس وجود کو شے کہا جاتا ہے اور جو وجد کو جوڑے اسے ذات کہا جاتا ہے۔ ہر وجود کا فرداً فرداً نام ختم ہو جاتا ہے۔ صرف ذات کا نام باقی رہ جاتا ہے۔ اسی نام کو وحدت کہا جاتا ہے اور تمام موجودات کے نام کو وحدۃ الوجود کہا جاتا ہے جو ذات پاک کے نام کے ساتھ خالص ہے۔

(تارفولادی برائے برق کی بربادی ص22)

مذکورہ اقتباسات کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کے تمام ذرات، پیڑ، پودے، دریا، پتھر، لید، گوبر، پیشاب، پاخانہ، کتے، بلی، مور، گدھے، سب ان کے عقیدے میں ان کے خدا ہیں۔ (معاذ اللہ)

نیز وہ یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ عرب کے مشرکین کا جو عقیدہ تھا وہی تمام علمائے اسلام، اولیائے کرام کا ہے، (معاذ اللہ)

تعمیر کعبہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان فرمایا تھا اے لوگو! حج کعبہ کے لئے آؤ، اس واقعہ سے صوفی نورالہی استدلال کرتے ہیں۔

15 ......حضرت محمد رسول عربی ﷺ کے فرمودات کا کیا مطلب ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ شریف کی تعمیر کے بعد اعلان کیا کہ

مکہ حرم شریف ہے اسی طرح میں بھی اعلان کرتا ہوں کہ مدینہ حرم شریف ہے لہذا سارے مسلمان خانہ کعبہ میں سجدہ اور اس کے گرد طواف کرتے ہیں تو سارے مسلمان خانہ رسول میں سجدہ وطواف کریں (تحفظ ایمان ص 173)

چند صفحات بعد لکھتے ہیں:

16 ...... حضرت محمد ﷺ کے مزار طیبہ اور تمام اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ کے سجدہ کرنے اور اس کا طواف کرنا جائز وحلال ہوجاتا ہے (تحفظ ایمان ص 179)

اسلام کی نظر میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لئے سجدہ کرنا جائز نہیں اور کعبہ مقدسہ کے سوا کسی مقام کا طواف روا نہیں لیکن اس فرقے نے مزارات کے لئے سجدہ وطواف کرنا جائز قرار دیا۔

شمع نیازی صاحب قرآن مقدس کی ایک آیت کریمہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس

(قرآن شریف)

صوفیائے کرام نے سجدہ کرلیا، مگر گروہ علماء نے سجدہ کرنے سے منع کردیا (ایک اہم فتویٰ کا جواب ص 11)

یہ فرقہ اپنے گروہ کو جماعت صوفیا سے شمار کرتا ہے اور اس آیت میں ملائکہ کی تفسیر صوفیا سے کرکے یہ واضح کرنا چاہتا ہے کہ ہم فرشتوں کی طرح معصوم، پاک وصاف ہیں اور ابلیس کا ترجمہ علماء کرکے یہ بتانا چاہتا ہے کہ علمائے اسلام شیطان کی طرح دجال، مکار، کافر، زندیق ہیں۔ معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ۔ یہ تو صرف ستر عقائد کفریہ ہیں جو ان کے سیکڑوں عقائد باطلہ میں سے منتخب کرکے پیش کئے گئے۔ اگر ان کے تمام خرافات کو یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوجائے۔ ہاں ضرورت محسوس کی گئی تو یہ کام بھی ان شاء اللہ کیا جائے گا

آخر میں عرض ہے کہ ان کے کفری عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ کسی کے اندر پایا

جائے تو وہ اسلام سے خارج ہے۔ پھر جب اس طرح کے سیکڑوں عقائد کا حامل جو شخص یا فرقہ ہوگا، اس کا انجام کیا ہوگا۔ بلاشبہ اس طرح کا عقیدہ رکھنے والا آدمی بدعتی، فاسق، زندیق، جہنمی اور کافر ومرتد ہے۔

لہذا مسلمانوں پر ضروری ہے کہ ایسے فرقے ضالہ باطلہ، مرتدہ سے دور رہیں۔ ان کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، نکاح، دعوت، میل ملاپ، دوستی، نماز جنازہ سب سے اجتناب کریں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اھل البدع کلاب اھل النار (کنز العمال، ج1، ص223)

گمراہ لوگ دوزخیوں کی کتے ہیں

نیز فرمایا

اھل البدع شر الخلق والخلیقة (کنز العمال، ج1، ص218)

بدمذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

ایک مقام پر یوں فرمایا گیا

یکون فی آخر الزمان دجالونکذابون یاتونکم من الاحادیث بما لاتسمعوا انتم ولا اباء کم فاباکم واباھم لا یضلونکم ولا یفتونکم

(مسلم شریف مقدسہ جلد اول، ص10)

آخر زمانے میں جھوٹے وفریبی لوگ پیدا ہوں گے۔ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں، نہ تمہارے باپ دادا نے تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دے۔

جیلانی چاند پوری کے عقائد ونظریات

آج کل حلقہ قادریہ علویہ کے نام سے ایک جماعت کام کررہی ہے جس کا بانی اور سرپرست جیلانی چاند پوری تھا۔ یہ اتحاد بین المسلمین کے نام سے لوگوں کو اپنے آپ سے متاثر کرواتا ہے حالانکہ اس کے عقائد ونظریات اسلام اور اہلسنت کے منافی تھے۔ اس کا اخبار جو آج کل ''ایمان'' کے نام سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ اس کا ہفت روزہ رسالہ ''مخبر العالمین'' کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ آئے دن یہ سیمینار اور پروگرام منعقد کرتا، جس میں شیعہ اور سنی مولویوں کو دعوت خطاب دیتا اور شیعوں کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کے عقائد و نظریات، ہم اس کے اخبار ''ایمان'' سے اور اسی کی رسالے ہفت روزہ ''مخبر العالمین'' سے بیان کریں گے۔

جیلانی چاند پوری اپنے آپ کو اشرفی کہتا تھا

چنانچہ اپنے ہفت روزہ رسالہ ''مخبر العالمین'' کے 7 تا 14 مارچ 2004ء میں جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 9 اور 10 پر لکھتا ہے کہ ''میں اشرفی ہوں اور اعلیٰ حضرت سید علی حسین شاہ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوں۔ میں انہی کی نسبت سے 1937ء میں چاند پور سے اخبار اشرف نکالتا تھا۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ اپنے آپ کو اشرفی کہتا ہے۔ ہم نے اس دور کے اشرفی صوفیائے کرام سے اس کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں انہوں نے بتایا کہ باطل نظریات رکھنے والا آدمی ہم میں سے نہیں ہوسکتا۔

گستاخی...... اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ

صحابی رسول ہیں مگر پھر بھی چاند پوری نے اپنے ہفت روزہ رسالے مخبر العالمین شمارہ 4 اپریل 2004ء جلد 4 شمارہ نمبر 13 کی صفحہ نمبر 16 پر حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کی شان میں بکواس کی ہے۔

گستاخی...... چاند پوری اپنے ہفت روزہ رسالے مخبر العالمین شمارہ نمبر 4 اپریل 2004ء جلد 4 شمارہ نمبر 13 کے صفحہ نمبر 19 پر بکواس کرتا ہے۔ ہندہ نے اپنے بیٹے معاویہ کو حکومت کرنے اور فساد کرنے پر اکسایا۔ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا کو عورت اور حضرت امیر معاویہ کو صرف معاویہ لکھا۔

مزید بکواس کرتا ہے کہ معاویہ نے اسلام کو نہیں بلکہ اپنی ماں کے حکم کو فوقیت دی۔

مزید بکواس کرتا ہے کہ ابوسفیان کا پورا خاندان حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔

گستاخی...... 4 اپریل کے شمارہ کے صفحہ نمبر 19 پر لکھتا ہے کہ حضرت عثمان شہید ہو گئے تو معاویہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنے اور ان پر الزام لگانے کا موقع میسر آ گیا۔

گستاخی...... چاند پوری اپنے شمارے 11 اپریل تا 18 اپریل 2004ء جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 14 پر بکواس لکھا ہے۔ سب سے پہلے اس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف حضور علیہ پر بہتان باندھا اور مزید بکواس لکھی کہ معاویہ بزور شمشیر بادشاہ بن گیا

اس شمارے کے صفحہ نمبر 15 پر بکواس لکھتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کی سازش تیار کی۔ معاویہ منافق تھا (معاذ اللہ)

گستاخی...... چاند پوری نے اپنے رسالے مخبر العالمین کے شمارے 7 مارچ 2004ء جلد نمبر 4 کے صفحہ نمبر 28 پر بکواس لکھتا ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ ماتم کی حمایت میں تھے۔

یہ پورا مضمون جس کا عنوان ''عزاداری حسین پر مباہلہ آسمان پر'' کے نام سے اس وقت شائع کیا جب جیوٹی وی کے پروگرام ''عالم آن لائن'' کے میزبان ڈاکٹر عامر لیاقت نے ماتم کے خلاف بات کی۔

جیلانی چاند پوری سے رہا نہ گیا کیونکہ وہ ماتم کا قائل اور شیعوں کا حمایتی ہے۔ اس نے فورا مضمون شائع کیا۔ ہم پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ اگر جیلانی چاند پوری اپنے آپ کو اہلسنت کہتا ہے تو اس وقت کہاں تھا جب میڈیا پر عقائد اہلسنت کے خلاف بات ہوئی؟

یہ اسی شمارے کی صفحہ نمبر 28 پر مزید بکواس کرتا ہے کہ عزاداری (معاذ اللہ) حضور ﷺ کی سنت ہے اور عزاداری کی مخالفت کرنے والے قرآن وحدیث کے مخالف ہیں۔ دلیل چاند پوری نے یہ دی کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر حضور ﷺ کو ملی تو حضور ﷺ نے گریہ کیا۔

یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ رونے کو کون منع کرتا ہے شیعہ تو چھریوں سے کاٹنے پیٹنے کو عزاداری کہتے ہیں اور کتنی شرم کی بات ہے کہ چاند پوری اس کو سنت کہتا ہے۔

گستاخی...... ہفت روزہ مخبر العالمین کے 14 مئی 2004ء کے شمارے کے صفحہ نمبر 4 پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے گستاخ صحابہ کے خلاف فتوے کو غلط کہا۔

گستاخی...... ہفت روزہ مخبر العالمین کے 14 مئی 2004ء کے شمارے کے صفحہ نمبر 4 پر گستاخ صحابہ کی حمایت میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنی اختلاف مولویوں کے پیدا کردہ ہیں۔

جیلانی چاند پوری بتائے اگر شیعہ سنی اختلاف مولویوں کے پیدا کردہ ہیں تو پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اپنی کتابوں میں گالیاں آج تک کیوں لکھی جارہی ہیں۔

گستاخی...... روزنامہ ایمان 3 مئی بروز پیر 2004ء کے اخبار کے صفحہ نمبر 2 پر چاند پوری نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو منافقین سے بدتر لکھا اور سرکار اعظم ﷺ پر بہتان باندھا (معاذ اللہ)

اسی اخبار کے صفحہ نمبر 2 پر ہی چاند پوری نے خاندان رسول پر بہتان باندھا کہ حضور ﷺ کا پورا خاندان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو باغی کہتا تھا۔

مزید بکواس کرتا ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مولویوں کا بنایا ہوا کاتب وحی اور رضی اللہ عنہ بھی مولویوں کا لکھا ہوا ہے۔ (معاذ اللہ)

اب آپ حضرات کے سامنے جیلانی چاند پوری کی مشہور کتاب داستان حرم سے کچھ گستاخیاں پیش کی جائیں گی جسے پڑھ کر قارئین خود فیصلہ کریں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر الزامات

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب ''داستان حرم'' حصہ اول ص 318 پر لکھتا ہے۔ حضرت عثمان نے بارہ سال خلافت کی۔ شروع کے چھ سال تک کسی شخص یا قریش کو آپ سے شکایت نہ ہوئی بلکہ حضرت عمر سے بھی زیادہ آپ کے ثناء خواں رہے۔ حضرت عمر سخت مزاج تھے اور حضرت عثمان تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہی قریش پر مہربانیاں کرنے لگے۔ ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا اور سزا دینے میں تاخیر سے کام لیا۔ لیکن چھ سال بعد اپنے رشتہ داروں کو گورنر بنایا اور اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک کیا۔ پھر عوام کے لئے پہلے کی طرح نرم نہ رہے۔ آخری چھ سال کی حالت یہ رہی کہ افریقہ کے گورنر مروان کی مملکت کا خمس معاف کر دیا۔ اپنے رشتہ داروں کو بیت المال کی دولت دے دے کر نہال کر دیا اور بیت المال کی دولت اپنے رشتہ داروں کو تقسیم کرنے کا آپ نے جواز ثابت کرتے ہوئے یہ تاویل نکالی کہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیا ہے۔ (معاذ اللہ) (کتاب داستان حرم حصہ اول ص 318)

اصحاب احد کی شان میں گستاخی

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب ''داستان حرم'' حصہ اول ص 367 پر لکھتا ہے کہ جب

غزوہ احد میں مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت کے دلوں میں شیطان ابلیس نے خناس سے کام لے کر لالچ ڈال دیا تو انہوں نے سرکار علیہ السلام کی ہدایت کو پس پشت ڈال کر مال غنیمت کی طرف متوجہ ہو گئے اور جس مقام پر حضور علیہ السلام نے انہیں تعینات کیا تھا، اسے انہوں نے چھوڑ دیا اور وہاں سے ہٹ کر مال غنیمت پر قبضہ کرنے کی دھن میں لگ گئے۔ (داستان حرم حصہ اول ص 367)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا فرض بھلا دیا

جیلانی چاندپوری اپنی کتاب ''داستان حرم'' حصہ اول ص 232 پر لکھتا ہے کہ جناب سیدہ فاطمہ کو پہلی بہت ضروری اور دل دکھانے والی شکایت یہ ہے کہ ان کے بابا جان یعنی باعث تخلیق کائنات کا جسم اطہر گور و کفن کا منتظر ہے۔ مخصوص احباب کا انتظار ہے۔ جن میں حضرت ابوبکر صدیق سرفہرست ہیں لیکن جناب سیدہ کو اطلاع ملی کہ خلافت نبوی نے احباب خاص کو وہ فرض بھلا دیا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ اس فرض کو جس قدر جلد سے جلد ممکن ہو، پورا کر دیا جائے (معاذ اللہ) (کتاب داستان حرم حصہ اول، ص 232)

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ پر الزام

جیلانی چاندپوری لکھتا ہے کہ ابوسفیان نے امیر المومنین کو اکسایا تھا کہ وہ خلافت کا اعلان کریں۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکسایا تھا کہ وہ حضرت ابوبکر کی بیعت نہ کریں۔ (داستان حرم، جلد اول ص 204)

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی

جیلانی چاندپوری اپنی کتاب ''داستان حرم'' حصہ اول ص 273 پر لکھتا ہے کہ امیر

المومنین حضرت عمر کی شہادت حضرت مغیرہ ابن شعبہ کے غلام ابولولو فیروز کے خنجر سے لگائے ہوئے زخموں سے ہوئی اور بعض کے نزدیک حضرت مغیرہ ابن شعبہ کی شہ پر ان کے غلام ابولولو فیروز نے یہ بدبختی اختیار کی۔ (معاذ اللہ)

اگر چہ کہ یہ غلام ابولولو فیروز خود بھی حضرت عمر سے بغض وعناد رکھتا تھا بہر حال اس میں شک نہیں کہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ سازشی مزاج کے حامل ضرور تھے (معاذ اللہ)

دوسری جگہ اسی کتاب ''داستان حرم'' جلد اول کے ص 313 پر جیلانی چاند لکھتا ہے کہ مغیرہ ابن شعبہ فریب کار آدمی تھا (معاذ اللہ)

تیسری جگہ ''داستان حرم'' جلد اول کے ص 273 پر جیلانی چاند پوری حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی طرف یہ بات منسوب کر کے لکھتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو اشخاص نے فساد ریزی کی ہے۔ ان میں سے عمرو بن العاص نے جنگ صفین کے موقع پر اور دوسرے مغیرہ ابن شعبہ ہیں (معاذ اللہ)

صحابی رسول حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی

جنگ صفین عمرو بن العاص کو ایک مکر سوجھا اور انہوں نے مکر سے کام لیتے ہوئے لشکر کو قرآن اٹھا کر اس کی دعوت دی کہ اللہ کے کلام کے مطابق فیصلہ کرو اور قتل وغارت گری بند ہو جانی چاہئے (معاذ اللہ) (داستان حرم، ص 399)

صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زبیر بن العوام کی شان میں گستاخی

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستان حرم جلد اول ص 392 پر لکھتا ہے کہ سبائیوں اور منافقین کا چرب زبان عبداللہ بن زبیر بن عوام تھے (معاذ اللہ)

متعدد صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں بکواس

جیلانی چاند پوری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھا اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بندگان خدا! اپنے حق اور صدق کی طرف چلو اور اپنے دشمن سے جنگ رکھو، بلاشبہ حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن العاص، حضرت ابن ابی معیط، حضرت حبیب بن مسلمہ، حضرت ابن ابی سرح اور حضرت ضحاک بن قیس دین اور قرآن سے تعلق رکھنے والے نہیں (داستان حرم جلد اول ص 432)

جیلانی چاند پوری ظالم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا سخت دشمن ہے۔ اسے کیا معلوم کہ جن صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ہمیں صحیح سلامت دین ملا ہے، ان کی ذات پر طعنہ زنی کر کے وہ خود اپنے آپ کو بے ایمان اور بے دین ثابت کر رہا ہے۔ اگر اس سرزمین پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دین اور قرآن مجید سے تعلق نہیں تو پھر قرآن مجید سے کس کا تعلق ہے؟

حضرت ابوسفیان، حضرت ہندہ اور ان کے صاحبزادوں کو گالیاں دیں

1...... جیلانی چاند پوری اپنے روزنامہ ''اخبار ایمان'' بدھ 4 مارچ 2004ء پر لکھتا ہے کہ سفیان کی بیوی ہندہ جو کہ نبی کریم ﷺ کے محبوب چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ نکال کر چبا گئی تھی، اگرچہ مسلمان ہوگئی تھی، حضور ﷺ نے اس سے قصاص نہ لیا لیکن حضور ﷺ فرماتے تھے یہ عورت میرے سامنے نہ آئے کہ اس کو دیکھ کر میرا غم تازہ ہو جاتا ہے اور اس نے جو حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا، وہ بھلا میں کیسے فراموش کر سکتا ہوں اور اس واقعہ کو یاد کر کے اکثر حضور ﷺ کی آنکھیں فرط غم سے بھیگ جایا کرتی تھیں۔ ابو سفیان کے دو بیٹے معاویہ اور زیاد (جو کہ ولد الزنا) تھا، ان کو ظلم اور سفا کی ورثہ میں ملی تھی۔ زیاد کی بات تو بعد میں آئے گی۔ معاویہ نے کیا نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاویہ

کوشام کا گورنر مقرر کر دیا تھا۔ معاویہ نہایت سفاک اور چالاک آدمی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تو حضرت عمر کے دبدبہ اور جلال کی وجہ سے ریشہ دوانیوں کا اسے موقع نہ مل سکا۔ حضرت عثمان کی سادگی اور شیریں صفت کی وجہ سے خوب خوب دنیاوی فائدے حاصل کئے۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف طویل جنگوں کا ایک سلسلہ جاری کر دیا۔ امیر المومنین پر تلوار اٹھانے والا شخص شریعت محمدی ﷺ اور دین میں باغی ہے۔ ہم اس شخص کے سوائے باغی کے اور کوئی نام نہیں دے سکتے (معاذ اللہ) (روزنامہ ایمان اخبار، بدھ 4 مارچ 2004ئ)

2...... چاند پوری اپنے ہفت روزہ رسالے ''مخبر العالمین'' شمارہ نمبر 4 اپریل 2004ء ص 10 پر لکھتا ہے کہ ہندہ نے اپنے بیٹے کو حکومت کرنے اور فساد کرنے پر اکسایا۔ ابوسفیان کا پورا خاندان حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض وعداوت رکھتا تھا۔ (معاذ اللہ)

امیر معاویہ نے ریاستی طاقت کا استعمال کیا

امیر معاویہ ریاستی طاقت کے مالک تھے۔ اس لئے بزور بازو (موجودہ دور کی آہنی ہاتھوں کی اصطلاح) ہتھیاروں کی مدد اور سیاسی چالاکیوں کے ذریعہ ان سے نبرد آزمائی کرتے رہے۔ کسی کو لالچ دے کر مطیع بنالیتے یا شہر بدری سے پیش آتے اگر کسی سرغنہ پر قابو پالیتے تو اس گروہ کا قلع قمع کر ڈالتے۔ (داستان حرم، جلد دوم ص 395)

امیر معاویہ پر ملک شام پر قبضہ کا الزام

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستان حرم جلد دوم ص 449 پر لکھتا ہے کہ جب امیر معاویہ شام کی امارات پر قابض ہو گئے تو ان کی والدہ ہندہ نے انہیں ایک خط تحریر کیا جس میں کہا تھا کہ اے میرے بیٹے! خدا کی قسم کوئی شریف زاری کم ہی ایسی ہوگی جس نے

تیرے جیسا بچہ جنا ہوگا اور بلاشبہ اس شخص نے تجھے اس کام کے لئے کھڑا کیا ہے جو معاملات میں سخت گیر ہے۔ پس تو پسند ناپسند میں اس کی پوری پوری اطاعت کرنا۔

امیر معاویہ پر جھوٹی تہمت

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستان حرم جلد اول ص 394 پر لکھتا ہے کہ امیر معاویہ نے حضرت عثمان کے خون کے قصاص کو بہانہ بنا کر مولائے کائنات کی خلافت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ (معاذ اللہ)

حضرت امیر معاویہ پر دوسری جھوٹی تہمت

حضرت امیر شام معاویہ بن ابوسفیان نے اپنے بدکردار اور فاسق و فاجر بیٹے یزید بن معاویہ کے حق میں لوگوں سے جبری بیعت لی اور لالچ و رشوت کے ذریعہ یزید کے لئے (رائے) ووٹ خرید کر تمام ہی احکامات خداوندی اور اسلام و اخلاقی اقدار کو پامال کر کے رکھ دیا۔ یہ حقائق پر مبنی تاریخ کا نہایت شرمناک اور تلخ رخ ہے جو بنی امیہ کے کردار کا آئینہ دار ہے۔ (کتاب داستان حرم جلد اول ص 691)

عزیزان گرامی! اب فیصلہ آپ کریں اس قدر گستاخیاں بکنے والا شخص کیا مسلمان کہلانے کا حق دار ہے؟

چاند پوری کے ان باطل عقائد و نظریات سے تحریری اور زبانی توبہ کہیں سے بھی ثابت نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باطل نظریات لے کر مر گیا، کیا ایسے شخص کو صوفی کہا جا سکتا ہے؟

کیا ایسے گستاخ شخص سے یا اس کی جماعت سے تعلق رکھا جا سکتا ہے؟

کیا چاند پوری کی برسی میں شرکت کی جا سکتی ہے؟

کیا ایسے شخص کے لئے ہم مغفرت کی دعا کر سکتے ہیں؟

نہیں! ہرگز نہیں! گستاخ صحابہ پر لعنت کرنے کا حکم ہے وہ ہمیشہ لعنتی رہے گا اور قیامت کے دن بھی لعنتی اٹھے گا۔

ہاں اگر حلقہ علویہ قادریہ کے لوگ جیلانی چاندپوری کے عقائد ونظریات سے برأت کا اعلان کریں اور رجوع کرلیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم ان سے یہی امید رکھتے ہیں۔

یاد رہے کہ جیلانی چاندپوری گستاخانہ عقائد پر مرا ہے۔ آخری وقت تک اس نے توبہ نہیں کی لہذا ایسے شخص کی برسی میں جانا اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرنا سخت منع ہے۔

فتنہ گوہر شاہی کے عقائد ونظریات

فتنہ گوہریہ بہت خطرناک فتنہ ہے۔ اس فتنے کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گوہر شاہی نے اس فتنے کا آغاز اپنی انجمن سرفروشان اسلام کے نام سے کیا۔ فتنہ گوہریہ دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں بلکہ ایمان کے رہزنوں کا سفید پوش دستہ ہے جو عشق وعرفان کی متاع عزیز پر شب خون مارنے اٹھا ہے۔ ان کے مصنوعی تصوف اور بناوٹی روحانیت کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔

اس فرقے کا طریقہ واردات اس لحاظ سے بہت پراسرار اور خطرناک ہے کہ نہ صرف اہلسنت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ کی اتباع اور عقیدت کا بھی دم بھرتے ہیں۔ فتنہ گوہریہ کے پیرو اہلسنت کو بدنام کرنے اور نوجوانوں کو راہ حق سے بہکانے کے لئے اہلسنت کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

گوہر شاہی نے اپنی گمراہی ان تینوں کتابوں میں تحریر کی ہیں جن کے نام ''روحانی سفر' روشناس اور مینارہ نور'' وغیرہ ہیں۔ اب آپ کے سامنے ان کتب کی عبارات ثبوت کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔

گوہر شاہی کے عقائد ونظریات اسی کی کتابوں سے

1...... گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے صفحہ نمبر 4 پر لکھتا ہے کہ اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا۔ انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی، میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے؟ (معاذ اللہ)

2.....گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے ص 7 پر لکھتا ہے کہ اس دن کے بعد یعنی بیس سال کی عمر سے بتیس سال کی عمر تک اس گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہوگئی، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہوسکتی۔

3.....گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے صفحہ نمبر 8 پر لکھتا ہے کہ سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہوگیا۔

4.....گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے ص 21 پر لکھتا ہے کہ رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے۔ گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے۔ جس پر بغیر زیر وزبر کے محمد لکھا ہوا ہے۔ آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں (معاذاللہ)

5.....گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے صفحہ نمبر 22 پر لکھتا ہے کہ جو تیرے مرشد کے روپ میں میں پیشاب میں نظر آیا، جو یا رسول اللہ بن کر آیا تھا۔ وہ بھی میرا ہی مرشد تھا اور اس وقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچالیا، وہی میرا مرشد تھا۔

6 گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے ص 24 پر لکھتا ہے کہ درد اور بدگمانی کی وجہ سے آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی، سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا۔

7.....گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے ص 27 پر لکھتا ہے کہ جب ہاتھ اوپر اٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں۔ جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا۔

8.....گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر ص 35 پر لکھتا ہے کہ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے، خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا۔

9.....گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے ص 32 پر لکھتا ہے کہ (مستانی) میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے بچا۔ دوسری میں خود پھنسا،

چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا۔

10 ...... گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے ص 36 پر لکھتا ہے کہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھی کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے۔

11 ...... گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے ص 38 پر لکھتا ہے کہ (مستانی نے) جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا، پھر گلے سے لگالیا۔

12 ...... گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے ص 49 پر لکھتا ہے کہ چرس پینے والے کے متعلق مجھے الہام ہوا کہ یہ شخص ہزاروں، عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے۔

13 ...... گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے ص 50 پر لکھتا ہے کہ یہ نشہ اس کی عبادت ہے۔

14 گوہر شاہی اپنی کتاب روشناس کے ص 3 پر علم کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ظاہری علم کی انتہا بحث و مباحثہ اور مناظرہ ہے جو مقام شر بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ بہتر فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں۔

15 ...... گوہر شاہی اپنی کتاب روشناس کے ص 4 پر پیر ہونے کی عجیب وغریب شرط قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر کوئی مرشد سات دن سے زیادہ ٹال مٹول سے کام لے تو بہتر ہے کہ اس سے جدا ہو جائے، اپنی عمر عزیز برباد نہ کرے۔

16 ...... گوہر شاہی اپنی کتاب روشناس کے ص 11 پر لکھتا ہے کہ ایک دن، اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں، سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر اور وہ اللہ پر عاشق ہوگئی (معاذ اللہ)

17 ...... گوہر شاہی اپنی کتاب مینارہ نور کے ص 11 پر لکھتا ہے کہ آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے۔

18 ...... گوہر شاہی اپنی کتاب مینارہ نور کے ص 14 پر لکھتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی

بے شک عابد وزاہد تھا۔

19...... گوہر شاہی اپنی کتاب مینارہ نور کے ص 27 پر لکھتا ہے کہ علماء کی شان میں شدید ترین گستاخیاں کیں اور ان کے علم پر تنقید کی۔

20...... گوہر شاہی اپنی کتاب مینارہ نور کے ص 29 پر آیت کا جھوٹا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ قرآن مجید میں بار بار" **دع نفسک وتعال** " فرمایا ہے۔ حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وارد نہیں ہوا۔

21...... گوہر شاہی اپنی کتاب مینارہ نور کے ص 44 پر لکھتا ہے کہ جب تک آپ علیہ السلام کسی کو زیارت نہ دیں، اس کے امتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔

22...... گوہر شاہی اپنی کتاب مینارہ نور کے ص 61 پر ولایت اور پیر و مرشد کی عجیب وغریب شرطیں قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ولی کے لئے الہام وکشف وکرامت ضروری ہے اور ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا مرتبہ رکھتا ہو۔

23...... گوہر شاہی اپنی کتاب مینارہ نور کے ص 62 پر لکھتا ہے کہ بیت المقدس سے دو میل دور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے حتی کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔

24...... گوہر شاہی اپنی کتاب مینارہ نور کے ص 30 پر لکھتا ہے کہ نبی دیدار الٰہی کو ترستے رہے اور یہ (اولیاء امت) دیدار میں رہتے ہیں۔

25...... گوہر شاہی اپنی کتاب نماز حقیقت اور اقسام بیعت کے صفحہ نمبر 5 پر لکھتا ہے کہ نماز میں ایک اور کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا اللہ ہم کو دیکھ رہا ہے۔ ظاہر ہے ہم اس کو نہیں دیکھ رہے اور اللہ بھی ہمیں نہیں دیکھتا۔

26...... گوہر شاہی اپنی کتاب تحفۃ المجالس کے صفحہ نمبر 2 پر لکھتا ہے کہ پہلے اعمال

ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے۔

27...... گوہر شاہی اپنی کتاب تحفۃ المجالس کے ص 3 پر لکھتا ہے کہ آدمی بس نماز کے نوافل پڑھتا رہے، علماء نے ہم سب کو الجھا دیا۔

28...... گوہر شاہی کی کتاب "دین الٰہی" کے ص 9 پر درج ہے کہ گوہر شاہی کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات، ہر مرتبہ اور معراج نصیب ہونے کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔اسی لئے خوشی میں اس کے ماننے والے "جشن شاہی" مناتے ہیں۔

29...... گوہر شاہی اپنی کتاب دین الٰہی کے ص 44 پر لکھتا ہے کہ سب سے بہتر اور بلند وہی ہے جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، خواہ وہ کسی مذہب سے بھی ہو۔

30...... گوہر شاہی نے اپنی کتاب دین الٰہی کے ص 45 پر ترجمہ قرآن میں خیانت کر کے عوام کو دھوکا دیا۔

31...... گوہر شاہی اپنی کتاب دین الٰہی کے ص 48 پر اپنا باطل عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "رب چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے، وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب"

اے مسلمانو! کیا اس سے زیادہ دلیری کے ساتھ کوئی دشمن اسلام دین متین کے چہرے کو مسخ کرسکتا ہے؟ کیا شریعت مطہرہ کی تنقیص کے لئے اس سے بھی زیادہ شرمناک پیرایہ استعمال کیا جاسکتا ہے؟ کیا اپنے مذہب، اپنے دین، اپنے عقائد کا اس طرح سے خون کرنے والا یہ شخص مذہبی رہنما ہوسکتا ہے؟

آج کل گوہر شاہی کے چیلوں نے "مہدی فاؤنڈیشن" کے نام سے کام کرنا شروع کردیا ہے۔ یہ جماعت دوبارہ سرگرم ہو رہی ہے۔ اس کے کارکنان دنیا بھر میں فیس بک، ٹیوٹر، ویب پیج، ای میل اور خطوط کے ذریعہ فساد پھیلا رہے ہیں۔ اس طرح گوہر شاہی کی فتنہ انگیز جماعت دوبارہ سرگرم ہوگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین ثم آمین

فتنہ طاہریہ (طاہر القادری) کے عقائد ونظریات

موجودہ دور میں جہاں سینکڑوں فتنے برپا ہوئے وہاں اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا لبادہ اوڑھ کر ایک نیا فتنہ طاہر القادری کی شکل میں نمودار ہوا۔ اپنے آپ کو سنی قادری اور حنفی کہلانے والا طاہر القادری پس پردہ کیا عقائد رکھتا ہے طاہر القادری نہ قادری ہے نہ حنفی نہ سنی ہے بلکہ ایک نیا فتنہ ہے جسے فتنہ طاہریہ کہنا غلط نہ ہوگا۔

اپنے آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا مقلد کہتا ہے مگر امام اعظم کی بات کو نہیں مانتا اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے خلاف بات کرتا ہے

1)۔۔۔ طاہر القادری کہتا ہے کہ عورت کی دیت کو نصف قرار دینا، اسے غیر مسلم قرار دینے کے مترادف ہے۔

2)۔۔۔ میں حنفیت یا مسلک اہلسنت و جماعت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہا ہوں۔

(نوائے وقت میگزین ص 4 تا 19 ستمبر 1986ء بحوالہ رضائے مصطفی گوجرانوالہ)

3)۔۔۔ نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے قیام میں اقتداء کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجود کرے ،سلام پھیرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے یہاں یہ ضروری نہیں ہے کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر۔

(بحوالہ: نوائے وقت میگزین 19 ستمبر 1986ء، رضائے مصطفی گوجرانوالہ ماہ ذیقعد 1407ھ)

اپنے آپ کو اہلسنّت و جماعت کہتا ہے مگر پسِ پردہ

4)....میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہوں۔(رسالہ دید شنید لاہور 4 تا 19 اپریل 1986ء بحوالہ رضائے مصطفی گوجرانوالہ)

5)....میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔(رسالہ دید شنید لاہور 4 تا 19 اپریل 1986ء، رضائے مصطفی گوجرانوالہ)

6)....بحمد للہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جنکی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ محض فروعات و جزئیات میں الجھنا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسالک کو تنقید و تفیق کا نشانہ بنانا کس طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔(بحوالہ: کتاب فرقہ پرستی کا کیونکر ممکن ہے ص 65)

7)......پروفیسر طاہر القادری نے اپنی تحریک کے بارے میں کہا کہ ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ کی تعداد بیسیوں تک پہنچی ہے۔ میں حنفیت یا اہلسنت کی بالاتری کے لئے کام نہیں کر رہا(نوائے وقت، میگزین لاہور 19 ستمبر 1986ء ص 4)

8)......میرے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں (رسالہ چٹان لاہور 25 مئی 1989ئ)

9)......ادارہ منہاج القرآن مسلکی وگروہی اور فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر محبت و اخوت کا پلیٹ فارم ہے(رسالہ دید شنید لاہور 6 تا 19 اپریل 1986ئ)

10)...... بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیثیت اور شیعیت ایسے تمام عنوانات سے مجھے وحشت ہونے لگتی ہے۔ (کتاب: فرقہ پرستی کا خاتمہ ص 111)

11)...... ادارہ منہاج القرآن نے اتحاد کا فارمولا تیار کرلیا ہے۔ اہلحدیث، شیعہ، دیوبندی اور بریلوی تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کو دعوت دی گئی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور 11 ستمبر 1988ئ)

12)...... خمینی کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا مولیٰ علی اور مرنا حسین کی طرح ہے (نوائے وقت لاہور 8 جون 1989ئ)

13)...... پروفیسر طاہر القادری نے اخبارات سے درخواست کی ہے کہ ان کے نام کے ساتھ لفظ مولانا لکھنے سے گریز کیا جائے۔ (ہفت روزہ ندا لاہور 6 جون 1989ئ)

14)...... مشہور وہابی پیشوا اور گستاخ رسول مولوی احسان الٰہی ظہیر کے بم دھماکے میں زخمی و مرنے پر پروفیسر نے دعائے صحت و مغفرت کی (نوائے وقت لاہور 26 مارچ 1907ئ)

15)...... ہم اپنی تحریک میں قادیانیوں کو بھی بطور اقلیت تحفظ اور نمائندگی دیں گے۔ ہم غیر مسلموں کا دوسرے شہریوں کی طرح احترام کریں گے اور ان سے کسی قسم کا کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ قادیانی خود کو اقلیت تسلیم کریں یا نہ کریں، بہرحال وہ آئین کی رو سے اقلیت ہیں اور ہم ان سے شہریوں کی طرح ہی سلوک کریں گے۔ (انٹرویو ہفت روزہ چٹان لاہور 25 مئی 1989ئ)

اپنے آپ کو اسلام کا خیر خواہ کہتا ہے مگر نظریہ

16).... روزنامہ جنگ جمعہ میگزین 27 فروری تا 5 مارچ 1987ء ایک انٹرویو

میں کہتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی اور دینی مقصد کیلئے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔

17)۔۔۔ داڑھی رکھنا میرے نزدیک ضروری نہیں ہے۔

18)۔۔۔ روزنامہ جنگ 19 مئی 1987ء کے ایک مضمون میں طاہر القادری کا شائع کردہ ہے کہتا ہے کہ تمام صحابہ کرام بھی اکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کوئی ثانی نہیں۔

19)۔۔۔ حسام الحرمین جو امام اہلسنّت فاضل بریلی علیہ الرحمہ کی کتاب ہے اس کے متعلق کہتا ہے کہ وہ اس زمانے میں قابل قبول نہیں بلکہ اُس وقت تھی۔

اپنے منہ میاں مٹھو بننا

1)۔۔۔ طاہر القادری لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (والد صاحب) کو طاہر کے تولد ہونے کی بشارت دی اور نام بھی خود تجویز فرمایا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے خود میرے والد کو خواب میں حکم دیا کہ طاہر کو ہمارے پاس لاؤ۔ پھر محمد طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا مٹکا عطا کیا اور اسے ہر ایک میں تقسیم کرنیکا حکم فرمایا میں وہ دودھ لیکر تقسیم کرنے لگا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر بوسہ دیکر مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔ (کتاب نابغہ عصر، قومی ڈائجسٹ لاہور 1886ء)

2)۔۔۔ منہاج القرآن کے حوالے سے احیاء اسلام کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا فرمایا میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں تم شروع کرو منہاج القرآن کا ادارہ بناؤ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ لاہور میں تمہارے ارادہ منہاج القرآن میں خود آؤنگا۔ (ماہنامہ قومی ڈائجسٹ نومبر 1986ء ص 24/22/20)

3)۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں مجھ سے پی آئی اے کا ٹکٹ مانگا اور مجھ سے کہا کہ میں سب علماء سے ناراض ہوں صرف تم سے راضی ہوں۔

طاہر القادری کی گمراہ کن باتیں

1...... پروفیسر طاہر القادری اپنی کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟ کے ص 24 پر لکھتا ہے کہ یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ خدا رسول نے کسی بھی فرقے اور مسلک کے نام پر جنت کا پروانہ جاری نہیں کیا۔ اگر کوئی اس عزم میں مبتلا ہو کہ وہ محض مسلک سے متعلق ہونے کی بناء پر جنت کا حقدار ہے، تو یہ اس کی خام خیالی اور خودفریبی ہے۔

2...... پروفیسر طاہر القادری اپنی کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟ کے ص 31 پر لکھتا ہے کہ تمام اسلامی فرقوں میں اگر کہیں کوئی اختلاف ہے تو صرف فروعی حد تک اور وہ بھی ان کی علمی تفصیلات اور کلامی شروعات متعین کرنے میں ہے۔اس سے عقائد اسلام کی بنیادوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

3...... پروفیسر طاہر القادری اپنی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟'' کے صفحہ نمبر 37 پر لکھتا ہے کہ بحمد للہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہے۔

4...... پروفیسر طاہر القادری اپنی کتاب ''حب علی'' کے صفحہ نمبر 29 پر لکھتا ہے کہ شیعہ سنی آپس میں بھائی بھائی بنیں اور مواخات کے اس تعلق کو تحریک بنائیے۔

5...... 25 دسمبر 2005ء میں مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم کے زیر عنوان منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر طاہر القادری نے کہا کہ مسیحیوں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے تہواروں میں شرکت کرنی چاہئے۔ بارہ ربیع الاول اور کرسمس ڈے کو ایک جیسی اہمیت حاصل ہے۔ میلاد النبی اور کرسمس دونوں خوشی کے دن ہیں۔ منہاج القرآن کی

مسجد میں عیسائی بھی عبادت کر سکتے ہیں۔ اپنی تمام مساجد کے دروازے مسیحی عوام کے لیے کھول دیئے ہیں۔ یہاں آ کر عبادت کر سکتے ہیں، یہودی، عیسائی اور مسلمان ایمان والوں میں شامل ہوتے ہیں۔

اس تقریر کے بعد عیسائی پادریوں کے ساتھ مل کر شمع روشن کیں اور کرسمس کا کیک کاٹا، خود بھی کھایا اور پادریوں کو بھی کھلایا۔

6...... پروفیسر طاہر القادری نے نجی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے (غازی ملت عاشق ملک ممتاز حسین قادری شہید علیہ الرحمہ کے متعلق) کہا کہ ممتاز قادری گورنر سلمان تاثیر کا قاتل ہے۔ سزائے موت اسے ملنی چاہئے۔ سلمان تاثیر کا بیان گستاخی رسول کی تعریف میں نہیں آتا اور اگر آتا بھی تو سزا دینے کا حق عدالتوں کی ذمہ داری ہے۔ (روزنامہ اوصاف 24 اکتوبر 2011ء)

7...... پروفیسر طاہر القادری نے جیو نیوز کے پروگرام "سلیم صافی کے ساتھ" میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستانی مسلمانوں کا دیگر ممالک میں جا کر مسلح جہاد جائز نہیں، جہاد کشمیر میں پاکستانیوں کی شرکت کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ (روزنامہ جنگ، 6 جنوری 2013ء)

پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کے متعلق اکابر علمائے اہلسنت کے تاثرات

1۔ پروفیسر طاہر القادری کے استاد علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں عورت کی نصف دیت پر اجماعِ اُمّت کی خلاف ورزی کرنے پر پروفیسر کے متعلق رقم طراز ہیں کہ عورت کی نصف دیت پر صحابہ کرام علیہم الرضوان و تابعین عظام کا اجماع سکوتی ہے۔ ائمہ اربعہ اور ان کے سب متبعین بلکہ تمام محدثین عورت کی نصف دیت پر متفق ہیں۔ ان کا انکار بہت بڑی جسارت، سوادِ اعظم سے خروج بلکہ صراطِ مستقیم سے انحراف ہوگا۔ صحابہ کے اجماعِ سکوتی کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے (کتاب اسلام میں عورت کی دیت، ص 48,45,37)

2۔ پروفیسر طاہر القادری کے استاد علامہ عبدالرشید جھنگوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ عورت کی دیت نصف ہونے پر تمام سلف و خلف کا اتفاق ہے۔ آج اس طے شدہ مسئلہ کو چھیڑ کر ملت میں انتشار و افتراق کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ دور حاضر کے کسی عالم کی تحقیق کو مجتہدین علی الاطلاق کی تحقیق کے مقابل لانا، ان کے تبحر علمی کے انکار کے مترادف ہے۔

3۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ پروفیسر طاہر القادری اجماعِ اُمّت کا انکاری ہے۔ ایسے شخص پر واجب ہے کہ توبہ کرے۔

4۔ علامہ عطا محمد بندیالوی علیہ الرحمہ کی کتاب ''دیۃ المراۃ'' میں ہے کہ آج کل کے کچھ لوگوں نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے ''مفسر قرآن'' کا لبادہ اوڑھ کر چودہ سو سالہ متفقہ مسائل جن پر صرف ائمہ اربعہ ہی کا نہیں بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے،

کا انکار کر کے اُمت مسلمہ میں انتشار پھیلا دیا۔

5۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کی مطبوعات کے اقتباسات سے تعجب ہوا کہ وہ صلح کلیت پر مبنی کس فرقے کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ وہ خود دروازۂ اجتہاد کو اتنا وسیع کر رہے ہیں کہ کسی بھی امام سے اختلاف کیا جاسکتا ہے تو پھر ان سے اختلاف کیوں نہیں کیا جاسکتا؟

6۔ مفتی غلام سرور قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ افسوس کہ طاہر القادری اپنے جاہلانہ اجتہاد سے قرآن و حدیث اور اجماعِ اُمت میں تبدیلیاں کر کے اسلام کے مخالفوں کو خوش کر رہا ہے۔ ایسے شخص کی تقریریں سننا اور اس کے حلقہ میں جانا بھی شریعت کی رو سے منع ہے۔

7۔ علامہ فیض احمد اویسی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اہل حق نے پروفیسر طاہر القادری کی شرارتوں سے عوام اہلسنت کو آگاہ کر دیا ہے۔ بہر حال پروفیسر ایک میٹھا زہر ہے جو اہلسنت کو بالخصوص مضر ہو رہا ہے۔

8۔ مفتی منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود پروفیسر طاہر القادری کی تقریریں سنیں اور کتابیں پڑھی ہیں جس سے مسلک اہلسنت کی نفی ہوتی ہے۔ دیت کے مسئلہ میں بھی طاہر القادری غلطی پر ہیں اور ائمہ کرام سے انحراف ضلالت ہے۔

9۔ حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کے کئی کام شریعت کے خلاف ہیں، لہذا وہ توبہ کرے۔

10۔ حضرت علامہ مولانا محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کی باتوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ وہ آئندہ کیا گل کھلائیں گے۔

11۔ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے ایک فتنے کو جنم دیا ہے۔

12۔ حضرت علامہ مولانا ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ بدمذہبوں کی حمایت کرنے والا کبھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلی علیہ الرحمہ سے محبت رکھنے والا نہیں ہوسکتا۔ جبکہ طاہر القادری صلح کلیت کا قائل ہے۔

13۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خان الازہری صاحب فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری ''حسام الحرمین'' (جس میں اعلیٰ حضرت نے اکابرِ دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے) کو موجودہ دور میں قابل قبول نہیں مانتا لہذا ایسا شخص کبھی سنی صحیح العقیدہ نہیں ہوسکتا۔

14۔ بریلی شریف کے مفتی محمد اعظم صاحب فرماتے ہیں۔ طاہر القادری گمراہ ہے لہذا عوام اہلسنت اس کی تقریر سننے سے اجتناب کریں۔

15۔ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری الجیلانی صاحب فرماتے ہیں کہ طاہر القادری موجودہ دور کا فتنہ ہے۔ وہ نہایت ہی چرب زبان آدمی ہے۔ بولتا ہے تو بولتا ہی چلا جاتا ہے، پھر نہیں سوچتا کہ اس کے منہ کیا نکل چکا ہے۔ ایسے گمراہ شخص کو سننے اور اس کی کتابوں کو پڑھنے سے عوام اہلسنت کو بچنا چاہئے۔

16۔ امیرِ دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب فرماتے ہیں کہ طاہر القادری نے فرقہ پرستی کا خاتمہ کرتے کرتے ایک اور فرقہ صلح کلیت کو جنم دے کر اس کی سرپرستی کی ہے۔

17۔ حضرت علامہ مولانا محمد شریف ملتانی صاحب فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کی تقاریر و تحریر میں مسلک اہلسنت کے فیصلوں سے انحراف کی بُو آتی ہے اور ان کی گفتگو سے تکبر ٹپکتا ہے۔

18۔ علامہ عبدالرشید صاحب (مدرسہ غوثیہ والے) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری توبہ کرے، وہ صحیح العقیدہ سنی نہیں۔

19۔ حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کا مسلک، مسلکِ اہلسنت سے مختلف ہے۔

20۔ حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب فیصل آباد والے فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری گوناگوں صفات کے حامل ہیں۔ پچھلے چند سالوں سے انہوں نے زمین وآسمان کے قلابے ملا دیئے ہیں۔

21۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسن علی میلسی صاحب فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری نے اپنا الگ سے ایک فرقہ بنایا ہے۔ اس کی گفتگو مسلکِ اعلیٰ حضرت سے متصادم ہے لہٰذا ایسا شخص حق پر نہیں ہوسکتا۔

22۔ حضرت مولانا سید حامد سعید کاظمی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے اکابرین طاہر القادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم پر ان کی کسی سیاسی وغیر سیاسی قلابازی کا کچھ اثر نہیں۔

23۔ ممتاز عالم دین حضرت علامہ مولانا مفتی ولی محمد رضوی سربراہ اعلیٰ سنی تبلیغی جماعت (باسنی ناگور ہندوستان) فرماتے ہیں۔ مفسرین کرام کے نزدیک یہود ونصاریٰ کافر ہیں مگر آج ایک نام کا طاہر القادری پیدا ہوا ہے جو اصل میں طاہر پادری ہے۔ اپنے کردار وعمل سے وہ ان کی دوستی کا دم بھرتا ہے۔ ان کو مومنوں کا بھائی قرار دیتا ہے۔ ان سے یارانہ گلے ملتا ہے۔ خود تو کافروں کا وفادار، مسلمانوں کا غدار بن گیا مگر اپنی چرب زبانی، فریب کاری، بازی گری سے بھولی بھالی عوام کو گمراہ، بے دین بنانے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔ خدارا آج اس رنگروٹ کو پہچاننے اور اس سے دور رہنے کی اور دوسروں کو دور رکھنے کی ضرورت ہے۔

24۔ حضرت علامہ مولانا محمد نصیر احمد رضوی قادری (جامع مسجد، باسنی، ناگور، راج، ہندوستان) فرماتے ہیں کہ ہر دور میں طاہر پادری جیسے لوگ پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں

گے، جنہوں نے اپنی صلاحیت و قابلیت پر اعتماد کر کے ایسی ٹھوکریں کھائی ہیں کہ جو تاریخ کے باب میں سیاہ داغ ہیں۔ کیا زمخشری نہیں پیدا ہوا تھا؟ عبدالقادر جرجانی، ابن تیمیہ، اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی جیسے لوگ دنیا میں نہیں ہوئے؟ جنہوں نے اپنے علم اور اپنی عربی دانی سے لوگوں کو مرعوب کر دیا مگر جب ان کے چہرے سے علمائے حق نے نقاب کشائی فرمائی تو ان کی گمراہی کا پردہ چاک ہوگیا اور ان کی ساری قابلیت دھری کی دھری رہ گئی اور ان کی گمراہیت کا مشن خاک میں مل گیا۔

25۔ حضرت علامہ مولانا مفتی شمشاد حسین رضوی بدایوں (صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم گھنٹہ گھر بدایوں، یوپی ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کس قدر خطرناک ہیں؟ ان کا بول کتنا بڑا بول ہے؟ ان کی سوچ کتنی بری سوچ ہے؟ اس بات کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جو فکری رویہ سے کام لیتا ہے اور جو گہرائی میں ڈوب کر سوچنے کا عادی ہوتا ہے۔ طاہر القادری فکری کج روی اور غیر معتدل نظریات کا دوسرا نام ہے۔

26۔ شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کی گمراہیت پر جامع اشرف کا پورا فتویٰ ہے، مفتی نظام الدین صاحب مدرسہ اشرفیہ ہندوستان کی رائے سامنے آگئی ہے۔ مفتی اختر رضا خان صاحب کا پورا فتویٰ ہے، محدث کبیر مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی کی پوری تحریر ہے اور پاکستان کے علماء کی تحریریں ہیں۔ اب اتنا کچھ کر لینے کے بعد ہم لوگوں کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ ہم کچھ لکھیں۔ صرف مان لینے کی بات ہے۔

27۔ حضرت علامہ سید محمد اشرف الجیلانی (خطیب و امام باوَلا مسجد، ممبئی ہندوستان) فرماتے ہیں۔ پروفیسر طاہر القادری کا اصلی رنگ و روپ بہت دنوں تک پردۂ خفا میں رہا اور لوگ اس کو دین کا مبلغ اور مسلمانوں کا خیر خواہ سمجھتے رہے۔ اب دھیرے دھیرے اس کے چہرے سے نقاب اٹھتا جا رہا ہے اور اس کا حقیقی چہرہ کھلی کتاب کی طرح

سے نگاہوں کے سامنے آرہا ہے اور اس کی بدعقیدگی ظاہر ہوتی جارہی ہے۔

28۔حضرت علامہ مولانا سید کوثر ربانی (نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیت العلماء جبل پور، ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری اُمت مسلمہ کو عقیدت اور محبت کا پرفریب سبز باغ دکھا کر ایمان وعقیدہ کا گراں قدر سرمایہ لوٹ لینا اور برباد کرنا چاہتے ہیں۔

29۔حضرت علامہ مولانا مفتی مجیب اشرف صاحب (بانی ومہتمم الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم محمدیہ، ناگپور ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کا منہاجی فتنہ اور اس کے زہریلے اثرات ہر طرف لوگوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ صلح کلیت کی خطرناک وبامتعدی مرض کی طرح پھیلتی جارہی ہے۔ اہلسنت اور ان علمائے اہلسنت کے فتاویٰ پر عمل لازم ہے اور اس کے منہاجی تحریک سے اپنے آپ کو الگ کر لینا واجب ہے۔

30۔حضرت علامہ مولانا مفتی شفیق احمد شریفی (قاضی: شہر الہٰ آباد و شیخ الحدیث و پرنسپل دارالعلوم غریب نواز و بانی جامعہ دارالسلام و افضل المدارس الہٰ آباد ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کی کتابیں ایک طرف تو معمولات و مراسم اہلسنت کی تائید و توثیق کرتی ہیں اور وعظ و خطاب بھی اس کی موید ہیں مگر دوسری جانب وہ فرقہ باطلہ سے اتحاد و اتفاق کا درس دے کر مسلمانانِ عالم کو صلح کلیت کے دلدل میں پھانس کر ان کی عاقبت برباد کرنے کی مہم بھی چلا رہا ہے۔ ایسے شخص سے مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

31۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمود اختر رضوی (خادم دارالافتاء رضوی امجدی ممبئی ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری اس وقت کے یہود و نصاریٰ کو ایمان والا بتا کر قرآن حکیم کو جھٹلا رہا ہے۔

32۔حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشرف رضا قادری فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری صلح کلیت کا داعی و مبلغ ہے۔

33۔حضرت علامہ مولانا مفتی معراج القادری صاحب (مفتی جامعہ اشرفیہ مبارکپور

ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کے پروگرام دیکھنے، سننے اور اس کی کتابوں کے مطالعہ سے عوام اہلسنت کو ضرور روکا جائے۔

34 محدث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی صاحب (وارد حال باسنی، ناگپور شریف ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری جو عرصہ سے گمراہ گری میں مصروف ہے، سنیوں پر لازم ہے کہ طاہر القادری سے بچیں اور اس کے حامی مولویوں کا بھی بائیکاٹ کریں اور اسی میں اپنے دین وایمان کی سلامتی ہے۔

35۔ حضرت علامہ مولانا مفتی شبیر حسن رضوی صاحب (مفتی الجامعۃ الاسلامیہ، قصبہ روناہی، فیض آباد یوپی ہندوستان) فرماتے ہیں کہ طاہر القادری کے اقوال سواد اعظم اہلسنت وجماعت سے خارج ہونے پر روشن دلیل ہیں۔

36۔ مفتی قدرت اللہ رضوی صاحب (شیخ الحدیث دار العلوم اہلسنت تنویر الاسلام امرڈوبھا یوپی ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری بدمذہبوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو صحیح قرار دیتا ہے۔ عقیدے کے اختلاف کو فروعی اختلافات کہہ کر مسلمانوں کو زبردست دھوکہ دیا ہے۔

37۔ علامہ محمد احمد مصباحی صاحب، مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب اور علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب (ہندوستان) متفقہ طور پر فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کبھی شہد میں زہر ملا دیتا ہے اور کبھی کبھی مٹھائیوں کے ساتھ زہر بھی کھلا دیتا ہے۔ ایسے آدمی سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

38۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حبیب اللہ خان مصباحی صاحب (دار الافتاء فضل رحمانیہ پچپڑوا رامپور، ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری حقیقت پر پردہ ڈالتے ہوئے سب کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اور بغیر کسی جھجک کے برملا کہہ رہے ہیں کہ سب فرقے ایک ہیں۔ ان کے درمیان کوئی فرق نہیں، صرف تعبیری اختلاف ہے۔

39۔ حضرت علامہ مولانا محمد نصیر احمد رضوی قادری صاحب (جامع مسجد باسنی ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری فروری 2012ء کو ہندوستان کے دورے پر آئے، اور کئی ایک بڑے شہروں میں اپنے پروگرامات بھی کرتے رہے۔ حیدر آباد دکن ہندوستان کے دورے میں محدث کبیر مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی کی سرپرستی میں مفتی اختر حسین صاحب اور دیگر علماء نے مندرجہ ذیل 9 سوالات ان کے پاس بھیجے کہ علماء کا ایک وفد حیدر آباد دکن آ رہا ہے۔ آپ ان کے روبرو ان سوالات کے جوابات اثبات یا نفی میں تحریر کر دیں تا کہ آپ کا موقف واضح ہو جائے اور انتشار کا ماحول ختم ہو جائے، چاہئے تو یہ تھا کہ ان علماء کے سامنے اپنا موقف واضح کر کے انتشار کو ختم کرتے، مگر یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ جوابات دینے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں نہ کسی سوال کا جواب دوں گا اور نہ ہی کسی سے ملوں گا۔

40۔ حضرت علامہ مولانا عبد السلام رضوی صاحب (مدرس جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کے اقوال و افعال کی روشنی میں اس شخص کی گمراہی و بے دینی میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ جاتا۔ خبردار پروفیسر ایک فتنہ ہے۔

41۔ حضرت علامہ حافظ محمد اکبر حسین رضوی مع تصدیقات علمائے باسنی (ہندوستان) فرماتے ہیں کہ پروفیسر طاہر القادری کے خیالات فاسدہ ان کے گمراہ ہونے کی بین دلیل ہے۔

محترم حضرات! پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری اب تک اپنی بات پر قائم ہے، نہ اس نے اب تک اپنے کسی بیان سے رجوع کیا ہے اور نہ ہی کسی تحریر و انٹرویو سے رجوع کیا ہے۔ وہ اپنے پرانے موقف پر قائم ہے۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ طاہر القادری اب اپنے پرانے موقف پر نہیں تو وہ تحریری و تقریری رجوع نامہ پیش کرے۔

علمائے اہلسنت طاہر القادری کو اب تک دعوتِ رجوع دے رہے ہیں بلکہ علمائے

اہلسنت ہند (انڈیا) نے تو ملاقات کا پیغام بھی بھیجا تو جواباً پروفیسر طاہر القادری نے ملنے سے انکار کردیا۔

ہماری پروفیسر طاہر القادری سے کوئی ذاتی دشمنی یا عناد نہیں بلکہ ہمارا مقصد اس کے باطل نظریات کو اُمت مسلمہ پر واضح کر کے اس کے فتنے سے مسلمانوں کو بچانا ہے۔

فتنۂ ادریسیہ اور ان کے نظریات

شیخ امین ابن عبدالرحمن ادریسی (ملتان والے) کا تعارف

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو دنیا میں کفر و شرک کی تاریکیوں سے لوگوں کو نجات دلانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس امت پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ جمہور امت یعنی سواد اعظم گروہ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ جیسا کہ سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا "میری امت کا ایک گروہ کبھی گمراہ نہیں ہوگا" (ترمذی، کتاب الفتن)

لیکن شیطان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بہکا کر ان کو سواد اعظم سے جدا کرے۔ اپنے اس ارادۂ بد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے شیطان لعین نے اپنے خاص چیلوں کے ذریعے لوگوں کو راہ راست سے بھٹکانا شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے دین اسلام میں جوق در جوق چھوٹے چھوٹے فرقے بنتے چلے گئے جو جمہور امت یعنی سواد اعظم سے الگ ہوتے گئے۔ اس کی پیش گوئی بھی اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمائی۔

حدیث: آخری زمانہ میں کچھ دھوکے باز جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے، جو تمہارے سامنے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی، نہ ہی تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے بچنا کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں تم کو فتنے میں ڈال دیں (صحیح مسلم جلد اول صفحہ نمبر 9)

- مشکوٰۃ شریف کی اس حدیث کی شرح میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ "وہ دجال اور کذاب لوگ خود کو علماء و مشائخ نصیحت اور اصلاح کرنے والے سمجھتے ہوں گے، لوگوں کو اپنے باطل مذاہب اور اپنے برے خیالوں کی طرف بلائیں گے" (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ نمبر 221)

ایسا ہی ایک شخص امت کو مزید ٹکڑوں میں بانٹنے کیلئے ملتان میں کچھ سال قبل ظاہر ہوا۔

مختصر تعارف

شیخ امین بن عبدالرحمن ادریسی، پاکستان کے مشہور شہر ملتان میں شاہ رکن عالم کالونی بلاک 381/A نزد نیو تھانہ میں رہتا ہے۔ اپنے سلسلے کا نام اس نے سلسلۂ محمدیہ ادریسیہ رکھا ہے۔ اس کے مریدین اپنے سلسلے کو سلسلۂ محمدیہ ادریسیہ کہتے ہیں۔ اس کے مریدین اپنے نام کے ساتھ ادریسی اور ادریسی بدری لگاتے ہیں۔

اس سلسلے کے نام سے پاکستان میں وظائف کے پرچے بہت جگہ کثیر تعداد میں پوسٹرز، اخبارات اور ٹی وی چینلز پر اشتہار کی صورت میں دیکھے گئے۔

شیخ محمد امین ادریسی نے پہلے کراچی کے علاقہ لیاقت آباد (لالوکھیت) میں ڈیرہ جمایا ہوا تھا پھر یہ ملتان چلا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس سلسلے کا کراچی میں ہیڈ کوارٹر لیاقت آباد کراچی میں ہے اور یہاں کے لوگ اس فتنے سے زیادہ متاثر ہیں۔ شیخ امین اپنے سلسلے کا بانی احمد بن ادریس (متوفی 1837ئ) کو بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے سلسلے کا مرکز ملک مصر میں ہے اور وہیں ہمارے سلسلے کا بانی ہے۔ پچھلے کئی سالوں تک یہ فتنہ اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہا۔ جب انہوں نے عوام کی کافی طاقت پکڑ لی اور اس کی آڈیو سی ڈیز عام ہوئیں تب جا کر معلوم ہوا کہ شیخ امین ادریسی کا عقیدہ درست نہیں ہے۔

چنانچہ اس کی سی ڈیز جب مفتیان کرام کو سنائی گئی تو انہوں نے جو احکامات جاری کئے وہ آپ کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

شیخ امین ادریسی ملتانی کے متعلق

مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کا فتویٰ

فتویٰ: قاضی محمد عبدالرحیم بستوی علیہ الرحمہ (مرکزی دارالافتاء بریلی شریف، ہندوستان)

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس عقائد سلسلۂ ادریسیہ کے متعلق شیخ امین بن عبدالرحمن ملتانی والے جو اپنے آپ کو سلسلۂ ادریسیہ کا شیخ بتاتے ہوئے اپنے اقوال کو مریدین ومتوسلین کو بتاتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

لہذا قرآن واحادیث کی روشنی میں مفصل جواب مع ثبوت کے عنایت فرمائیں۔ ایسے شیخ کے بارے میں کیا حکم ہے جو ان سے مرید ہیں، کیا وہ ان سے بیعت توڑ لیں یا ان کے حکم پر عمل کریں۔ حضور والا سے گزارش ہے کہ برائے مہربانی جواب عنایت فرما کر ممنون ومشکور ہوں۔

جواب

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صورت مسئولہ میں جو باتیں اس میں ہیں، اکثر ان میں کفری باتیں ہیں اور جہالت سے بھرپور ہیں لہذا ایسے شخص سے مرید ہونا جائز نہیں۔ اس کے قول پر عمل کرنا جائز نہیں اور جو ان سے مرید ہو چکے ہیں وہ بیعت توڑ دیں اور ایسے شخص سے دور رہیں۔

بہار شریعت حصہ اول ص 79 میں ہے کہ ''پیری کے لئے چار شرطیں ہیں۔ قبل از بیعت ان کا لحاظ رکھنا فرض ہے۔ اول سنی صحیح العقیدہ ہو، دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے، سوم فاسق معلن نہ ہو، چہارم اس کا سلسلہ نبی ﷺ تک متصل ہو'' اور جو شرائط اوپر مذکور ہیں اس شخص میں نہیں پائی جاتی اور جس پیر میں یہ شرائط پائی جائیں ان سے مرید ہو، الٹے سیدھے پیر سے مرید نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور اس پیر کا یہ کہنا کہ ''مزارات پر مت جاؤ یہ شرک ہے، امتی عمل میں نبی ﷺ سے آگے بڑھ جاتا ہے'' غلط و باطل بلکہ کفر ہے اور سرکار علیہ السلام کو محض بشر ماننا یہ بھی کفر ہے اور محمود الحسن دیوبندی کے متعلق اس کا یہ کہنا کہ ''خدا اس کو جزائے خیر دے، ان کی قبر کو نور سے منور کر دے'' حالانکہ یہ کافر ہے ایسا کہ جو اس کے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے، وہ بھی اسی طرح کافر ہے۔

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر

جس کی تفصیل الصوارم الہندیہ، فتاویٰ رضویہ ششم و حسام الحرمین وغیرہم میں موجود ہیں۔ لہذا یہ شخص کافر ہے پیر نہیں ہو سکتا ہے شیطان ہے، اس نام کے پیر پر توبہ و استغفار لازم بعد توبہ و استغفار تجدید ایمان لازم اور اگر شادی شدہ ہو تو تجدید نکاح بھی لازم واللہ اعلم۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مکتبہ محمد ایوب عالم رضوی کشنگنجوی

مرکزی دارالافتائ، 86 سوداگران بریلی شریف

3 ربیع النور شریف 1430ھ مطابق یکم مارچ 2009ء

شیخ امین کے متعلق پوچھے جانے والے استفتاء کا عکس

17/3/... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Ref: ....

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس عقائد سلسلہ ادریسیہ کے متعلق۔
شیخ امین بن عبدالرحمٰن ملت کے والے جو اپنے آپ کو سلسلہ ادریسیہ کا شیخ بتاتے ہوئے اپنے اقوال
کو مریدین و منتسبین کو بتاتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔
لہٰذا قرآن و احادیث کی روشنی میں مفصل جواب مع ثبوت کے عنایت فرمائیں۔
ایسے شیخ کے بارے میں کیا حکم ہے جو ان سے مرید ہیں کیا وہ ان سے بیعت توڑ دیں یا ان کے حکم
پر عمل کریں۔
حضور والا سے گزارش ہے کہ برائے مہربانی جواب عنایت فرما کر ممنون و مشکور ہوں۔

شیخ امین کے متعلق جامعہ نعیمیہ لاہور کو بھیجا جانے والا استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ان مسائل کے بارے میں کہ ایک شخص محمد امین حال مقیم ملتان پیر بنا ہوا ہے اور اپنے آپ کو سلسلہ ادریسیہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اس کے عقائد ونظریات یہ ہیں جو کہ اس کی تقریروں سے لئے گئے ہیں۔ سی ڈی سے لی گئی گفتگو

1۔ قرآن کریم جونسا ہے تفسیر شیخ الاسلام مولانا شبیر عثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کا ترجمہ کیا ہے۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن (دیوبندی) صاحب نے اس کو اپنے گھر میں رکھیں کچھ نہ کچھ پڑھتے رہیں انتہائی برکت کا سبب بنے گا۔

2۔ شیخ امین کہتا ہے "ہم کون ہیں علم کو عبور کرنے والے جب خضر نے عبور نہیں کیا۔ آقا ﷺ نے اپنے متعلق بھی کہا تھا ایک دفعہ کہ معرفت کا علم میرے عبور میں اتنا نہیں۔ ایسے الفاظ آقا جی کے (آقا جی سے مراد حضور ﷺ ہیں)

3۔ ان سے (دیوبندی کفریہ عبادات) غلط فہمی میں ہوا۔ جان بوجھ کے نہیں کیا۔ تو ان کو معافی یعنی عذر میں رکھا آقا جی نے کہا اور کہا کہ اللہ ان کو معاف کردے گا۔

4۔ خدا تعالیٰ حضرت شیخ الہند (محمود الحسن دیوبندی) کو بھی جزائے خیر دے اور ان کی قبر کو نور سے منور کرے۔ حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی نے جو تفسیر لکھی ہے، خدا ان کو جزائے خیر دے۔ نبی ﷺ کی محبت میں ان کا اضافہ کرے۔

5۔ ہمارے سلسلہ میں یہ کتاب (دیوبندی کتاب اکابر کا مقام عبادت) ایسے سمجھو کہ بنیادی کتاب ہے۔ اس میں ان چیزوں کو نہ دیکھیں کہ دیوبندی کی لکھی ہے یا فلاں نے لکھی ہوئی ہے یا تبلیغی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کتاب کو پڑھنا اپنے اوپر فرض سے زیادہ سمجھیں۔

6۔ تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں، ان کو برا بھلا نہ کہیں۔ یہ آقا کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں۔ ان کی غلطیاں آقا کی ضد میں نہیں ہیں۔

7۔ دیو بندی سے محبت رکھیں، بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو برا نہ کہیں یہ ہمارے بھائی ہیں۔

8۔ بعض علماء ہر وقت اختلاف کی باتیں کرتے ہیں تو ان پر خدا کی مار پڑتی ہے، نہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، نہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے نہ ان میں جاذبیت ہوتی ہے۔ نبی کو چھوڑ کر اختلاف میں ڈالتے ہیں اور اختلاف سے خدا نے منع کیا ہے۔

9۔ آقا جی ﷺ کو حاضر و ناظر نہ کہو، اس میں شرک ہوتا ہے۔ اس لئے مشترک لفظ ہے تاویل کی جائے تو شاید جائز ہو جائے۔

10۔ یہ اللہ کی دین ہے جو مجھ سے عشق کرتا ہے۔ اس کو عشق محمد نصیب ہوتا ہے، یہ اس کی دین ہے جو دل سے میرے سے ملتا ہے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے، یہ اس کی دین ہے جو میرے دل سے جڑتا ہے وہ چھوٹے گناہ کرے یا بڑے گناہ کرے خدا اس کو معافی میں رکھتا ہے یہ تجربہ کر لینا۔

11۔ (یہاں) کوئی مولوی ٹائپ ہوگا کوئی بریلوی ہوگا کوئی اور پتا نہیں دیو بندی ٹائپ ہوگا۔ ہاں سارے ملے جلے دیکھنے آئے ہیں (اس) کا مذہب کہاں ہے۔ ہمارے پاس مذہب ہوتا ہے؟ پاگلوں کے پاس مذہب ہوتا ہے؟ پاگلوں کا مذہب نہیں ہوتا۔ عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔ بس ختم! ہم مذہب وذہب والے نہیں ہیں۔

12۔ شیخ امین صاحب کے سر کے بال اتنے لمبے ہیں کہ اس کے کاندھے کے نیچے تک آتے ہیں۔

13۔ آقا جی کے کتے بن کر اپنے مریدوں کو بھی اور خود بھی بھونکنے کا حکم دیتے ہیں اور خوب کتوں کی طرح بھونکتے ہیں۔

سائل: ڈاکٹر حبیب الرحمن

اندرون شہر محلہ گورونانک پورہ، گوجرانوالہ

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان

کمپیوٹر نمبر: 2109/10 daruliftajamianaeemia@gmail.com تاریخ: 24/05/10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہمارے پاس دار الافتاء جامعہ نعیمیہ میں شیخ محمد امین صاحب (حال مقیم ملتان) کے متعلق تفصیلی استفتاء تحریراً بمعہ سی۔ڈی آیا۔ ہم نے استفتاء کی تحریر کو بغور پڑھا اور سی ڈی سے بھی گفتگو سنی اور اس تفصیلی تحریر میں سے قابل اعتراض باتوں کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں حکم بیان کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے شیخ امین صاحب کی اس گفتگو پر حکم شرعی واضح کیا جاتا ہے کہ (ہمارے سلسلہ میں یہ کتاب ''اکابر کا مقام عبادت'' ایسے سمجھو کہ بنیادی کتاب ہے۔ ''یہ کتاب برکت کا سبب بنے گی'' شبیر عثمانی دیوبندی کی تفسیر اور مولوی محمود الحسن دیوبندی کے ترجمہ کو گھر میں انتہائی برکت کا سبب قرار دینا'' تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں ان کو برا بھلا نہ کہیں۔ آقا کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں۔ ''دیوبندی سے محبت رکھیں۔ بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو برا نہ کہیں یہ ہمارے بھائی ہیں؟) مذکورہ بالا تحریریں واضح کررہی ہیں کہ شیخ امین کٹر دیوبندی ہے۔ اور غیر محسوس طریقے سے دیوبندیت کی تبلیغ وترویج کررہا ہے۔ اہل سنت وجماعت کا دیوبندی مکتب فکر کے لوگوں سے عقائد پر اختلاف ہے اور دیوبندی اکابر کی بعض گستاخانہ عبارات پر علماء اسلام نے اتمام حجت کے بعد ان کی تکفیر کی ہے۔ لہذا اکابر دیوبند کی کفریہ عبارات نقل کی جاتی ہیں تاکہ جواب کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ دیوبندی اکابر کے گستاخانہ کفریہ عقائد (گستاخی نمبر 1) نماز میں نبی ﷺ کا خیال بیل گدھے کے خیال سے برا ہے۔ العیاذ باللہ

7۔ دیوبندی سے محبت رکھیں، بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو برا نہ کہیں یہ ہمارے بھائی ہیں۔

8۔ بعض علماء ہر وقت اختلاف کی باتیں کرتے ہیں تو ان پر خدا کی مار پڑتی ہے، نہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، نہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے نہ ان میں جاذبیت ہوتی ہے۔ نبی کو چھوڑ کر اختلاف میں ڈالتے ہیں اور اختلاف سے خدا نے منع کیا ہے۔

9۔ آقا جی ﷺ کو حاضر و ناظر نہ کہو، اس میں شرک ہوتا ہے۔ اس لئے مشترک لفظ ہے تاویل کی جائے تو شاید جائز ہو جائے۔

10۔ یہ اللہ کی دین ہے جو مجھ سے عشق کرتا ہے۔ اس کو عشق محمد نصیب ہوتا ہے، یہ اس کی دین ہے جو دل سے میرے سے ملتا ہے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے، یہ اس کی دین ہے جو میرے دل سے جڑتا ہے وہ چھوٹے گناہ کرے یا بڑے گناہ کرے خدا اس کو معافی میں رکھتا ہے یہ تجربہ کر لینا۔

11۔ (یہاں) کوئی مولوی ٹائپ ہوگا کوئی بریلوی ہوگا کوئی اور پتا نہیں دیوبندی ٹائپ ہوگا۔ ہاں سارے ملے جلے دیکھنے آئے ہیں (اس) کا مذہب کہاں ہے۔ ہمارے پاس مذہب ہوتا ہے؟ پاگلوں کے پاس مذہب ہوتا ہے؟ پاگلوں کا مذہب نہیں ہوتا۔ عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔ بس ختم! ہم مذہب وذہب والے نہیں ہیں۔

12۔ شیخ امین صاحب کے سر کے بال اتنے لمبے ہیں کہ اس کے کاندھے کے نیچے تک آتے ہیں۔

13۔ آقا جی کے کتے بن کر اپنے مریدوں کو بھی اور خود بھی بھونکنے کا حکم دیتے ہیں اور خوب کتوں کی طرح بھونکتے ہیں۔

سائل: ڈاکٹر حبیب الرحمن

اندرون شہر محلہ گورونانک پورہ، گوجرانوالہ

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان

کمپیوٹر نمبر: 2109/10 daruliftajamianaeemia@gmail.com تاریخ: 24/05/10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہمارے پاس دارالافتاء جامعہ نعیمیہ میں شیخ محمد امین صاحب (حال مقیم ملتان) کے متعلق تفصیلی استفتاء تحریراً بمعہ سی۔ ڈی آیا۔ ہم نے استفتاء کی تحریر کو بغور پڑھا اور سی ڈی سے بھی گفتگو سنی اور اس تفصیلی تحریر میں سے قابل اعتراض باتوں کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں حکم بیان کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے شیخ امین صاحب کی اس گفتگو پر حکم شرعی واضح کیا جاتا ہے کہ (ہمارے سلسلہ میں یہ کتاب ''اکابر کا مقام عبادت'' ایسے سمجھو کہ بنیادی کتاب ہے۔ ''یہ کتاب برکت کا سبب بنے گی'' شبیر عثمانی دیوبندی کی تفسیر اور مولوی محمود الحسن دیوبندی کے ترجمہ کو گھر میں انتہائی برکت کا سبب قرار دینا'' تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں ان کو برا بھلا نہ کہیں۔ آقا کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں۔ ''دیوبندی سے محبت رکھیں۔ بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو برا نہ کہیں یہ ہمارے بھائی ہیں؟) مذکورہ بالا تحریریں واضح کررہی ہیں کہ شیخ امین کٹر دیوبندی ہے۔ اور غیر محسوس طریقے سے دیوبندیت کی تبلیغ وترویج کررہا ہے۔ اہل سنت وجماعت کا دیوبندی مکتب فکر کے لوگوں سے عقائد پر اختلاف ہے اور دیوبندی اکابر کی بعض گستاخانہ عبارات پر علماء اسلام نے اتمام حجت کے بعد ان کی تکفیر کی ہے۔ لہذا اکابر دیوبند کی کفریہ عبارات نقل کی جاتی ہیں تاکہ جواب کے سمجھنے میں آسانی ہو۔ دیوبندی اکابر کے گستاخانہ کفریہ عقائد

(گستاخی نمبر 1) نماز میں نبی ﷺ کا خیال بیل گدھے کے خیال سے برا ہے۔ العیاذ باللہ

''نماز میں شیخ یا اس جیسے بزرگوں خواہ جناب رسالت مآب ﷺ ہی ہوں، کی طرف اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا، اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے'' العیاذ باللہ (صراط مستقیم، مولوی اسماعیل دہلوی ص 118، مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام، لاہور) (گستاخی نمبر 2) نبی مر کر مٹی میں مل گئے (جھوٹی حدیث گھڑی کہ) نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان، مولوی اسماعیل دہلوی، ص 61، مطبع فاروقی دہلی) (گستاخی نمبر 3) ختم نبوت کا انکار۔ العیاذ باللہ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی بھی پیدا ہوا پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'' (تحذیر الناس، مصنفہ مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی، ص 34، طبع دارالاشاعت کراچی) (گستاخی نمبر 4) انبیاء و اولیا ذرہ ناچیز سے بھی کم تر۔ العیاذ باللہ ''سب انبیاء و اولیاء اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں'' (تقویۃ الایمان، ص 56، در مطبع فاروقی، دہلی) (گستاخی نمبر 5) نبی ﷺ کو پاگلوں اور جانوروں جیسا علم ہے۔ العیاذ باللہ ''کل علم تو آپ ﷺ کو ہے ہی نہیں؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے (یعنی اس میں آپ کی کون سی شان ہے) ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔'' العیاذ باللہ (حفظ الایمان مولوی اشرف علی تھانوی، ص 13، قدیمی کتب خانہ کراچی) (گستاخی نمبر 6) نبی کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ العیاذ باللہ ''شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین (ساری زمین کا علم) کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کا یہ علم وسعت نص (قرآن و حدیث سے ثابت ہے) ''فخر عالم ﷺ کے علم کے لئے کوئی ثبوت نہیں'' (براہین قاطعہ، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و رشید احمد گنگوہی، ص 55، دارالاشاعت کراچی) (گستاخی نمبر 7) ذکر شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محرم کی سبیل حرام ہے۔

العیاذ باللہ ''محرم میں ذکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا، دودھ پلانا، سب نادرست اور تشبہ روافض (شیعہ) کی وجہ سے حرام ہے'' (فتاویٰ رشیدیہ، مولوی رشید گنگوہی دیوبندی، ص 139، مکتبہ رحمانیہ لاہور) (گستاخی نمبر 8) شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ غلطی پر تھے۔ العیاذ باللہ ''رشید ابن رشید (نامی کتاب) میں یزید پلید کو (امیر المومنین حضرت سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جیسے القابات سے نوازا گیا ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو حکومت کا طلب گار اور غلطی پر لکھا ہے'' (رشید ابن رشید، مصنف ابو یزید محمد دین دیوبندی، مطبوعہ لاہور) مذکورہ گستاخانہ گمراہانہ کفریہ عقائد کی بناء پر علمائے عرب وعجم نے مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید گنگوہی، مولوی خلیل انبیٹھوی اور قاسم نانوتوی پر کفر کا حکم لگایا اور فرمایا کہ جوان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (تمہید الایمان، مع حسام الحرمین، مصنف امام المسلمین مجدد دین وملت احمد رضا خان علیہ الرحمہ الرحمن) شیخ امین کا دیوبندا کابر کی مدح سرائی کرنا دیوبندی تبلیغی جماعت سے محبت وتعلق قلبی کا اظہار کرنا یہ واضح کرتا ہے کہ یہ شخص انہیں میں سے ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **ومن یتولھم منکم فانہ منھم ان اللہ لایھدی القوم الظالمین** (سورۃ المائدہ آیت نمبر 51)

ترجمہ: اور جوان (بے دینوں) سے دوستی رکھے تم میں سے تو وہ انہی میں سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اور اگر واقعی شیخ امین مذکورہ دیوبندی اکابر کی کفریہ عبارات پر مطلع ہو کر ان سے متفق ہے اور ان کو حق پر جانتا ہے تو اس پر بھی وہی حکم کفر ہے جو اکابر دیوبند کے بارے میں ہے (شیخ امین کا یہ کہنا: آقا علیہ السلام نے اپنے متعلق بھی کہا تھا ایک دفعہ کہ معرفت کا علم میرے عبور میں اتنا نہیں۔ ایسے الفاظ ہیں آقا جی کے۔ اور دیوبندی اکابر کے بارے میں یہ کہنا ان

سے غلط فہمی میں ہوا جان بوجھ کے نہیں کیا تو ان کو معافی یعنی عذر میں رکھا آقا جی نے) یہ دونوں باتیں صریح جھوٹ اور خلاف واقعہ ہیں۔ حضور ﷺ نے کہیں یہ نہیں فرمایا کہ معرفت کا علم میرے عبور میں اتنا نہیں آتا اور نہ ہی دیوبندی اکابر کو حضور ﷺ نے معافی میں رکھا ہے۔ شیخ امین نے حضور ﷺ کی ذات کے متعلق جھوٹ بولا ہے۔

حدیث شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا:

من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار

(مسلم، ج 1 ص 7)

آپ ﷺ نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

نبی کریم ﷺ کے علوم پر اعتراض کرنا اور آپ سے کمال علم کی نفی بدعقیدہ دیوبندیوں، وہابیوں کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے جیسا کہ ہم نے ان کے اکابر کی عبارات کا حوالہ دے دیا ہے حالانکہ خود اللہ قدوس اپنے محبوب کریم ﷺ کے لئے ارشاد فرماتا ہے۔

وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما

(اے حبیب ﷺ) اور تم کو سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے (سورۃ النساء آیت 13)

اس سے بڑھ کر کمال علم نبوی ﷺ کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس جھوٹ کی وجہ سے شیخ امین بلاشبہ مستحق نار ٹھہرا (شیخ امین کہتا ہے: آقا جی ﷺ کو حاضر و ناظر نہ کہو اس میں شرک ہوتا ہے) عقیدہ و حاضر و ناظر کو شرک کہنا شیخ امین کی بدعقیدگی خبث باطنی اور جہالت کا واضح ثبوت ہے) اور حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے بارے میں اہلسنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے جسد مبارک کے ساتھ اپنی قبر انور میں جلوہ گر

ہیں۔ پوری کائنات پر آپ ﷺ کی توجہ ہے۔ آپ کائنات میں اپنے جسد حقیقی یا جسد مثالی کے ساتھ جہاں جلوہ گر ہونا چاہیں۔ اللہ رب العزت کی عطا و اذن سے جلوہ گر ہو سکتے ہیں۔ اور شیخ امین کا یہ کہنا (جو میرے دل سے جڑتا ہے وہ چھوٹے گناہ کرے یا بڑے، خدا اس کو معافی میں رکھتا ہے۔ اور یہ کہنا کہ ہم مذہب و ذہب والے نہیں) یہ دونوں باتیں شیخ امین کی گمراہی اور بے دینی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس شخص کو صالحین میں شمار کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں کیونکہ صالحین اس طرح کے گمراہانہ دعوے نہیں کرتے اور کوئی بھی مسلمان مذہب سے باہر نہیں ہے (شیخ امین اپنا سلسلہ طریقت اولا تو واضح نہیں کرتا اور لوگوں کے اصرار پر کچھ مرید کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا سلسلہ ادریسیہ ہے اور اس کی نسبت شیخ ادریس نامی شخص کی طرف ہے) جب ہم نے اپنے ذرائع سے ادریس نامی شخص کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو ہمیں دو معرفت ادریس نامی شخص ملے۔ ایک کا نام ادریس بن عبداللہ ہے جو ایک شیعہ تھا اور خلافت بنو عباس میں اس کا کردار ایک باغی کا تھا۔ دوسرا شخص اس نام سے احمد بن ادریس ہے جو کہ ابن عبدالوہاب نجدی کا پیروکار اور شیدائی ہے۔ وہ بھی گمراہ اور بدعقیدہ شخص ہے کیونکہ ابن عبدالوہاب نجدی کے گستاخانہ نظریات کسی بھی صاحب دین و عقل پر مخفی نہیں ہیں۔ اور شیخ امین نامی شخص پیر بننے کا اہل نہیں۔ کیونکہ اس میں پیر کی شرائط مفقود ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام المسلمین مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''حسب تصریح آئمہ کرام پیر میں چار شرطیں لازم ہیں۔ ((1 سنی صحیح العقیدہ ہو ((2 علم دین بقدر کافی رکھتا ہو۔ یعنی اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کا حکم کتاب سے نکال سکتا ہو ((3 کوئی فسق (گناہ) اعلانیہ نہ کرتا ہو ((4 اس کا سلسلہ حضور اقدس ﷺ تک صحیح اتصال

سے ملا ہو۔

اگر کسی شخص میں ان چاروں میں سے کوئی شرط کم ہے اور ناواقفی سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا بعد کو ظاہر ہوا کہ وہ جو بدمذہب یا جاہل یا فاسق یا منقطع السلسلہ ہے تو وہ بیعت صحیح نہیں۔ اسے دوسری جگہ مرید ہونا چاہئے۔ جہاں یہ چاروں شرطیں جمع ہوں''
(فتاویٰ رضویہ، ج26،ص568)

اور شیخ امین میں مذکورہ شرائط میں سے پہلی تیسری اور چوتھی شرط تو سرے سے مفقود ہے البتہ دوسری شرط کے بارے میں واضح نہیں ہوسکا لہذا اس کی بیعت حرام ہے اور ناف تک سر کے بال رکھنا مرد کے لئے حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ ایک استفتاء کے جواب میں لکھتے ہیں ''سینہ تک بال رکھنا شرعا مرد کو حرام اور عورتوں سے تشبیہ اور بحکم احادیث صحیحہ کثیرہ معاذ اللہ باعث لعنت ہے'' اس کے بعد معجم الکبیر کے حوالہ سے حدیث نقل کرتے ہیں:

قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنسآء

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کریں (فتاویٰ رضویہ ج6،ص610)

(خود اور مریدین کا کتوں کی طرح بھونکنا) اشرف المخلوقات انسان کا کتوں کی طرح خود بھونکنا اور دوسرے افراد کو بھی بھونکنے کے لئے کہنا انتہائی قبیح فعل ہے۔ کسی عقل مند شخص سے ایسی حرکت کرنا بہت بعید ہے اور یہ ''ولقد کرمنا بنی آدم'' (سورۂ بنی اسرائیل، آیت 70) ''اور ہم نے بنی آدم کو عزت وتکریم عطا کی'' اس آیت طیبہ کے خلاف ہے۔ خلاصہ: شیخ امین ملتانی کے متعلق استفتاء میں کافی قابل اعتراض عبارات ہیں، ہم نے ان میں سے

بعض اہم عبارات کے متعلق حکم شرعی لکھ دیا ہے اور باقی عبارات بھی ضلالت پر ضلالت ہیں۔ ہم طوالت سے بچتے ہوئے ان کو زیر بحث نہیں لاتے۔ بہر حال شیخ امین اپنے عقائد باطلہ رذیلہ کے سبب بے دین گمراہ گمراہ گر ہے۔ اس کی بیعت حرام اشد حرام۔ اس کی محفل میں جانا حرام۔ اس سے تعلق ونسبت قائم کرنا حرام اور جن مسلمانوں نے اس کی بیعت کی ہے ان پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیعت فوراً توڑ دیں اور توبہ کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبــــــہ: (مفتی) محمد ہاشم غفرلہ

دارالافتاء، جامعہ نعیمیہ، لاہور

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ، ۲۱ اگست ۲۰۱۰ء

اللہ العلیم
دارالافتاء
جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

لقد اصاب من اجاب
عبدالستار سعیدی غفرلہ
جامعہ نعیمیہ لاہور
۲۵-۰۸-۲۰۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحبک یاحبیب اللہ

دار الافتاء جامعۃ صفۃ المدینۃ

شاھجھانگیر روڈ گجرات

053-3517351,0301-6225300

تاریخ: ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ 18-08-10 موضوع: عقائد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شیخ امین ادریسی ملتان کا رہنے والا ہے، جس نے پیری مریدی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کو جو معلومات فراہم کی گئی ہیں، اس کی روشنی میں بتایئے کہ ایسے عقائد ونظریات رکھنے والے کے بارے میں شرعی طور پر کیا حکم ہے؟

السائل: محمد زاہد حبیب قادری

کنویز سنی تحریک گوجرانوالہ ڈویژن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

برتقدیر صدق سائل مذکورہ بالا فی السوال شخص شیخ امین جاہل، گمراہ اور گمراہ گر ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنے فتاویٰ کے اندر ایسے لوگوں کے بارے میں واضح طور پر لکھا ہے کہ جاہل صوفی مسخرہ شیطان ہے یعنی شیطان جس طرح چاہتا ہے اس سے کام لیتا ہے۔

نیز دیوبندیوں کے بڑوں کی گستاخیوں کی وجہ سے عرب وعجم کے علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ جان بوجھ کر ان کو مسلمان سمجھنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ شیخ امین کے بارے میں واضح طور پر لوگوں کو بتایا جائے تا کہ بھولے بھالے

مسلمان اس کی باتوں میں آ کر گمراہ نہ ہو جائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

دارالعلوم غوثیہ کراچی سے شیخ امین ادریسی ملتانی کے خلاف فتویٰ

فتویٰ: ابوالحسنین مفتی محمد عارف محمود خان رضوی

مفتی دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل ادریسیہ فرقے کے بانی کے انٹرنیٹ پر بیانات جاری ہورہے ہیں، اس کے علاوہ شہر کراچی میں ان کی طرف سے اجتماع جمعہ کے بعد مساجد کے باہر اشتہارات تقسیم کئے جاتے ہیں اور یہ شخص اپنے آپ کو رسول خدا کا خلیفہ کہتا ہے، جبکہ یہ اکابر دیوبند کی تعریفیں بھی کرتا ہے اور انہیں برا بھلا کہنے سے منع کرتا ہے۔ اس کے باجود ہماری بستی کے ایک مشہور عالم وقاری اس کے خلیفہ بنے ہوئے ہیں اور عوام الناس کو بکثرت اس کے سلسلے کی طرف مائل کررہے ہیں اور ان کے جھانسے میں آکر لوگ اس سلسلے میں شامل ہورہے ہیں۔ بحکم شریعت اس سلسلے میں شامل ہورہے ہیں۔ بحکم شریعت اس سلسلے کے بانی کا شرعی فیصلہ بیان کیجئے اور عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔

(اہلیان بستی بکراپیڑی، میوہ شاہ روڈ، باب المدینہ کراچی)

بسمہ تعالیٰ و تقدس

الجواب بعون الملک المنعام الوھاب

اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اللہ رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے:

اھدنا الصراط المستقیم

ہم کو سیدھا راستہ چلا (ترجمہ کنز الایمان) الفاتحہ آیت 5

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے خلیفہ اجل صدر الافاضل سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ اس کے تحت یوں رقم طراز ہیں:

صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلق نبی ﷺ یا حضور ﷺ کے آل و اصحاب ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت و اصحاب اور قرآن و سنت و سواد اعظم سب کو مانتے ہیں۔ **صراط الذین انعمت علیھم** جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو، وہ صراط مستقیم میں داخل ہیں۔ **غیر المغضوب علیھم و لا الضالین** اس میں ہدایت ہے کہ طالب حق کو دشمنان خدا سے اجتناب اور ان کے راہ و رسم، وضع و اطوار سے پرہیز لازم ہے (خزائن العرفان)

اللہ رب العزت جل مجدہ کے محبوب اعظم، مخبر صادق، غیب داں نبی ﷺ نے غیبی پیشن گوئی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ستفرق امتی ثلثاً و سبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ فقالوا من ھم یارسول اللہ؟ فقال ما انا علیہ و اصحابی

یعنی عنقریب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ایک جنتی ہوگا، باقی سب دوزخی

ہوں گے، صحابہ عرض گزار ہوئے، وہ جنتی گروہ کون لوگ ہوں گے، ارشاد فرمایا وہ میرے اور صحابہ کے طریقے پر چلنے والے ہوں گے۔

(الجامع الترمذی، مطبوعہ بیروت، ابواب الایمان عن رسول اللہ، حدیث 2167)

ابوداؤد کی روایت میں ہے:

هم الجماعة وہ جنتی گروہ "جماعت" ہے

امام الانام محمد بن محمد الغزالی علیہ الرحمہ نے "احیاء علوم الدین" میں اس طرح روایت کی:

هم اهل السنة الجماعة

یعنی وہ نجات یافتہ لوگ اہل سنت و جماعت ہوں گے۔

اکابر اولیائے امت اور علمائے ملت اسی حدیث کے تحت تصریحات کرتے رہے کہ نجات پانے والا گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔

امام الاولیائ، غوث الثقلین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لا ریب و لا شک انهم هم اهل السنة و الجماعة

یقینی طور پر جنتی لوگ سنی ہیں۔

امام علامہ علی قاری علیہ الرحمہ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اس کا مصداق اہل سنت بتاتے ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہم الرحمہ اپنے مکتوبات وفتاویٰ جات میں اس کی صراحت کر چکے ہیں کہ اس امت کا نجات یافتہ گروہ "اہل سنت و جماعت" ہے۔ اس کے علاوہ سب گمراہ اور بدمذہب و بے دین ہیں۔

اہلیان بکراپڑی نے جس ادریسیہ سلسلے کے بانی کا سوال میں ذکر کیا ہے، اس کے انٹرنیٹ پر موجود بیانات کو میں نے خود ذاتی طور پر سمع کیا ہے۔ گمراہ عقائد رکھتا ہے۔ ان

میں سے چند درج ذیل ہیں:

1: اللہ رب العزت جل جلالہ کے بارے میں واشگاف لفظوں میں بکتا ہے کہ اس نے سزاؤں کا بیان ہمیں دھمکانے کے لئے دیا ہے، وگرنہ وہ سزا دے گا، ہرگز نہیں، صرف ڈراتا ہے، وہ خیالی باتیں ہیں۔

2: اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے بارے میں یہاں تک بک دیتا ہے کہ وہ کافروں کے جنازے بھی پڑھا دیتے تھے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کر دیتے تھے۔

3: اکابر دیوبند اچھے لوگ تھے، ان سے غلطیاں ہوئی ہیں، مگر آقا جی نے انہیں معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت کو قبول کر لیا (حالانکہ اس پر شیخ امین کے پاس کوئی دلیل شرعی نہیں بلکہ اکابر دیوبند کے کفریات پر عرب وعجم کے علماء کے فتاویٰ موجود ہیں، القادری)

4: اس شخص نے اشرف علی تھانوی جس کا کفر اتفاقی یقینی ہے اس کے باوجود اس کو سراہا اور شبیر احمد عثمانی اور محمود الحسن دیوبندی کے لئے رحمت کی دعا کی اور ان دونوں کے ترجمہ وتفسیر کے اپنے سلسلہ کی معتبر کتاب قرار دیا اور کہا کہ اسے گھروں میں رکھو، بڑی برکت ہوگی۔

5: ''آقا جی'' ﷺ اس کا تقیہ ہے۔ جبکہ فتاویٰ مصطفویہ کے مطابق یہ ہندوؤں کا شعار ہے کہ وہ اپنے گروؤں کو ''جی'' بمعنی سردار کہہ کر پکارتے ہیں مثلاً گاندھی جی وغیرہ۔

الحاصل اللہ تعالیٰ پر محض خیالی سزائیں سنا کر دھمکی دینے کا بہتان لگا کر اور نبی کریم ﷺ پر کافروں کے لئے دعائے بخشش کرنے کا بہتان گھڑ کر اور اکابر دیوبند میں سے جو متفقہ طور پر باتفاق علمائے حقہ مرتد ہو چکے ہیں، ان کو اچھا مسلمان جاننے کی وجہ سے شیخ امین ہاؤ ہاؤ نامی شخص جو نام نہاد سلسلے کا بانی ہے، یہ بحکم شریعت اسلامیہ کافر و مرتد اور واجب القتل ہے۔ جبکہ اگر یہ توبہ کرلے تو اس کے لئے تجدید ایمان کے ساتھ ساتھ تجدید نکاح شدہ

ہونے کی صورت میں اور مرید ہونے کی صورت میں تجدید بیعت لازم ہوگی۔ مگر گستاخ رسول سچی توبہ کر کے عنداللہ مسلمان بھی ہو جائے تو عدالت دینویہ میں اس کی شرعی سزا قتل ہی ہے اس سے چھٹکارا نہ ہوگا۔

(کمافی الکتب المشہورۃ الحنفیہ والمالکیہ)

لہذا اہلیان بکرا پیڑی اس شرعی فتوے کو اس عالم وقاری کو بھی دکھائیں۔ اگر وہ توبہ کر کے اس شخص مذکور شیخ امین کی وکالت چھوڑ دے اور صدق دل سے اہل سنت کا نظریہ اپنا لے تو فبہا، وگرنہ اس کا بائیکاٹ بھی شرعی طور پر لازمی ہے۔ اس کے علاوہ اس نام نہاد سلسلے کا کوئی بھی فرد جو اس شرعی فتوے کے باوجود بھی اس بدبخت شیخ امین کو اچھا جانے یا کم از کم مسلمان جانے اس سے بھی بائیکاٹ لازمی ہے۔ اس کے ماننے والے لوگوں سے رشتہ داری قائم کرنا ممنوع ہے۔ اس کے سلسلے کے اشتہار بانٹنے والوں کو حوالہ پولیس کیا جائے اور ممکن ہو تو اہل سنت کے علماء اور واعظین اپنے خطابات میں امت مسلمہ کو اس گمراہ گر پیر کے فتنے سے آگاہ کریں تا کہ عوام الناس اس کے شر سے بچیں۔

واللہ اعلم و رسولہ الاکرم جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ ابو الحسین محمد عارف محمود خان القادری غفرلہ
یکم رجب المرجب ۱۴۳۰ھ یوم الخمیس
25 جون 2009ء

اہلسنت کے ممتاز عالم دین کی جانب سے شیخ امین کو لکھا جانے والا خط جس کا تا حال جواب موصول نہیں ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب شیخ محمد امین بالقایہ

امیر سلسلہ ادریسیہ، ملتان (پاکستان)

بعد ماھو المسنون عرض ہے کہ آپ سے بالمشافہ کوئی گفتگو تو کبھی ہوئی نہیں البتہ لوگوں کی زبانی آپ کے بارے میں متضاد باتیں ایک عرصے سے سننے میں آرہی ہیں اور کچھ دن قبل آپ کی آواز میں ریکارڈیہ باتیں سنی گئی ہیں جن کی تصدیق کے لئے آپ سے رابطہ کرر ہا ہوں۔

آپ نے کہا ہے کہ:

1: ''(دیوبندیوں کی) تبلیغی جماعت سے انتہائی محبت رکھیں، ان کو برا بھلا نہ کہیں، یہ آقا جی کے دین کو پھیلاتے ہیں اور آقا کو قبول ہیں، ان کی غلطیاں آقا کی ضد میں نہیں ہیں۔

2: دیوبندی سے محبت رکھیں، بریلوی سے محبت رکھیں، کسی کو برا نہ کہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں۔

3: جو مفہوم (دیوبندی اکابرین کے) ہمارے سلسلے کے مفہوم سے نہ ہوں، ان کو غلط نہیں کہنا ہے، ان کو بھی صحیح کہنا ہے، وہ ان کے لئے۔

4: قرآن کریم کون سا ہے، تفسیر ہے مولانا شبیر احمد عثمانی (دیوبندی) اور اس کا ترجمہ کیا ہے مولانا محمود الحسن (دیوبندی) نے۔ اس کو گھر میں رکھیں اور کچھ نہ کچھ پڑھتے رہیں۔ انتہائی برکت کا سبب بنے گا۔

5: خدا تعالیٰ شیخ الہند (محمود الحسن دیوبندی) کو بھی جزائے خیر دے اور ان کی قبر کو نور سے منور کرے، شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے جو تفسیر لکھی ہے، خدا ان کو جزا دے، نبی ﷺ کی محبت میں ان کے اضافہ کرے۔

6: اللہ نے معافی میں ان (دیوبندی اکابرین) کو رکھا ہے اور آقا نے ان کی بھی محنت قبول کی ہے اس لئے کہ علم کو عبور کوئی نہیں کر سکتا، غلطیاں ہو جاتی ہیں۔

7: آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ علم سمندر ہے، نہ کوئی ولی اس کا احاطہ کر سکتا ہے، نہ کوئی نبی احاطہ کر سکتا ہے۔

8: بعض علماء ہر وقت اختلاف کی باتیں کرتے ہیں تو ان پر خدا کی مار پڑتی ہے، نہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، نہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے، نہ ان میں جاذبیت ہوتی ہے۔ نبی کو چھوڑ کر اختلاف میں ڈالتے ہیں اور اختلاف سے خدا نے منع کیا ہے۔

9: آقا ﷺ کے بعض صحابی مرتد ہو گئے تھے، صحابی ہو کر آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔

10: گناہ کی معافی ہے، دوبارہ کچھ کیا تب بھی معافی کی ضرورت نہیں ہے، یہ کس کا کرم ہے؟ حضرت محمد ﷺ کا، خدا نے ہم کو تم کو ڈرایا ہوا ہے کہ یہ کر دوں گا، وہ کر دوں گا، بیچ میں سیدنا محمد ﷺ ہیں، اللہ کچھ نہیں کرے گا، بس ایسے ہی ڈراتا ہے"

آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ کیا یہ باتیں آپ نے اپنی تربیتی نشست میں کہی ہیں؟ کیا آپ تصدیق کرتے ہیں کہ آپ کا ان باتوں سے کوئی تعلق ہے؟ یا آپ ان باتوں سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ واضح طور پر فرمائیں کہ کیا آپ دیوبندی وہابی علماء

اوران کی تحریروں کی تعریف کرتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے فتاویٰ ''حسام الحرمین'' سے کیا آپ واقف ہیں؟اس فتاویٰ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

شکریہ

آپ کے جواب کا انتظار رہے گا

نوٹ: یہ خط آج سے کئی ماہ قبل ایک شخص نے خود جا کر ملتان میں موجود شیخ امین کی مرکزی خانقاہ میں اس کو دیا مگر ایک سال مکمل ہونے کے باوجود اس خط کا کوئی جواب نہیں آیا اور نہ ہی کوئی رجوع نامہ یا اظہار لاتعلقی کیا گیا۔

شیخ محمد امین رجوع نامے کیلئے ان علماء سے رابطہ کریں

محترم شیخ محمد امین ادریسی صاحب!

اگر آپ کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے تو جلد از جلد آپ پاکستان کے دینی اداروں اور مفتیان اہلسنت سے رابطہ کر کے برأت کا اعلان کریں مگر یہ گفتگو زبانی ہونی چاہئے یا لکھ کر تحریری صورت میں ہونی چاہئے۔ رجوع نامے کے لئے درج ذیل پتوں پر رابطہ کریں۔

1: مفتی منیب الرحمن صاحب
مہتمم جامعہ نعیمیہ،
فیڈرل بی ایریا کراچی

2: شیخ الحدیث علامہ اسماعیل ضیائی
دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

3: مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی
مہتمم نضرۃ العلوم گارڈن ویسٹ کراچی

4: علامہ سید شاہ عبدالحق صاحب
مہتمم دارالعلوم مصلح الدین میمن مسجد
مصلح الدین گارڈن میرٹ روڈ کراچی

5: مفتی عطاء اللہ نعیمی
رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

6: علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی

سربراہ اوکاڑوی اکادمی العالمی

جامع مسجد گلزار حبیب سولجر بازار کراچی

7: مفتی احمد میاں برکاتی

دار العلوم احسن البرکات ہوم اسٹیڈ ہال، حیدر آباد سندھ

8: مفتی عبد الستار سعیدی

جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

9: مفتی حامد محمود

جامعہ صفۃ المدینہ شاہ جہانگیر روڈ گجرات پنجاب

10: مفتی عارف محمود خان رضوی

دار العلوم غوثیہ محلہ فرقان آباد (پرانی سبزی منڈی) عسکری پارک، کراچی

11: علامہ سید ارشد سعید کاظمی صاحب

جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم کچہری روڈ، ملتان پنجاب

12: مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب

رضا مسجد، چوک دار السلام، گوجرانوالہ پنجاب

13: مفتی محمد حسن علی میلسی صاحب

بزم انوارِ رضا جامع مسجد فریدیہ، بلدیہ میلسی، پنجاب

14: مفتی محمد ابراہیم قادری

جامعہ غوثیہ رضویہ، باغ حیات علی شاہ، سکھر سندھ

15: مفتی محمد جان نعیمی صاحب

دار العلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر، گلشن نعیمی، صاحبداد گوٹھ، ملیر کراچی

فتنہ سالاریہ صوفی برکت علی لدھیانوی

جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے' فتنوں کی بھرمار ہوتی جارہی ہے۔ بدعقیدگی کی آندھیاں اور بے ادبی کے طوفان زوروں پر ہیں اور پھر بڑے خیر خواہی کے روپ میں بدعقیدگی پھیلائی جارہی ہے۔ انہی فتنوں میں ایک فتنہ صوبہ پنجاب سے فتنہ سالاریہ کے نام سے اٹھا جس کا امیر صوفی برکت علی لدھیانوی سالاروی ہے۔ صوفی برکت علی لدھیانوی سالاروی کے نزدیک حق و باطل میں کوئی امتیاز نہیں۔ وہ صلح کلیت کا حامی اور بدعقیدہ، بدمذہبوں اور گستاخوں کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ اس لئے جو بھی اس سے منسلک ہوتا ہے، وہ صلح کلیت کا حامی اور حق و باطل، کفر و اسلام اور باادب اور بے ادبی کے امتیاز کے بغیر سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ عاشق و گستاخ، باایمان و بے ایمان کو متحد ہونے اور ان میں مساوات پر زور دیتا ہے۔

صوفی برکت علی لدھیانوی کے نظریات انہی کی کتابوں سے

1۔ صوفی برکت علی لدھیانوی ثم سالاروی لکھتا ہے کہ جب ہم سب سے بڑی کشمکش کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ دیوبندی اور بریلوی دونوں ہی حضور ﷺ کے شیدائی ہیں۔ دونوں ہی کا مقصد رضائے الٰہی ہے اور دونوں ہی ایک امام کے مقلد اور آپس میں بھائی بھائی ہیں (بحوالہ: مقالات حکمت جلد اول، ص 106) (روزنامہ امروز لاہور،

28 جنوری 1985ء)

اس عبارت میں صوفی برکت علی نے گستاخ وبے ادب دیوبندیوں کو حضور علیہ السلام کا شیدائی لکھا حالانکہ اکابر دیوبند کی گستاخیاں انہی کی کتابوں سے آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اس کے باوجود دیوبندیوں کو حضور علیہ السلام کا شیدائی لکھنا گمراہیت ہے۔

2۔صوفی برکت علی لدھیانوی کے مرید اختر مرزا راوی ہیں کہ باباجی (صوفی برکت علی) نے فرمایا کہ تو مانگ تو کیا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا نہ مانگ، اللہ کی رضا تو پیغمبر بھی سہہ نہ سکتے تھے۔ (ماہنامہ وطن دوست لاہور، صوفی برکت علی نمبر، ص 92، بابت اپریل 2000ء)

صوفی برکت علی کی گفتگو میں انبیاء کا تذکرہ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پیغمبر بھی سہہ نہ سکے تھے (معاذ اللہ) کاش کوئی صوفی سے پوچھتا کون سے پیغمبر نے کس موقع پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قربانی نہ دی اور اس کی رضا کو سہہ نہ سکے؟

قرآن مجید میں جن کے اصحاب کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہو ''رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ'' ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی۔

جب اصحاب کا یہ عالم ہے تو نبی کی شان کا کیا عالم ہوگا۔

3۔صوفی برکت علی لدھیانوی لکھتا ہے اے مسلمان! ارے میری جان فرقہ وارانہ کشیدگی سے بالاتر ہو کر ملت اسلامیہ کے مابین اتحاد واخوت کے فروغ کے لئے متحد ہو جا۔ یہ اختلافات بھی کوئی اختلافات ہیں۔ ان سب کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہو جا ضرور ہو جا (ماہنامہ دارالاحسان جون 1971ء ص 10، ماہنامہ دارالاحسان، مئی 1979ء ص 3)

4۔صوفی برکت علی لدھیانوی اپنی کتاب میں شان الوہیت کے خلاف یہ شعر لکھتا

ہے۔

محبت کی دنیا بنانے سے پہلے
محبت کے مالک تو رویا تو ہوگا

(بحوالہ: اہل فقر تلخیص مقالات حکمت، ص 14)

5۔ صوفی برکت علی لدھیانوی لکھتا ہے کہ میں ہر مسلک کا پیروکار ہوں۔ ہر کسی کی اچھی بات کی پیروی کرتا ہوں۔ (اہل فقر ص 17)

6۔ صوفی برکت علی لدھیانوی لکھتا ہے کہ کسی اللہ کے بندے نے اللہ سے پوچھا کہ یا اللہ! اگر تو کھانا کھاتا تو کیا کھاتا؟ فرمایا کھیر کھاتا۔ (مقالات حکمت، ص 409، جلد اول)

غور کیجئے اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسی نسبت و گفتگو کیسی جہالت ہے۔

7۔ صوفی برکت علی لدھیانوی لکھتا ہے کہ جس کلمہ کے پڑھنے سے کافر مسلمان ہوتا ہے، جب تک وہ اس کلمے کا منکر نہ ہو، کافر نہیں ہوسکتا۔

(مقالات حکمت، جلد اول، ص 105)

یہ اصول بھی صوفی برکت کا خودساختہ ہے۔ اگر صرف کلمہ پڑھنا ہی مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے تو سید عالم ﷺ کے دور کے منافقین بھی صوفی برکت کے نزدیک مسلمان ہوں گے۔

اسی طرح قادیانی، پرویزی بھی کلمہ گو ہیں، وہ بھی ان کے نزدیک مسلمان ہوں گے۔ کیونکہ ان سب بے ایمانوں کا کلمہ سے انکار کرنا آج تک کہیں ثابت نہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تحریریں صوفی برکت کی نہیں ہیں۔ آیئے اس کا جواب بھی صوفی برکت سے لیتے ہیں۔

صوفی برکت علی لدھیانوی اپنی کتاب اہل فقر تلخیص مقالات حکمت کے صفحہ نمبر 52

پر لکھتا ہے کہ تحریرات صحیح شہادت ہوتی ہیں۔ میں نے اپنی ہر تحریر اپنے قلم سے خود لکھی ہے۔

صوفی برکت علی ساری زندگی اسی نظریات پر رہا۔ اس کی کوئی تحریری توبہ یا رجوع نامہ موجود نہیں لہذا ایسے فتنے سے مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

فتنہ سالاریہ کے روح رواں صوفی برکت علی لدھیانوی کی تحریروں اور اس کی تعلیمات کو دیکھنے کے بعد مفتیان کرام نے اسے گمراہ اور بدمذہب لکھا ہے جن مفتیان کرام نے اس کے خلاف فتاویٰ جاری کئے ہیں۔ ان کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث غلام رسول رضوی صاحب (فیصل آباد)

2۔ استاذ العلماء مفتی محمد امین صاحب (مفتی جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد)

3۔ شیخ الحدیث مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی (مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

4۔ مفتی فیض احمد اویسی صاحب علیہ الرحمہ (بہاولپور، پنجاب)

5۔ شیخ الحدیث علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب علیہ الرحمہ (جامعہ نظامیہ لاہور)

6۔ مفتی محمد حسن علی میلسی صاحب (میلسی وہاڑی)

7۔ نائب محدث اعظم پاکستان علامہ عبد الرشید صاحب (فیصل آباد)

8۔ حضرت علامہ مفتی محمد اسلم صاحب (فیصل آباد)

9۔ علامہ محمد ذوالفقار علی رضوی صاحب (سانگلہ ہل)

10۔ علامہ مولانا مفتی احمد میاں برکاتی صاحب (مفتی دار العلوم احسن البرکات، حیدر آباد)

11۔ علامہ مفتی عبد العزیز حنفی صاحب (مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی)

نام نہاد

روحانی تبلیغی جماعت اور روحانی طلبہ جماعت

کے عقائد ونظریات

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت ''روحانی تبلیغی جماعت'' اور ''روحانی طلبہ جماعت'' کے بارے میں کہ جن کا کنڈیارو میں مرکز ہے۔ یہ لوگ ذکر کے حلقے منعقد کرتے ہیں اور لوگوں کے دل جاری کرنے کے دعوے کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں مگر ان کی مجالس کے اختتام پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھا جاتا۔ دیوبندیوں کے بارے میں ان لوگوں کے یہاں کافی نرم گوشہ ہے۔ اس جماعت کے موجودہ سربراہ کا نام محمد طاہر عرف سجن سائیں ہے۔ یہ نقشبندی سلسلے میں لوگوں کو بیعت کرتے ہیں۔ ان کے پیر کا نام اللہ بخش عرف سوہنا سائیں تھا۔ اور سوہنا سائیں کے پیر صاحب کا نام عبدالغفار عرف مٹھا سائیں تھا۔ مٹھا سائیں کو اس جماعت کے لوگ غوث اعظم کہتے ہیں۔ ان کے غوث اعظم پیر مٹھا سائیں کے ملفوظات ان کے خلیفہ مولوی حبیب الرحمن نے جمع کئے اور خدا بخش مسرور سابقہ بجرچ غفاری وخلیلی نے اس کو ترتیب دیا اور ''ملفوظات غفاریہ'' کے نام سے ضیاء الدین پبلی کیشنز کھارادر کراچی نے شائع کیا۔ اس کتاب سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

دیوبندی اور بریلوی علماء کے متعلق رائے

ملفوظات غفاریہ کے صفحہ نمبر 103 پر پیر عبد الغفار مٹھا سائیں نے فرمایا۔ اس دور کے بعض بریلوی ہیں جو صرف زبانی دعوٰی کرتے ہیں اور مجھ پر بھی ناراض ہیں کہ میں دیوبندیوں کو کافر نہیں کہتا۔ فرمایا میں نہ تو دیوبندیوں کو کافر کہتا ہوں اور نہ بریلویوں کو مشرک۔ میرے نزدیک دونوں مسلمان ہیں کیونکہ ہر دو جماعتوں میں بڑے بڑے عالم و فاضل، عابد و زاہد صالح لوگ ہیں اور بڑی بات یہ ہے کہ کلمہ گو ہیں۔ فقہ اکبر میں عقائد کے مسائل سے ہے کہ کسی شخص میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال اسلام کا ہو، یا ایمان کا ہو، اسے کافر مت کہو۔ کیونکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ شخص آخر میں تائب ہوگیا ہو۔ پھر تو سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اگر توبہ نہ کرسکا تو قیامت کے دن بقدر گناہ سزا بھگتنے کے بعد آخر جنت میں جائے گا۔ اور وہ ایک احتمال ایمان ننانوے کفر کے احتمالوں پر غالب آجائے گا۔ میرے نزدیک کافر وہ ہے جو ابدالآباد تک جہنم کے عذاب میں مبتلا رہے گا اور کبھی اس کی نجات نہ ہوگی۔ دیوبندی ہوں یا بریلوی جو بھی تعصب کے مرض باطنی میں حد سے بڑھ جائیں گے یا گستاخیاں یا بے ادبیاں کریں گے تو یا تو مرنے سے پہلے تائب ہوجائیں گے یا پھر موت کے بعد بقدر گناہ و گستاخی عذاب و سزا بھگت کر بہشت میں داخل ہوں گے۔ اگر میں دیوبندی بنوں تو بریلویوں کو کافر کہوں، اگر بریلویوں بنوں تو دیوبندیوں کو کافر کہوں۔ کیونکہ ہر دو فریق ایک دوسرے کو اسی فتوے میں شریک کرتے ہیں۔ دیوبندی اور بریلوی ہر دو مدرسوں کے نام ہیں جو ایک سو تیس سال سے قائم ہوئے ہیں۔

(ملفوظات غفاریہ، صفحہ نمبر 104-103)

ف نمبر 2۔ دیوبندیوں کو کافر کہنے کے متعلق آپ نے وہی احتیاط فرمائی ہے جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ اگرچہ کفر کی آمیزش ان کے ایمان میں آ گئی ہو۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت جناب احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی نے جوان پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے، وہ گستاخ و بے ادب ملاں پر صادر فرمایا ہے، نہ کہ ہر دیوبندی پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے (حوالہ کتب) اور ظاہر ہے کہ جن کے ایمان میں کفر کی آمیزش آئے گی وہی تو ہوں گے جن کا داخلہ جہنم میں ہوگا۔ مگر وہ بالآخر جہنم سے نکلیں گے۔ مومن گنہ گار خواہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا رہے جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ قبر کے عذاب حشر کی تکلیف تو ممکن ہے مگر جہنم کا داخلہ نہ ہوگا۔ لیکن وہ مسلمان جن کے ایمان میں کفر و شرک کا رنگ آ گیا ہوگا، وہ جہنم میں عارضی طور پر داخل ہوگا چنانچہ جو دیوبندی بھی اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کے مطابق کفر کے مرتکب ہوتے ہیں، ان کو جہنم کا داخلہ ضرور ہوگا۔ مگر یہ کفر کفر محض نہیں جس کی وجہ سے خلود نار کے مستحق ہو جائیں (صفحہ نمبر 106)

3۔ رسوائے زمانہ گستاخ رسول اشرف علی تھانوی کی مدح سرائی میں مٹھا سائیں کا قول ملفوظات غفاریہ ص 163 پر اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ......

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو وہابی کہتے ہیں، لیکن اس کی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب صوفی مشرب رکھتے تھے۔ ان کی کچھ کتابیں ہمارے پاس بھی ہیں۔ (ص 163)

براہ کرم ارشاد فرمائیں کہ اہلسنت کو اس جماعت میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ سجن سائیں کا مرید ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ انہیں اپنی مسجدوں میں حلقہ ذکر کی اجازت دیں یا نہ دیں؟

مولانا عبدالعزیز حنفی صاحب کا فتویٰ

(مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی)

باسمہ تعالیٰ

الجواب: روحانی تبلیغی جماعت وروحانی طلبہ جماعت کے سربراہ عبدالغفار عرف مٹھا سائیں کے اقوال ونظریات کے بارے میں سائل نے اپنے استفتاء کے ساتھ جو فوٹو کاپی منسلک کی ہے، اس کو اصل کتاب بنام ملفوظات غفاریہ سے ملا کر دیکھا تو ثابت ہوا کہ وہ تمام باتیں جو فوٹو کاپی میں ہیں، وہ اصل کتاب میں بھی مذکور ہیں۔ جس میں انہوں نے واضح طور پر یہ لکھا ہے کہ "میں نہ تو دیوبندیوں کو کافر کہتا ہوں اور نہ بریلویوں کو مشرک میرے نزدیک دونوں مسلمان ہیں" جہاں تک بریلویوں کو مشرک نہ کہنا یہ تو درست ہے اس لئے کہ بریلویوں کو مشرک کہنے کی کوئی وجہ اور کوئی دلیل وثبوت نہیں۔ بریلویوں کو مشرک کہنا خود اپنے آپ کو مشرک قرار دینا ہے۔ لیکن وہ دیوبندی جو گستاخی رسول کے مرتکب ہوئے اور وہ جو ان کی گستاخی پر مطلع ہوئے۔ پھر ان کی تائید وحمایت کی، ان پر علمائے حرمین وشام ومصر نے کفر کا حکم لگایا اور یہ فرمایا

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

یعنی ان کے کفر وعذاب میں جس نے شک کیا، بے شک وہ بھی کافر ہوا۔ ان بلاد اسلامیہ کے علماء نے متفقہ طور پر گستاخان رسول کو اور ان لوگوں کو بھی جو ان کے کفر میں شک کرے، کافر قرار دیا اور ہمارے تمام فتاویٰ جات میں بھی گستاخان رسول کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ تو یہ جب تمام فتاویٰ جات اور علمائے حرمین کے حکم تکفیر کے بموجب کافر قرار پائے تو ان کا عالم، فاضل، زاہد، صالح ہونا ان کو کفر سے نہیں بچا سکے گا۔ گستاخان رسول میں کوئی

ایمان کا احتمال نہیں۔ وہ کھلے کافر ہیں اور یہ کہنا کہ آخر میں تائب ہو گئے ہوں گے۔ یہ توہم اور ظن ہے۔ ان کی یہ کتابیں آج بھی چھپ رہی ہیں اور ان گستاخانہ عبارتوں کی نہ صرف یہ تاویل کرتے ہیں بلکہ ان کو صحیح ثابت کرنے کے لئے آج بھی علمائے اہلسنت سے مناظرہ کرتے ہیں۔ ان کا توبہ کرنا تو اس وقت صحیح ہوتا جب کہ یہ کتابیں چھاپنا بند کر دیتے اور اپنی توبہ کا بھی اعلان کراتے اور کرتے۔ دوسرے یہ کہ توبہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے جس طرح کا جرم ہو توبہ بھی اسی طرح کی ہونا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اذا عملت سئية فاحدث عندها توبة السريا لسرو العلانية بالعلانية

اور ان کی یہ بات ''اگرچہ کفر کی آمیزش ان کے ایمان میں آ گئی ہو'' خلاف شرع ہے۔ اس لئے کہ جس شخص کے ایمان میں کفر کی آمیزش ہو، وہ صاحب ایمان نہیں ہوتا۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے۔

فكيف يكون الشخص الواحد فى حالة واحده مومنا و كافرا

یعنی یہ جائز نہیں کہ ایک شخص ایک ہی حالت میں مومن اور کافر ہو۔ جب ایک شخص مومن ہو گا تو اس کے ایمان میں شک نہیں۔ جیسے کہ کافر کے کفر میں شک نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اولئک هم المومنون حقا

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

اولئک هم الكفرون حقا

فسق و فجور اور معصیت و نافرمانی کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اولا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اپنے گناہوں کی سزا پانے کے لئے پہلے دوزخ میں داخل

ہوں گے۔ اور اپنی نافرمانی کی سزا پانے کے بعد پھر جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے لئے خلود فی النار نہیں۔ یہ حکم گناہ کرنے والوں کا ہے۔

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے۔

وینقص بارتکاب اعمال السئیة حتی یدخل صاحبه النار اولاثم یدخل الجنة بایمانه

اس لئے کہ معصیت سے ایمان کی نفی نہیں ہوتی۔ شرح فقہ اکبر میں ہے۔

ان العصیان لاینافی الایمان

لیکن کافر و مشرک و مرتد اور گستاخان رسول جنہوں نے دنیا میں توجہ نہیں کی اور نہ ہی ان کے توبہ کرنے کا کوئی ثبوت۔ ان کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ ہے لہذا صورت مسئولہ میں اس جماعت کے لوگ اور اس کے پیروکار جب تک بدعقیدہ و بدمذہبوں کے بارے میں اپنے تصورات و نظریات اور اپنے معتقدات علمائے حرمین شام و مصر کے اقوال جو فتاوئی حسام الحرمین میں مذکور ہیں۔ ان کے مطابق درست نہیں کر لیتے اس وقت تک اہلسنت اس جماعت میں شامل نہ ہوں اور اس جماعت کے متبع امام کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی ان کے مرید ہوں اور اپنی مسجد میں حلقہ ذکر کی بھی اجازت نہ دیں۔

مولانا غلام فرید رضوی سعیدی ہزاروی کا فتویٰ

(مفتی جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن، گوجرانوالہ)

الجواب بعون الملک الوہاب:

سوال نمبر 1 کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ پیر علماء دیوبند کی کفری عبارات کا مطالعہ کر چکا ہے اور ان سے خبردار ہو چکا ہے اور پھر بھی ان کو درست قرار دیتا ہے اور تاویلات کے چکر میں پھنس گیا ہے تو ایسا پیر یا مولوی یا فرد کافر ہے، اسلام سے خارج ہے۔ اس کی بیعت حرام اور ایسوں کی اقتداء میں نماز فاسد و باطل ہے۔ اگر وہ ان کفری و گستاخانہ عبارات سے بے خبر ہے۔ مطالعہ سے نہیں گزریں تو پھر ایسے شخص کو کافر قرار دینا درست نہیں ہی۔ اس کے متعلق زبان بند رکھی جائے۔ اس کی اور اس کی بیعت کرنے والوں کی تکفیر نہ کی جائے۔ باقی یہ کہنا کہ امام صاحب نے فرمایا ہے کہ جس قول میں 99 احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال اسلام کا تو اس قول کو کفریہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تو یہ بات اپنی جگہ درست ہے مگر فقہ اکبر کی یہ عبارت دیوبندی علماء کی کفری عبارات پر فٹ نہیں آتی۔ کیونکہ عبارات متنازعہ اپنے گستاخی کے مفہوم میں صریح ہیں یہاں کسی احتمال کی گنجائش نہیں۔ جب کہ فقہ اکبر کی عبارات میں احتمالی قول کا ذکر ہے۔ ان عبارات کفریہ متنازعہ کو صریح ہونے کی وجہ سے احتمال قرار دینا بجائے خود غلط ہے اور کافر کی یہ تعریف کہ کافر وہ ہے جو ابدالآباد تک جہنم میں رہے گا اور کبھی اس کی نجات نہ ہوگی تو یہ کافر کی تعریف نہیں بلکہ یہ کافر کا حکم ہے۔ حکم کو تعریف سمجھنا بھی غلطی ہے اور یہ کہنا کہ جو گستاخیاں اور بے ادبیاں کریں گے، تو یا تو مرنے سے پہلے تائب ہو جائیں گے یا پھر موت کے بعد بقدر گناہ و گستاخی عذاب و سزا بھگت کر بہشت میں داخل ہوں گے۔ اس عبارت کا دوسرا حصہ بھی یقیناً غلط ہے، کیونکہ گستاخی کرنے والا کافر ہے اور

کافر کا خروج دوزخ سے کبھی بھی نہیں ہوگا۔

سوال نمبر 2 کا جواب: دوسرے سوال کی عبارت میں بھی بعض اغلاط موجود ہیں۔ مگر پھر بھی اس عبارات میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے کسی مسلمان کی تکفیر نہیں کی بلکہ گستاخ و بے ادب ملاؤں کی تکفیر فرمائی ہے۔ باقی یہ کہ ہر دیوبندی پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا تو یہ درست ہے۔ صرف نام کے دیوبندی کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ جس کی وضاحت پہلے سوال کے جواب میں کر دی گئی ہے۔

سوال نمبر 3 کا جواب بھی سوال نمبر 1 اور 2 کے جوابات میں آ چکا ہے۔ غور کر لیں۔ بہر حال ایسی جماعت میں صحیح العقیدہ سنی کو شامل نہیں ہونا چاہیئے، نہ ان کی بیعت کی جائے، نہ ان کی مساجد میں حلقہ ذکر کی اجازت دی جائے نہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھی جائے۔ ان احکامات کے دلائل کتاب و سنت و کتب فتاویٰ میں مصرح ہیں۔ اختصار ملحوظ ہے۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible]

جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن
محلہ فاروق گنج - گوجرانوالہ

مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کا فتویٰ

(مفتی زینت المساجد، چوک دار السلام، گوجرانوالہ)

الجواب: بصورت مسئولہ نام نہاد ”روحانی تبلیغی جماعت“ کے جو حوالے دیئے گئے ہیں۔ ان کی بناء پر نہ ایسے لوگوں کی جماعت میں شامل ہونا جائز ہے، نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور نہ ہی ان کے پیر کی بیعت کرنا جائز ہے۔ جن لوگوں کو حق و باطل مومن منافق، عاشق گستاخ، سچے اور جھوٹے میں کوئی تمیز اور پہچان نہیں۔ ان کا سلسلہ سراسر غلط اور باطل ہے۔ اور ایسے لوگوں کو سنی مسجدوں میں حلقہ وغیرہ کی ہرگز اجازت نہیں دینی چاہئے تاکہ نہ لوگ ان سے دھوکا کھائیں اور نہ انہیں سنی ماحول میں فروغ حاصل ہو۔

واللہ ورسولہ اعلم

ابوداؤد محمد صادق رضوی خطیب زینت المساجد گوجرانوالہ

مولانا عبداللطیف صاحب کا فتویٰ

(مفتی دارالعلوم عطائے مصطفٰے چک جگنہ گوجرانوالہ)

الجواب وهو الموفق للصواب: مذکورہ بالا سوال میں برتقدیر صدق سائل بیان کردہ عقائد کے حامل سنی صحیح العقیدہ نہیں ہو سکتے۔ لہذا اہلسنت کو روحانی طلبہ جماعت والوں کے ساتھ میل جول رکھنا ناجائز ہے اور ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ ان سے اجتناب شدید ضروری ہے اور انکو اپنی مساجد میں حلقہ ذکر تو درکنار ویسے ہی اگر ہمت ہو تو روکنا ضروری ہے۔ اور ایسے لوگوں کا جن کا خود کوئی عقیدہ نہیں، مرید ہونا ناجائز ہے۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

الفقیر ابوسعید محمد عبداللطیف غفرلہ

الفقیر ابوسعید محمد عبداللطیف غفرلہٗ

متولی و مہتمم دارالعلوم عطائے مصطفٰے

جامع مسجد رضائے مصطفٰے، چک جگنہ

سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ

5۔ مولانا محمد یوسف بندیالوی

6۔ مفتی خائستہ خان ہزاروی

7۔ مولانا محمد فیاض صابری

(مجلس الافتاء شمس العلوم، نارتھ ناظم آباد، کراچی)

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت مسئلہ میں کہ ایک جماعت ''روحانی طلبہ'' نام سے بنی ہوئی ہے جو کہتے ہیں کہ ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی ہیں، نہ وہابی ہیں اور یہ لوگ تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ کیا ہم اہلسنت و جماعت کے لوگوں کو ان کے ساتھ تعاون کرنا، ان کے پروگراموں میں شرکت کرنا، اپنی مسجدوں میں ان کو اجازت دینا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب ھوالموافق للصواب:

چونکہ موجودہ دور کی اصطلاح میں بریلوی اہلسنت و جماعت اہل حق کا جدید نام ہے اور وہابی، دیوبندی گستاخ رسول کا دوسرا نام ہے۔ اس لئے اہلسنت والجماعت اور اہل حق ان کو سمجھا جائے گا جو اپنے آپ کو بریلوی کہیں۔ اور وہابی دیوبندی کو برا نہ کہنا، ان کو ٹھیک کہنا گستاخئ رسول کو جائز کہنا ہے جو کہ واضح کفر ہے اور کفر کو کفر نہ کہنا بلکہ حق کہنا اپنے کفر کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے اس جماعت سے بچنا تمام اہلسنت پر لازم ہے اور یہ دشمنوں کی چال ہے، جن سے ہوشیار رہنا ہر فرد اہل سنت و جماعت کے لئے ضروری ہے۔

اس لئے اس جماعت کے ساتھ نہ تعاون کرے اور نہ اجازت دے۔ بلکہ ان کی سازشوں کو ناکام کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

الجواب صحیح

حررہ

2 - 12 - 96

الجواب صحیح

فتنہ لاثانی سرکار (فیصل آباد والا)

دور حاضر کے ابھرتے ہوئے فتنوں میں ایک فتنہ جو کہ اپنے آپ کو سنی اور اہلسنت کہتا ہے اور پس پردہ مسلک حق اہلسنت و جماعت کو شدید نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس کا نام صوفی مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار ہے۔ اپنے نام کے ساتھ یہ القابات لگائے جاتے ہیں ''محبوب سبحانی، شہباز لامکانی، منبع ولایت، منبع جود و سخا، مرشد اکمل اور سخی سلطان وغیرہ''

آستانہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ کے نام سے اپنی خانقاہ بنائی ہوئی ہے جو کہ غلام رسول نگر پیپلز کالونی فیصل آباد پنجاب میں واقع ہے۔ تنظیم مشائخ عظام پاکستان کا امیر ہے۔ اس کے عقائد و نظریات قرآن و حدیث کے خلاف ہیں جس کا ثبوت اس کی تقاریر اور اس کا لٹریچر ہے۔

جس کو پڑ ۔ ۔ اور تقاریر سننے کے بعد ملک پاکستان کے مفتیان کرام نے لاثانی سرکار کو گمراہ قرار دیا ہے اور اس کی تقاریر سننے اور لٹریچر پڑھنے کو ناجائز قرار دیا ہے اور اس سے بیعت کو بھی ناجائز قرار دیا ہے اور جو بیعت ہو چکے، ان کو بیعت توڑنا لازم ہے اور لاثانی کے سائے سے بھی بچنے کا حکم دیا ہے۔

اب آیئے آپ کے سامنے لاثانی سرکار کے مرکز سے ہزاروں کی تعداد میں شائع ہونے والی کتاب ''نوری کرنیں'' سے کچھ اسلام مخالف باتیں اور اس پر جید مفتیان کرام کے فتاوے پیش کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ لاثانی کی تقریر جس میں اس نے گستاخیاں اور اسلام مخالف باتیں کی ہیں، وہ بھی پیش کریں گے۔ آپ پڑھیں اور لاثانی کے شر سے محفوظ رہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
اللہ
نوری کرنیں
720352

ہم اپنی اس کاوش کو
آقائے کل حضور رحمت اللعالمین ﷺ
اور حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام
کی بارگاہ عالیہ میں اور اپنے
پیرو مرشد سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار
کے تمام [illegible] کے نام [illegible] کتاب

نوری کرنیں (مکمل)

متلاشیانِ حق کے لئے مرتب کی گئی

غلامانِ لاثانی سرکار

رفاقت علی، محمد یاسر، رانا محمد طاہر

اور دعا میں سات سال گزر گئے۔ اس دوران آپ نے گوشہ نشینی اختیار کئے رکھی معرفت الٰہی کا شوق بڑھتا گیا، رو رو کر راتیں گزارتے تھے۔ آپ کا ایک ایک لمحہ اسی اضطراب کی کیفیت میں گزرتا تھا۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم انہیں اپنا راستہ دکھا دیں"۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

"اور اپنی طرف راہ دکھاتے ہیں جو کوئی ارادہ کرے"۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ صدق دل سے نکلنے والی پکار پر ہدایت حق ضرور متوجہ ہوتی ہے اور اگر لگن سچی ہو تو منزل مل ہی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ میری راہ میں نکل کر تو دیکھ راہیں نہ کھول دوں تو کہنا۔ آپ بھی جب خدا تعالیٰ کی تلاش میں نکلے تو اللہ بزرگ و برتر نے بڑھ کر آپ کو اپنی رحمت کے سایہ میں لے لیا۔ آپ کی شب بیداریوں اور گریہ زاریوں کو شرف قبولیت ملنا، وعدہ ربانی پورا ہوا اور آخر کار ایک رات عالم رویاء میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہوا (بزرگ ہستی کا حلیہ مبارک اور پتہ بتایا گیا) اور آواز آئی

"جاؤ ہم نے تمہیں اپنے محبوب کا پتہ بتا دیا ہے، دیر نہ کرو جاؤ ہم نے پتہ بتا دیا ہے دیر نہ کرو"۔

آواز کی ہیبت اتنی تھی کہ آپ خود بخود سجدے کی حالت میں چلے گئے اور آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی آواز ہے۔ مسلسل تین راتوں تک یہی حکم ہوتا رہا۔ تب آپ کو سکون و اطمینان حاصل ہوا۔ آپ کی خوشی کی کوئی انتہا

ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں کے لنگر کی کتنی فضیلت اور مقبولیت ہے کہ قبلہ چادر والی سرکار "لنگر میں حصہ ڈالنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ چادر کے لنگر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرم ہوا کہ یہ لنگر روحانی، قوت اور جسمانی بیماریوں کے لئے فائدہ مند ہے اور اس کی تصدیق بہت لوگوں کو ہو چکی ہے۔

محفل پاک لاثانی کی فضیلت

پھر قبلہ لاثانی سرکار نے فرمایا کہ محفل پاک لاثانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا کہ "اگر کوئی عقیدت مند ان محافل کا انعقاد اخلاص اور عقیدت سے کرے گا تو ہم اسے سات سو سال کی عبادت کا اجر عطا فرمائیں گے" اور فرمایا کہ "ان محافل میں باقاعدگی کے ساتھ محبت و خلوص سے شرکت کرنے والوں کا کم از کم مقام ولایت کبریٰ ہو گا۔" لیکن اس دنیا میں چاہے اسے اس چیز کی خبر ہو یا نہ ہو لیکن حشر میں اس کو ولایت کبریٰ کے ولیوں میں اٹھایا جائے گا۔ یہ بھی فرمایا گیا کہ یہ مقام و مرتبہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو عقیدت اور محبت کے ساتھ محافل میں شرکت کرتے ہیں لیکن انہیں فیض لینے کا طریقہ نہیں آتا یا ان میں فیض لینے کی اہلیت نہیں۔ یعنی وہ مراقبہ، محاسبہ اور ذکر فکر جیسی تصوف کی باتوں کو سمجھ نہیں پاتے۔ یہ محبت و عقیدت تو انہیں کم از کم اس مقام تک ضرور پہنچا دے گی اور جو لوگ اعتراض کرتے ہیں یا تنقیدی نظر سے بیٹھتے ہیں ان کے لئے اس محفل میں کوئی جگہ نہیں۔ پھر آقا حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جو حقیقی ہو ہم خود اس محفل سے نکال دیں گے۔ اسے فائدہ کی بجائے نقصان ہو گا۔" اس محفل کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اس میں کئے جانے والے اذکار کا حکم [illegible] اللہ رب العزت کی جانب سے ہوا۔ ساتھ ہی ان اذکار کے طریقے اور فضیلت بھی نازل کی۔ اس لحاظ سے یہ محفل اپنی نوعیت کی لاثانی محفل بن گئی۔

حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء و مشائخ عظامؒ نے ارشاد فرمایا یہ ہماری اپنی محفلیں ہیں، اور جو کوئی ان میں شرکت کرتا ہے۔ وہ بھی ہمارا

ی محفل ہے جس کی میرے آقا نے اتنی تعریف فرمائی ہے۔ میں نے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر اپنا خواب بیان کیا۔ تو خادم آستانہ عالیہ نے مجھے بتایا کہ حضور سیدی چادر والی سرکار" سالانہ جشن کے متعلق فرما کر گئے ہیں کیونکہ وہ ہر سال ولی میں منایا جاتا ہے۔

ایک بہن (فاطمہ اول) بیان کرتی ہیں کہ جشن ولادت لاثانی سرکار کے موقع پر میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ "حضرت سید الشہباز قلندرؒ" تشریف فرما ہیں اور میں منقبت شریف پڑھ رہی ہوں۔ جس کے بول یہ ہیں۔

پاک ربا سے قلندری دھمال جشن لاثانی آ گیا
اج پا رہے ہو گئے سب دے سوال جشن لاثانی آ گیا

میں نے دیکھا کہ دونوں بزرگ ہستیاں بہت خوش ہیں اور یہ شعر سن کر حضرت شہباز قلندرؒ پر محبت اور خوشی میں وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور کیف و مستی میں جھومنے لگتے ہیں۔ جب میری آنکھ کھلی تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ یہ سوچ کر کہ ایک تو مجھ گناہگار کو نہ صرف حضور نبی کریم ﷺ اور شہباز قلندرؒ کی زیارت ہوئی بلکہ میری منقبت شریف ان کی بارگاہ میں سنی گئی۔ جس کی بدولت مجھ پر کرم ہوا۔

ہمارے سلسلہ کے ایک دوست نے خواب میں دیکھا کہ چند فرشتے اور حوریں آستانہ عالیہ چادر والی لاثانی پر مل کر حلقہ بنائے ہوئے منقبت پڑھ رہے ہیں اور ڈیکوریشن بھی کر رہی ہیں۔ یعنی انہوں نے آستانہ عالیہ کو جھنڈیوں وغیرہ سے سجایا ہوا ہے، غور کرنے پر پتا چلا کہ وہ یہ منقبت شریف پڑھ رہے تھے۔ صرف دو شعر حاضر خدمت ہیں۔

اج جشن ولادت ہے آقا دا
ولیاں نے وی بھنگڑا پایا اے
فرشتیاں نے وی فرش سجایا ہے
حوراں نے وی سہرا گایا اے

258

اسنے میں میرے آقا داتا والی سرکار بھی اپنے مجلس مبارک سے باہر تشریف لے آئے ہیں۔ انہوں نے آپ سرکار کو جشن ولادت کے موقع پر مبارکباد پیش کی۔ آپ سرکار نے ان سے پوچھا کہ جشن ولادت تو چند دن پہلے ختم ہو چکا ہے۔ آپ ابھی تک مبارکباد دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم جشن والے دن بھی آئے تھے اور مٹھائی بھی بانٹی تھیں اور اب ہم آپ کا ذکر اب بھی کر رہے ہیں۔ آپ سرکار نے پوچھا کہ اب کئی دن ہو چکے ہیں انہوں نے جواب دیا ہم تو پورا مہینہ آپ کے جشن ولادت کی خوشی میں جشن مناتے ہیں اور آپ کا ذکر ہوتا ہے میں نے اپنے اس خواب کا ذکر قبلہ داتا والی سرکار سے کیا تو آپ نے فرمایا تم نے درست دیکھا اور فرشتوں نے بھی درست فرمایا کہ جشن والے دن حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرامؓ اور مرشد پاک کے ہمراہ تشریف لائے اور حوریں بھی تشریف لائی تھیں اور فرشتوں اور حوروں نے محفل میں خوشبو بھی چھڑکی تھی۔ 07-09-96 میرے قبلہ داتا والی سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جشن ولادت سے اگلے مہینے میں نے خواب میں دیکھا کہ کافی سارے ہار اوپر سے آئے اور میرے دائیں بائیں رکھے گئے۔ میں نے عرض کی یہ کس کے لئے ہیں؟ بتایا کہ یہ ان کے لئے ہیں جنہوں نے آستانہ عالیہ پر سالانہ محفل کے لئے کام کیا۔ انتظامیہ اور خادمین کے لئے ہیں۔ جنہوں نے عقیدت و محبت سے محفل کے انتظام کئے اور محبت سے محفل میں حصہ لیا۔ یہ ہار انتظامیہ اور خادمین کو پہنا دیئے جائیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ یہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں کہ انہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہار پہنائے جائیں گے اور گذشتہ برس بھی اسی طرح کی کرم نوازی ہوئی۔ سرکار سیدنا چادر والی سرکارؒ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ہم نے جشن ولادت میں حصہ لینے والے تمام لوگوں کو نواز دیا۔ جس نے بھی کوئی مالی خدمت کی۔ حتیٰ کہ جس نے محفل میں ایک روپیہ نذرانہ بھی شامل کیا اسے بھی نوازا گیا۔ جس نے کوئی معمولی سی بھی مالی اور جسمانی خدمت کی مثلاً جس نے آنگن پر آستانہ عالیہ کو سجانے کے لئے جھنڈیاں لگانے میں حصہ لیا اسے بھی نوازا گیا۔ اس دن لگتا تھا میرے آقا حضور سیدنا چادر والی سرکارؒ لطف و کرم کے دریا بہا رہے تھے کے موڈ میں ہیں۔ آپ نے نوازنے میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ملامت شفقت و محبت میں فرمایا کہ ہم نے تو اپنے

259

فوراً ہی میرے قبلہ و کعبہ نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ بھی تشریف لے آتے ہیں اور آپ نے صحابہ کرامؓ کے فرمان کی تصدیق کی اور فرمایا

"ہم داتا والی سرکار کو بہت محبوب رکھتے ہیں"۔

میں اپنے آقا کی بارگاہ رسالت میں اس قدر محبوبیت دیکھ کر میں خوش ہوا ہوں اور خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ بیعت ہونے کے کچھ دنوں بعد ایک رات میری دادی جان کو حضرت عائشہؓ کی زیارت پاک ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ تشریف فرما ہیں آپ کے پاس حضرت داتا والی سرکار بھی موجود ہیں حضرت عائشہؓ نے میری دادی جان سے فرمایا "داتا والی سرکار ہمارے محبوب ہیں ان کی محفلوں میں جایا کرو اور لنگر میں حصہ بھی ڈالا کرو"۔ کچھ عرصہ بعد پھر صحابہ کرامؓ (خلفائے راشدین) کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا

"طریقت کے چار اہم ستون ہیں۔ صداقت، شجاعت، سخاوت اور انکساری اور یہ چاروں صفات تمہارے پیرومرشد داتا والی سرکار میں موجود ہیں"۔

اس کے چند دنوں بعد حضرت امام حسینؓ نے عالم رویا میں فرمایا

"ہم نے داتا والی سرکار کو ابوالفیض بنا دیا ہے۔ نیز فرمایا کہ ابوالفیض کا مطلب ہے فیض دینے والوں کے باپ اور قیامت تک آپ کے در سے دنیا فیضیاب ہوگی"۔ (آپ کے فرماتے ہی ایک تختی میرے سامنے آگئی جس پر یہ تحریر تھا "داتا والی سرکار ابوالفیض ہیں")

5. منظور احمد صاحب ([illegible]) بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے خاص کرم فرماتے ہوئے اپنی زیارت بابرکت سے نوازا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی محفل ہے اس محفل میں ہمارے سردار سیدنا صدیق اکبرؓ جلوہ افروز ہیں۔ محفل میں سے ایک آدمی آپؓ سے عرض گذار ہوا۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے بارے میں جو مندرجہ ذیل عقائد رکھتا ہو مثلاً !

1- میرا پیر حضرت عائشہ کا محبوب ہے اور یہ بات پیر صاحب خود سنیں اور تردید فرمائیں۔

2- مجھ پر اللہ نے کرم فرمایا کہ میری محفل میں آنیوالے کو سات سو سال کی عبادت کا ثواب اور ولائت کبرٰی کا مقام حاصل ہو گا۔

3- میری جشن ولادت میں فرشتوں نے جشن منایا حوروں نے سہرا گایا ولیوں نے بھنگڑا ڈالا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام تشریف لائے۔

4- میں نے اللہ کی آواز سنی

کیا ایسا شخص ولی۔ پیر اور مذہبی رہنما ہو سکتا ہے ؟
کیا ایسے شخص کی پیروی عندالشرع جائز ہے ؟

۷۸۶

السائل
نذیر احمد چوہدری
فیصل آباد

الجواب ہو اللہ الموفق للصواب

عامہ کتب میں ہے - پیر کیلئے چار شرطیں ہیں جن کا قبل از بیعت ان کا لحاظ رکھنا فرض ہے - اول سنی صحیح العقیدہ ہو دوم اتنا علم رکھتا ہو جو اپنی ضرورت کے مسائل دینی کتابوں سے نکال سکے - سوم فاسق معلن نہ ہو - چہارم اس کا سلسلہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو - صورت مذکورہ میں جو عقیدے مسائل نے بیان کیے ایسا شخص

1) حضرت ام المومنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بے ادب گستاخ ہے۔

2) مذکورہ عبارت میں جو بیان ہے وہ محض جھوٹ کا پلندا اور فراڈی آدمی کا کام ہے جو لوگوں کو گمراہ کرنے کی سعی میں مصروف ہے

3) بھنگڑا ڈالنا شرعاً ناجائز ہے کیونکہ یہ ایک قسم کا ناچ ہے اور ناچنا ہرگز ہرگز جائز نہیں بلکہ ناجائز اس کی نسبت حضور نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف کرنا یہ توہین ہے اور حضور نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی توہین کفر ہے ایسا شخص خارج از اسلام ہے ―

4) اللہ کریم جہت سے مکان - آواز سے پاک ہے - اللہ کریم کی طرف یہ نسبت بھی بے ادبی گستاخی ہے شرعاً ایسے شخص کی بیعت جائز نہیں اور جو پہلے بیعت ہو چکے ہیں ان کی بیعت ختم - مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے شخص سے دور رہیں کہیں اس کے گمراہی کے جال میں پھنس نہ جائیں - واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

محمد اسلم رضوی جامعہ رضویہ
[illegible] فیصل آباد

☆لاثانی پیر کی فرشتوں کی شان میں گستاخی

اپنی ایک تقریر میں لاثانی پیر کہتا ہے۔

یہاں محفل ہو رہی تھی اور یہاں بارش ہو رہی تھی۔ میں اندر سے آیا اور بارش وہ موٹے موٹے تیز تیز شروع ہو گئی۔ انہوں نے کہا (انتظامیہ نے کہا) بارش ہو گئی ہے، اس کو بند کر دو، کیمروں کو کپڑے ڈال دو۔ تو میں اندر سے اٹھ کر آیا۔ میں نے کہا یہ کیا؟ انہوں نے کہا سرکار! یہ اٹھا دیں فٹافٹ۔ میں نے کہا ٹھہر جا یار...... پھر وہ بچھا کر تیار بیٹھے تھے، میں آیا تو بارش ہو گئی تیز کیا موٹی موٹی شروع ہو گئی تو میں یہاں کھڑا ہوا تھا۔ صاحب ڈیوٹی جو فرشتہ تھا، بارش برسانے والا۔ میں نے کہا بھئی ادھر آ...... بات سنو...... بات سنو...... بارش آپ نے برسائی ہے ڈیوٹی ہے آپ کی......

یہاں اس علاقے میں ہماری حدود ہے، یہاں بارش بند کر دو۔ ہمارا آج موڈ نہیں ہے جانے کا یار۔ میں بھی تیار ہو کر آیا ہوں، یہ بندے بیٹھے ہوئے ہیں اور ہلچل مچ گئی ہے۔ ابھی تو ہم نے محفل کرنی ہے او جی موڈ کی بات ہے نا...... کہ بھئی ٹھیک، اللہ کی مرضی اس نے برسادی ہو گی۔ میں نے کہا بھئی...... خاموش رہ۔

خبردار! وہ دیکھا اس نے میری طرف ایسا مجھے نظر آیا۔ میں نے کہا خبردار! اگر تو نے ادھر بارش برسائی تو سامنے جبرئیل کھڑے ہیں، ان سے تیرے کان کھنچوا دوں گا۔

یہ پیر لاثانی کی گفتگو جو کہ تحریری طور پر آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اس گفتگو میں پیر لاثانی نے بارش برسانے والے اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے کی توہین کرتے ہوئے یہ جملے کہے کہ ”خبردار! اگر تو نے ادھر بارش برسائی تو سامنے جبرئیل کھڑے ہیں، ان سے تیرے کان کھنچوا دوں گا“

اے میرے مسلمان بھائیو! آپ نے لاثانی کی گفتگوسنی۔کیا اسلام اس طرح کی گفتگو کی اجازت دیتا ہے جو کہ پیر لاثانی کررہا ہے۔ہم نے پوری سیرت رسول پڑھی، صحابہ وتابعین کی سیرت پڑھی، اولیاء اللہ کی کرامات اور اختیارات پڑھے کبھی کسی ہستی نے معصوم فرشتے کو توہین آمیز جملوں کے ساتھ خبردار نہیں کیا۔آپ ایمان سے بتایئے کیا ایسا پیر کامل ہوسکتا ہے؟ کیا ایسا شخص قوم کا امام اور رہنما ہوسکتا ہے؟

ایسے لوگوں کو تو خود تربیت کی ضرورت ہے اور اگر تربیت نہ کی گئی تو یہ خود بھی گمراہیت میں بڑھتے رہیں گے اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہیں گے۔

☆ پیر لاثانی کا حضور ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنا

حدیث شریف = نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

اپنی ایک تقریر میں پیر لاثانی کہتا ہے۔

بے نمازی کے ہاتھ کا کھانا پینا سرکار ﷺ نے شروع سے منع کیا ہے۔

تیس پینتیس، بتیس سال ہوگئے پھر جب میں حج پر گیا، رسول کریم ﷺ نے سخت منع کردیا پھر فرمایا کہ جو بندہ نماز نہیں پڑھتا، وہ اللہ اور میرا باغی ہے، باغی ہے یعنی مجھ سے بغاوت کر چکا ہے۔اس کے ساتھ ہماری دلی محبت نہیں ہونی چاہئے۔

یہ کرم فرما کر یہ فرمایا کہ اب خیال کرنا جو نماز نہیں پڑھتا، اس کی طرف تیری قلبی رغبت نہیں ہونی چاہئے، بے نمازی پر میرا غضب ہے۔

یہ پیر لاثانی کی گفتگو آپ نے تحریری طور پر ملاحظہ کی۔آپ کسی بھی بڑے سے بڑے شیخ الحدیث سے معلوم کرلیں، احادیث بے شمار ہیں۔کسی بھی حدیث میں آپ کو نبی پاک ﷺ کا یہ حکم نہیں ملے گا جو بے نمازی کے لئے پیر لاثانی نے حضور ﷺ کی طرف

منسوب کر کے بیان کیا ہے۔

افسوس ہے پیر لاثانی پر کہ بے نمازی سے دلی محبت اور قلبی رغبت سے منع کیا جا رہا ہے اور وہ پادری جو کہ معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں۔ ان پادریوں سے لاثانی پیر اپنی منقبتیں پڑھواتا ہے، انہیں گلے لگاتا ہے اور ان کو بھرپور عزت دیتا ہے۔ کیا یہ منع نہیں ہے؟

☆ پیر لاثانی کی کتاب سے اسلام مخالف باتیں

پیر لاثانی کے مرکز سے اور خود پیر لاثانی کی تصدیق واجازت سے شائع ہونے والی کتاب ''نوری کرنیں'' ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں اور اب بھی ہو رہی ہیں جو کہ پورے ملک میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس کتاب میں قرآن وسنت سے زیادہ پیر لاثانی کے فضائل وکرامتیں نقل کی گئی ہیں۔ کتاب پڑھنے سے ایسا لگتا ہے کہ شرعی اصولوں کا خیال رکھے بغیر صرف اپنے مرید بڑھانے کے شوق میں جو آیا سب شائع کر دیا۔ ہمارے پاس اس کتاب کا تیسواں ایڈیشن ہے جو کہ اکتوبر 2013ء میں شائع ہوا ہے۔

اب آپ کے سامنے اس کتاب میں موجود اسلام مخالف باتوں کو پیش کرتا ہوں تا کہ حقیقت واضح ہو جائے۔

1۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر 22 پر نذرانہ عقیدت کے نام پیر لاثانی کی منقبت شائع کی گئی ہے جس کے ایک شعر میں پیر لاثانی کے دربار کو کعبۃ اللہ قرار دیا اور لکھا کہ اس در پر یعنی پیر لاثانی کے دربار میں ہمارا حج ہوتا ہے۔

شعر ملاحظہ کریں۔

در مرشد اساں پہچان لیا اس درنوں کعبہ جان لیا
جس در تے سادا حج ہووے اور درکنان لاثانی اے

مفتیان اسلام اور علمائے کرام خود فیصلہ فرمائیں کہ اس شعر پر کیا حکم لگے گا۔

2۔ نماز، معنی ومفہوم بیان کرتے ہوئے نوری کرنیں کتاب کے صفحہ نمبر 103 پر لکھا ہے کہ ''بے نمازی مشرک ہے'' قرآن مجید کی ایک آیت نقل کی کہ نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

آیت نقل کرنے کے بعد اپنی طرف سے تفسیر کر دی کہ یہ آیت مبارکہ ظاہر کرتی ہے کہ نماز ادا نہ کرنا ایک قسم کا شرک ہے۔

3۔ کتاب ''نوری کرنیں'' کے صفحہ نمبر 128 پر آداب مرشد بیان کرتے ہوئے لکھا کہ اگر مرشد کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہوں تو اپنی نماز کو مرشد کی نماز سے طویل نہیں کرنا چاہئے اور فرض، سنت موکدہ اور واجب ادا کرنے چاہئیں۔

اور اگر مرشد نے نماز ادا کر لی اور سالک / مرید نے ابھی تک نماز مکمل نہ کی تو بھی مرشد کے سامنے نماز ادا نہیں کرنی چاہئے بلکہ ایک طرف جا کر اپنی بقیہ نماز ادا کرے۔

اور پیرو مرشد وضو کر رہے ہوں تو قریب کھڑے نہیں رہنا چاہئے۔

4۔ کتاب ''نوری کرنیں'' کے صفحہ نمبر 137 پر پیر لاثانی کا تعارف پیش کیا گیا ہے جس میں ولادت باسعادت کے متعلق لکھا ہے۔

''آپ کی ولادت 1960ء کے آخری مہینوں میں ہوئی لیکن آپ کے مریدین آپ کا جشن ولادت ماہ جولائی کی دو تاریخ کے بعد آنے والی پہلی جمعرات کو مناتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ بذریعہ خواب 1991ء میں مرشد اکمل جناب صدیقی لاثانی سرکار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ لوگ ہر سال سالگرہ (برتھ ڈے) مناتے ہیں۔ تم ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہر سال جولائی کی پہلی جمعرات کو جشن ولادت کے نام سے سالانہ محفل کا انعقاد کرو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی روح جولائی کے پہلے ہفتے میں اس دنیا (ماں کے پیٹ) میں آئی''

5۔کتاب ''نوری کرنیں'' کے صفحہ نمبر 165 پر ہے کہ پیر لاثانی کا ارشاد ہے کہ محفل لاثانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا کہ اگر کوئی عقیدت مند ان محافل کا انعقاد اخلاص اور عقیدت سے کرے گا تو ہم اسے سات سو سال کی عبادت کا اجر عطا فرمائیں گے اور فرمایا کہ ان محافل میں باقاعدگی کے ساتھ محبت وخلوص کے ساتھ شرکت کرنے والوں کا کم از کم مقام ولایت کبریٰ ہوگا۔

لاثانی سرکار کے متعلق پوچھا گیا سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو پیر فقیر کہتا ہے، وہ درج ذیل دعوے کرتا ہے:

1...... یوٹیوب پر ایک ویڈیو میں کہتا ہے: (ایک محفل میں وہ آیا تو کہنے لگا): ”میں یہاں بیان کرنے آیا تو بارش کا موسم بن گیا۔ میرے مریدین نے مجھ سے کہا کہ پروگرام کینسل کردیں۔ میں نے کہا کہ ٹھہرو میں میکائیل سے کہتا ہوں کہ یہاں سے بادل ہٹاؤ، ہمیں بارش کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے یہاں تقریر یا بیان یا محفل کرنی ہے۔ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو سامنے جبرائیل کھڑے ہیں، ان کو بلوا کے تمہارے کان کھنچواؤں گا۔“

2...... اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کو میرا وزیر بنا دیا ہے اور کہا ہے کہ تمہارا بادشاہ زمین پر بیٹھا ہے۔

اس کی ایک کتاب کے تیس سے زیادہ ایڈیشن جاری ہو چکے ہیں۔ اس میں اس کے دعوے مندرجہ ذیل ہیں:

3...... اللہ جل شانہ خالق کل بھی ہے اور مالک کل بھی۔ خالق کل اس طرح کہ اپنی ہی ذات کے نور (نور اول) سے ایک حصہ نکالا اور اسے اپنی ذات کی معرفت و پہچان کا وسیلہ بنانے کے لیے نور محمدی (ذات محمدی، روح محمدی ﷺ) کا نام دیا اور پھر اسی نور سے تمام کائنات کو تخلیق فرمایا۔ (ص 42)

4...... یہ شخص خود اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا مدعی ہے جس کا اس نے اپنی کتاب میں کئی مقامات پر تذکرہ کیا ہے۔ ایک جگہ لکھتا ہے:

”ایک دن پھر ایسے ہوا بارش کے لیے لوگ دعائیں مانگ رہے تھے، اسی دوران اللہ جل شانہ کا فرمان ہوا: ”تمہیں گرمی محسوس ہوگی، ہم بارش کر کے موسم ٹھنڈا کر دیتے ہیں“

میں نے عرض کی: "اے میرے مالک! آپ کے دوسرے اولیاء کرام بارش کی دعائیں کرتے ہیں، نمازی مولوی حضرات اتنی مخلوق بارش کے لیے عرض کر رہی ہے۔ کیا آپ صرف اپنے اس فقیر کے لیے موسم ٹھنڈا کر رہے ہیں اور بارش کا حکم ارشاد فرما رہے ہیں، حالانکہ اس فقیر نے آپ کی بارگاہ اقدس میں بارش کے لیے دعا بھی نہیں کی۔ میرے مالک نے ارشاد فرمایا: "محبوب ایسا ہی ہوتا ہے، محبوبیت اسے ہی کہتے ہیں" (ص 171)

ایک جگہ لکھا ہے: "پھر وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کو "روح العالمین" کا لقب بھی عطا ہوا ہے، تو میں کہتا ہوں کہ ہاں مجھے "روح العالمین" کا لقب عطا ہو چکا ہے اور پھر سوچتا ہوں کہ جیسے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام "روح اللہ" ہیں۔ اللہ جل شانہ نے یہ لقب ان کی وراثت سے عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام "کلیم اللہ" ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس فقیر سے کلام فرماتا ہے۔ یہ عطا آپ کی وراثت سے ہے" (ص 174)

5...... اللہ جل شانہ کا فرمان ہوا: "تم ہمارے محبوب (تو پہلے ہی سے) ہو اور اب حبیب بھی" (ص 171)

6 ایک مرتبہ اللہ عزوجل نے فرمایا: "جو تمہیں کسی وجہ سے ڈرائے یا دھمکائے، اس کے تمام اعمال ضائع ہوئے اور وہ ہمارے غضب میں ہے" (ص 244)

7...... نیز یہ شخص مختلف مذاہب و مسالک والوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے۔ بین المذاہب والمسالک ہم آہنگی کرنے کا خواہاں ہے۔ اسی وجہ سے دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ اتحاد کرنے کے لیے ایک اسٹیج پر ہاتھ میں ہاتھ ملا کر اتحاد ظاہر کرتا ہے۔

8...... اس کی بیعت سے متعلق بھی آگاہ فرمائیں؟

(سائل: تنویر احمد (بادامی باغ، لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحبک یاحبیب اللہ
دارالافتاء اہلسنت
مکتبۃ المدینہ، گنج بخش مارکیٹ، مرکز الاولیاء، داتا دربار لاہور پاکستان
ریفرنس نمبر: Lar6341 تاریخ: 08-05-2017

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

1 ...... حضرت سیدنا میکائیل علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ کہنا کہ "یہاں سے بادل ہٹاؤ...... اگر تم نے میری بات نہ مانی تو سامنے جبرائیل کھڑے ہیں۔ ان کو بلوا کے تمہارے کان کھنچواؤں گا" اس جملے میں حضرت سیدنا میکائیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جو رسل ملائکہ میں سے ہیں، ان کی توہین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی معظم و مکرم شخصیت کو ایسا جملہ کوئی نہیں کہتا اور کہے تو اس کی توہین قرار پاتا ہے اور فرشتے کی توہین کفر ہے چنانچہ مجمع الانہر میں ہے **"یکفر بتعییبہ ملکا من الملائکۃ او بالاستخفاف بہ"** ترجمہ: کسی فرشتے کو عیب لگانے یا توہین کرنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔ (مجمع الانہر، کتاب السیر، الفاظ الکفر انواع، ج 1، ص 692، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "جبرائیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے، کفر ہے"

(بہار شریعت، ج2، حصہ 9، ص464، مکتبۃ المدینہ)

حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی صاحب علیہ الرحمہ سے ایک شخص کے متعلق

سوال ہوا جس نے حضرت جبرائیل اور حضرت اسرافیل علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ کہا تھا کہ ''میرے خوف سے وہ بھی تھراتے ہیں۔ جب تک میں ہوں، وہ صور نہیں پھونک سکتے۔ اس کے جواب میں فرمایا: پہلے جملے میں دونوں فرشتوں علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ کی شان میں توہین اور گستاخی ہے اور ملائکہ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے...... اور دوسرے جملے میں ''**ان الحکم الاللّٰہ**'' کے خلاف اپنا حکم جاری کرنا ہے اور حکم خدا کے بالمقابل اپنا حکم جاری کرنا حکم خدا کا انکار ہے، جو کفر ہے۔

(فتاویٰ شارح بخاری، ج 1، ص 662، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

2...... اور اس شخص کا یہ کہنا کہ ''اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کو میرا وزیر بنا دیا ہے اور کہا ہے کہ تمہارا بادشاہ زمین پر بیٹھا ہے'' یہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا، جھوٹ باندھنا ہے، کیونکہ بادشاہ وزیر سے افضل ہوتا ہے تو حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کا وزیر کہنا اسے ان سے افضل کہنا ہے جو کہ جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں ترمذی شریف کے حوالے سے حدیث پاک ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے:

فاما وزیرای من اھل السماء فجبریل ومیکائیل

ترجمہ: پس رہے میرے آسمان کے دو وزیر تو وہ جبرائیل اور میکائیل ہیں۔

اس کے تحت علامہ طیبی علیہ الرحمہ شرح میں تحریر فرماتے ہیں: **فیه دلالة ظاهرة علی فضله صلوات اللّٰه وسلامه علیه علی جبریل ومیکائیل**

ترجمہ: اس میں واضح دلیل ہے حضور ﷺ کے جبریل و میکائیل سے افضل ہونے پر۔

(شرح مشکوٰۃ للطیبی مع مشکوٰۃ، ج 12، ص 3871، نزار مصطفی الباز، الریاض)

البحر الرائق میں ہے: **الائمة اجتمعت علی ان الانبیاء۔ علیهم السلام۔ افضل الخلیقة ونبینا محمد۔ صلی اللہ علیه وسلم۔ افضلهم واتفقوا علی ان افضل الخلائق بعد الانبیاء جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و حملة العرش والروحانیون ورضوان ومالک**

ترجمہ: امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام مخلوق سے افضل ہیں اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ تمام نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔ اور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل حضرات جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزائیل، عرش اٹھانے والے، روحانیون، رضوان و مالک ہیں، علیہم الصلوٰۃ والسلام

(البحر الرائق، کتاب الصلوٰۃ، آداب الصلوٰۃ، ج 1، ص 353، دار الکتب الاسلامی)

3...... شخص مذکور کا یہ کہنا کہ: اللہ تعالیٰ نے ''اپنی ہی ذات کے نور سے ایک حصہ نکالا اور اسے نور محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دیا'' یہ کلمہ سخت باطل و شنیع و گمراہی قطیع بلکہ سخت تر امر کی طرف لے کر جانے والا ہے۔ اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ کوئی چیز اس کی ذات سے جدا ہو کر مخلوق بنے۔ سیدی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت سے سوال ہوا ''بعض مولود شریف میں جو نور محمدی کو نور خدا سے پیدا ہوا لکھا ہے، اس میں زید کہتا ہے بشرط صحت یہ متشابہ کے حکم میں ہے اور عمرو کہتا ہے، یہ انفکاک ذات سے ہوا ہے''

اس کے جواب میں فرمایا ''عمرو کا قول سخت باطل و شنیع و گمراہی قطیع بلکہ سخت تر امر کی طرف منجر ہے۔ اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ کوئی چیز اس کی ذات سے جدا ہو کر مخلوق

ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ، ج30،ص660-61، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

4......اس شخص کا دنیا میں اپنے لیے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔ شفا شریف میں اجماعی کفریات بیان کرتے ہوئے فرمایا: **من اعترف بالھیۃ اللّٰہ تعالیٰ ووحدانیۃ ولکنہ ادعی لہ ولدا اوصاحبۃ ... فذلک کفر باجماع المسلمین ... وکذلک من ادعی مجالسۃ اللّٰہ تعالیٰ والعروج الیہ ومکالمتہ ...**

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور وحدانیت کا تو قائل ہو لیکن اس کے لئے اولاد یا بیوی کا دعویٰ کرے تو یہ تمام دعوے مسلمانوں کے اجماع سے کفر ہیں، اور اسی طرح جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم نشینی، اس تک عروج اور اس سے ہم کلام ہونے کا مدعی ہو۔ (الشفا بتعریف حقوق المصطفی، الفصل الرابع فی بیان ماھو من المقالات کفر، ج02،ص606، دار الفیحاء، عمان)

5......ایسے غلط اور کفریہ عقائد رکھنے والے کا اپنے متعلق یہ دعویٰ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا حبیب فرمایا ہے۔ یہ اللہ پر افتراء ہے اور اس میں قرآن پاک کی تکذیب ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ

ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۃ الروم، پ21، آیت45)

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں، ان کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک ظالم فلاح نہ پائیں گے (سورۃ الانعام، پ 7، آیت 21)

قرآن پاک میں ظالموں کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور ظالم اللہ کو نہیں بھاتے۔ (سورۃ آل عمران، پ 3، آیت 140)

6..... اس کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "جو تمہیں کسی وجہ سے ڈرائے یا دھمکائے اس کے تمام اعمال ضائع ہوئے" "یہ بھی اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ اولا: کسی وجہ سے" جس میں شرعی وجہ بھی شامل ہے۔ تو اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شرعی وجہ سے بھی تمہیں ڈرائے یا دھمکائے، اس کے تمام اعمال ضائع ہوئے" یہ صریح بہتان اور افتراء ہے۔ یہ تو اپنے آپ کو شریعت کی قیودات سے آزاد کرنا ہے۔ شریعت میں جرائم پر ڈرانے دھمکانے سے لے کر جسمانی مار مارنے اور قتل کرنے تک کی سزائیں مقرر ہیں مثلا کوئی زنا کرے تو شریعت کا حکم ہے کہ محصن ہو تو رجم کیا جائے اور غیر محصن ہو تو کوڑے مارے جائیں۔ خود قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْیَشْھَدْ عَذَابَھُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ کنزالایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگا اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے، اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو، اللہ اور پچھلے دن اور چاہئے اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

(سورۃ النور، پ18، آیت 02)

اس آیت کی تفسیر میں صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو، اس کی حد یہ ہے کہ اس کے سو کوڑے لگاؤ، یہ حد حر غیر محصن کی ہے کیونکہ حر محصن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحکم نبی کریم ﷺ رجم کیا گیا۔

اور حد تو امام کے ساتھ خاص ہوتی ہے کہ وہی جاری کر سکے گا جبکہ تعزیر امام کے ساتھ مخص نہیں ہے، جو بھی کسی کو گناہ میں ملوث دیکھے وہ موقع مناسبت سے کر سکتا ہے، ہاتھ سے بھی اور زبان سے بھی۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : من رای منکم منکر افلیغیرہ بیدہ، فان لم یستطع فبلسانہ، فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان

ترجمہ: میں نے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: جو تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے اسے بدل دے، پھر اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے ہاتھ سے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، ج 01، ص 69، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ردالمحتار میں ہے **"الحد مختص بالامام والتعزیر یفعله الزوج والمولیٰ وکل من رای احمد ایباشر المعصية"**

ترجمہ: حد مختص ہے امام کے ساتھ اور تعزیر شوہر، آقا اور ہر وہ شخص کر سکتا ہے جو کسی کو معصیت کرتے دیکھے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، ج 6، ص 96، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں: قید کرنا، کوڑے مارنا، گوشمالی کرنا، ڈانٹنا، ترش روئی سے اس کی طرف غصہ کی نظر کرنا"

(بہار شریعت، ج 2، حصہ 9، ص 405، مکتبۃ المدینہ)

ثانیا: اگر کسی نے بلاوجہ شرعی بھی اسے ڈرایا یا دھمکایا تو یہ کفر تو نہ ہوگا کہ اس کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں کیونکہ قرآن واحادیث سے ثابت ہے کہ گناہ کا ارتکاب کفر وارتداد نہیں ہے، بندہ مسلمان ہی رہتا ہے، اسی پر اہلسنت کا اجماع ہے اور اعمال ضائع ہونے کی وعید ارتداد پر ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔

(سورۃ الحجرات، پ 26، آیت 09)

یہاں آپس میں لڑائی کرنے کے باوجود انہیں مومن فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ گناہ، کفر نہیں ہے۔ شرح العقائد النسفیہ میں ہے: **الامة بعد اتفاقهم على ان مرتكب الكبيرة فاسق اختلفوا فی انه مومن وهو مذهب اهل السنة الجماعة اوکافر وهو قول الخوارج**

ترجمہ: امت کا اس پر تو اتفاق ہے کہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا فاسق ہے، اس میں

ان کا اختلاف ہے کہ وہ مومن ہے اور یہ اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے یا کافر ہے اور یہ خوارج کا قول ہے۔ (شرح العقائد النسفیۃ، ص 137-138، مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

اور اعمال کی بربادی کفر و ارتداد کی وجہ سے ہوتی ہے اس کا ذکر قرآن پاک میں اس طرح ہے:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے، پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں (سورۃ البقرۃ، پ02، آیت 217)

7...... مختلف مذاہب و مسالک کے لوگوں سے بلاوجہ شرعی میل جول رکھنا ناجائز ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

ترجمہ کنز الایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی

(سورہ ہود، پ12، آیت 113)

اس آیت کے تحت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں "کسی کی طرف جھکنا اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں۔ ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو۔ سدی نے کہا کہ اس کے ساتھ مداہنت نہ کرو۔ قتادہ نے کہا مشرکین سے نہ ملو، مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔

حدیث پاک میں ہے: **فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم**

ترجمہ: پس تم (گمراہوں) سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم، ج 1، ص 12، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

8...... شخص مذکور اپنے کفریہ، گمراہانہ عقائد ونظریات اور خلاف شرع معمولات کی بناء پر قطعا بیعت کے قابل نہیں ہے۔ جو خود راہ ہدایت اور طریقہ مرضیہ شرع پر گامزن نہیں بلکہ شیطان کے ہاتھوں میں کھلونا بنا ہوا ہے، وہ کیسے دوسروں کو راہ ہدایت اور شریعت کی پسندیدہ راہ پر چلائے گا بلکہ جب وہ خود شیطان کی پیروی کرتے ہوئے اس کی راہ پر چل رہا ہے تو دوسروں کو بھی وہیں لے کر جائے گا۔

بیعت کی شرائط بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: شیخ اتصال (بنائے فوقانی) یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہوجائے اس کے لیے چار شرطیں ہیں:

1۔ شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن......

2۔ شیخ سنی العقیدہ ہو، بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک

3۔ عالم ہو اقول علم فقہ اسی کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے پورا واقف کفر و اسلام و ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بدمذہب نہیں کل ہوجائے گا۔

4۔ فاسق معلن نہ ہو، اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث

فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب ہے۔ دونوں کا اجماع باطل۔

(فتاویٰ رضویہ، ج 21، ص 505 تا 507، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

11 شعبان المعظم 1438ھ/08 مئی 2017ء

Lar6341

محترم سنی بھائیو! آپ نے لاثانی کی جرأت اور بے باکی دیکھی کہ جو کام رسول اللہ ﷺ کو وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا تھا۔ لاثانی نے معاذ اللہ وحی آنے کے دعوے شروع کر دیئے۔ جامعہ قادریہ کے مفتی محمد ریاض احمد سعیدی صاحب فرماتے ہیں کہ اپنی محفل میں آنے والے کے ساتھ سات سو سال کی عبادت کا ثواب اور کم از کم ولایت کبریٰ کے مقام کے ملنے کا دعویٰ کرنا انتہائی بے باکی، جہالت، اپنے منہ میاں مٹھو بننا، شریعت مطہرہ پر بہتان اور جرأت ہے۔ یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جو کسی ولی نے نہیں کیا، یہ دعویٰ صرف اور صرف انبیاء کر سکتے ہیں۔

اس کا علاوہ لاثانی پیر اپنے مرکز میں عیسائیوں کے مشرکانہ تہوار کرسمس کا انعقاد بھی کرتا ہے، پادریوں کو بلاتا ہے، ان کی خدمت کرتا ہے اور بعض اوقات پادری اسٹیج پر لاثانی کی منقبتیں بھی پڑھتے ہیں جس میں معاذ اللہ لاثانی کو کیا کیا بنا دیا جاتا ہے۔

اے میرے بھولے بھالے سنی مسلمانو! خدارا ایسے جعلی پیروں سے بچو۔ یہ خود بھی گمراہ ہیں اور تمہیں بھی گمراہیت کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ایمان سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ میری ان دین فروشوں سے ذاتی کوئی دشمنی نہیں بلکہ جو کچھ بھی لکھا ہے، امت رسول کو گمراہیت سے بچانے کے لئے لکھا ہے۔ ایسے لوگوں کی بیعت نہ کریں، اگر کر لی تو ختم کر دیں، ان کی باتیں نہ سنیں، ان کی مجالس میں نہ بیٹھیں، دوری اختیار کریں اور دوسروں کو بھی ان کی حقیقت سے آگاہ کریں تا کہ مسلمان گمراہیت سے بچیں۔

آج ان جعلی پیروں کی وجہ سے مسلک اہلسنت بدنام ہو رہا ہے۔ ان بدبختوں کو بنیاد بنا کر بدمذہب اہلسنت کو بدنام کر رہے ہیں اور ہمیں جواب دینا مشکل ہو گیا ہے۔ علمائے

اہلسنت اور مفتیان اہلسنت کی بارگاہ میں بھی عرض ہے کہ وہ اپنے خطابات میں کلمہ حق بلند کرتے ہوئے عوام اہلسنت کو ان فتنوں سے آگاہ کریں ورنہ یاد رہے کل بروز قیامت آپ کی بھی پکڑ ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

فتنہ ارشدی کا تعارف

☆اس فتنے کا سربراہ ''ارشد'' ہے جو کہ ''سخی سلطان ارشد بابا جانی سرکار'' کے نام سے مشہور ہے جس کا ٹھکانہ نیلی بلڈنگ 173-14، احاطہ مرزا اعظم بیگ طفیل روڈ نزد گول چکر صدر لاہور کینٹ ہے۔ یہ اپنے آپ کو سروری کہتا ہے، حالانکہ اس کا سلسلۂ عالیہ سروریہ قادریہ سے کوئی تعلق نہیں۔

شر پھیلانے کے لئے لاہور کینٹ میں مسجد تقوی کے نام سے اپنا مرکز تعمیر کر رہا ہے۔

☆اس فتنے کے سربراہ کا خلیفہ اور نائب خاص جس کا نام ناصر ہے جس کا ٹھکانہ انارکلی اپارٹمنٹس عائشہ منزل کراچی ہے، یہ بھی اپنے شیخ ارشد کے عقائد و نظریات پر ہے۔ روحانی علاج اور محفل ذکر کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے

ارشد کے اسلام مخالف دعوے اور اس کے عقائد

1......میں نبی پاک ﷺ سے بلا واسطہ بیعت ہوں۔

2۔ میں اللہ پاک سے مشورہ کرتا ہوں بلا واسطہ۔

3۔ جس نے مجھے جھٹلایا، اس نے اللہ پاک کو جھٹلایا۔

4۔ میرے دل میں پہلے سے قرآن موجود تھا، جب میں نے اس قرآن پاک کو اپنے دل میں موجود قرآن پاک سے ملایا تو اس کی ترتیب جدا تھی کیونکہ میرے دل میں نزول کی ترتیب والا موجود ہے۔

5۔ میرے ماتھے پر لفظ ''اللہ'' اور محمد (ﷺ) نقش ہے۔ سات ہزار سال سے لے کر آج تک یہ نشانی کسی کو نہیں دی گئی۔

6۔ تقریر سے پہلے مجھے اللہ کی طرف سے سینکڑوں تقریریں سنائی جاتی ہیں۔

7۔رات کے ایک خاص حصے میں میری پیشانی پر آیاتِ قرآنی چلتی ہے۔

8۔مجھ جیسا ولی آج تک کوئی نہیں آیا، نہ مجھ جیسی عبادت کسی ولی نے کی، حتیٰ کہ شیخ عبدالقادر جیلانی نے بھی نہیں کی، نہ کسی ولی نے اپنے مریدوں کو کروائی۔

9۔میں اللہ سے مشورہ کررہا ہوں کہ اپنی جماعت کے خاص بندوں کو القابات دوں اور وہ القابات صدیق، فاروق، غنی و حیدر بھی ہو سکتے ہیں۔

10۔کراچی میں موجود اس کا خلیفہ ناصر کہتا ہے کہ جہاں جہاں نبی پاک ﷺ ہیں، وہاں وہاں ہمارے بابا جان (ارشد) کی رسائی ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ اٹھارہ ہزار عالم کے لئے رحمت ہیں، اسی طرح ہمارے بابا جان (ارشد) کی بھی اٹھارہ ہزار عالم میں رسائی ہے۔(معاذ اللہ)

اہلیانِ لاہور اور کراچی ہوشیار رہیں

لاہور میں اس فتنے کا سربراہ ارشد "بابا جانی سرکار" بھولی بھالی عوام کو گمراہ کررہا ہے اور کراچی میں ارشد کا خلیفہ بھولی بھالی عوام کو روحانی علاج اور ذکر کی دعوت کے ذریعہ گمراہ کررہا ہے۔ خدارا! اس فتنے سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں، علماء و خطباء حضرات سے بھی ہماری گزارش ہے کہ وہ جمعہ کے خطبات اور اپنی تقاریر میں عوام کو اس فتنے سے آگاہ کریں۔

نوٹ: اپنی خواتین کو بھی اس کے پاس جانے سے روکیں تا کہ ان کا ایمان محفوظ رہے۔

فتنۂ ارشدی کی خرافات ملاحظہ کرنے کیلئے وزٹ کریں:

Facebook.com/babajanisarkar

Twitter.com/babajanisarkar

اہلسنت کی مرکزی درس گاہ دارالعلوم امجدیہ کا فتنۂ ارشدی کے خلاف فتویٰ

ایسے دعوے کرنے والا جھوٹا، فریبی اور فتنہ ہے۔ ایسے گمراہ، بے دین اور خود فریب شخص کی بیعت شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس قسم کے بے دین، تنگ دین افراد سے دور رہیں اور اپنے دین کی حفاظت کریں۔

الجواب صحیح

محمد اسماعیل غفرلہ

شیخ الحدیث مفتی محمد اسماعیل ضیائی

رئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ

کتبہ

ابو النور محمد اورنگ زیب یعقوب

۲۴ شوال المکرم ۱۴۳۸ھ بمطابق 19 جولائی 2017ء

لقد اصاب فی ما اجاب

ابوالانوار محمد ندیم اقبال غفرلہ

ابوالانوار محمد ندیم اقبال سعیدی

مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی

دارالافتاء
دارالعلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ کراچی نمبر ۵

باباجانی سرکار کے بارے میں لاہور کے تمام سنی جامعات کے مفتیان کرام کا مشترکہ فتویٰ

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان۔

کمپیوٹر نمبر: 7161/13 daruliftajamianaeemia@gmail.com تاریخ: 17/06/13

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص جس کی عمر تقریباً 50 سال ہے۔ وہ پہلے ایک ٹی وی مکینک تھا۔ 13 سال پہلے اس نے پیری فقیری کا کام شروع کیا، بقول اس کے ایک سال نبی کریم ﷺ میرے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ ارشد میں تم سے دین کا کام لینے والا ہوں۔ پھر اس نے اپنا یہ کام شروع کیا اور دن بدن کام بڑھتا چلا گیا اور اب عرصہ دراز سے جمعہ کی محفل باغبانپورہ کے ایک گھر میں اور منگل کی محفل اپنے گھر نیلی بلڈنگ صدر گول چکر لاہور کینٹ میں منعقد کرتا ہے۔ اس شخص کے عقائد ونظریات درج ذیل ہیں۔

1...... یہ شخص کسی کا مرید بھی نہیں اور عالم بھی نہیں ہے۔

2...... اس شخص کا کہنا ہے کہ میرے ماتھے پر نبی پاک ﷺ نے اپنے نام کی مہر محمد ﷺ لگا رکھی ہے۔ میرے ماتھے پر مسجد نبوی شریف آتی ہے۔ میرے ماتھے پر (اللہ عزوجل) کا نام اور قرآن پاک چلتا ہے۔ اللہ محمد کی نشانیوں والی سرکار ہے۔

3...... یہ شخص کہتا ہے کہ مجھے ابھی ابھی اللہ عزوجل کا یہ پیغام آیا کہ مریدوں کو یہ

پیغام دے دو (یعنی اس طرح کے پیغام آتے رہتے ہیں) نیز یہ کہتا ہے کہ یہ معمول کی بات ہے کہ نبی پاک ﷺ میرے پاس تشریف لاتے تھے۔ ابھی نبی پاک ﷺ کا تخت زمین پر آیا ہوا تھا اور ساتھ فلاں فلاں صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ نیز یہ کہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے پیار کیا اور مجھے اکثر بیٹا کہا۔

4...... بقول اس کے دنیا کی سب سے بڑی دولت حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ میرے پاس ہیں، مجھے سخی سلطان کا لقب بھی نبی اکرم ﷺ نے دیا ہے۔ غوث الامین و قلندر بھی ہوں اور اپنے مریدوں کو سروری سلسلہ کا کہتا ہے کہ (سرور کائنات) سے سروری بنتا ہے، یعنی مجھے سرور کائنات نے اپنا بیٹا کہا تو میرے مرید بھی سروری ہیں اور اس کو قطب عالم لکھا جاتا ہے۔ اس کے سامنے کہا جاتا ہے۔

5...... عورتوں کے مسائل سنتا ہے اور سر پکڑ کر دم کرتا ہے۔

6...... بقول اس کے استخارے میں بتا دیتا ہے کہ فلاں بزرگ عالم و مفتی کو کتنا عذاب اور کتنی رحمت ملتی ہے۔

7...... کہتا ہے کہ جو اولیاء کرام وصال فرما گئے ہیں مثلاً حضرت عنایت شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہتا ہے کہ انہیں بہت تڑپ ہے بابا جانی (دیدار) کروادیں۔

8...... مریدوں کو یہ بھی کہتا ہے کہ جو میرے خلاف ذہن میں غلط سوچ رکھے گا، اس کے گھر آگ لگ جائے گی یا پھر ایکسیڈنٹ میں مارا جائے گا یا خطرناک بیماری میں مبتلا ہو جائے گا۔ نیز اللہ عزوجل کو اس پر بہت غضب آتا ہے، جو میرے بارے میں برا سوچتا ہے۔ جس کو مرید کرتا ہے اس کے مرنے کے بعد ایک کروڑ کلمہ (ثواب) دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اگر میں مر گیا مرنے کے بعد روز محشر اپنے اعمال نامہ سے نکال کر اپنے مریدوں کو

کروڑ کلمہ دوں گا‘‘

9......سب سے خطرناک عقیدہ یہ ہے کہ اس نے اپنے مریدوں کو ایک ہزار قرآن تقسیم کروائے جس کا ترجمہ اہلحدیث (وہابی) محمد جوناگڑھی نے کیا اور اس کی تفسیر بھی اہل حدیث (وہابی) مولوی صلاح الدین یوسف نے کی ہے جس میں عقائد اہل سنت کے خلاف مثلاً حضور ﷺ کی نورانیت و علم غیب کا انکار اور الصلوٰۃ والسلام پڑھنے والوں کو بدعتی و مشرک کہا ہے۔ اسی تفسیر میں عقائد و معمولات اہل سنت کو شرک و بدعت قرار دیا گیا ہے اور سنی مسلمانوں کو مشرک و بدعتی کہا گیا ہے اور اس پر اس شخص یعنی بابا جانی سرکار کی مہر بھی ہے اور اس کام کو عظیم بھی کہا ہے۔

10......مسجد تقویٰ اور کلمہ کالونی کے نام پر مریدوں سے پیسے اکھٹے کئے اور نہ مسجد بنائی اور نہ کالونی بنائی۔ وہ پیسے اپنے ذاتی تصرف میں استعمال کئے۔ ایسے شخص کی بیعت کرنا اور اس کا امامت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس حوالے سے شرعی رہنمائی فرمائیں۔

(سائل: امیر اعظم، لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرما کر اپنے احکامات کی تعلیم کا سلسلہ جاری کیا اور جب بعثت انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ امام المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات اقدس پر ختم ہوگیا تو آپ ﷺ نے رشد و ہدایت کے اس نیک مشن کو کامل طریقہ سے بندوں تک پہنچایا۔ بعد ازاں جب آپ ﷺ اس دنیا فانی سے تشریف لے گئے تو یہ ذمہ حضرات علماء کرام اور صوفیائے کاملین پر آن پڑی اور یہ حضرات چونکہ انبیاء کرام کے وارث تھے۔ جیسا کہ

حدیث میں ہے ”**ان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثو ادینارا ولا درھما وانما ورثوا العلم**“

تحقیق علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور بے شک انبیاء کرام نے کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا“ (مشکوۃ، ج 1، ص 34)

تو یہ حضرات بحیثیت نائب ووارث اس ذمہ داری (تبلیغ دین) کو احسن طریقہ سے آج تک نبھا رہے ہیں کیونکہ ان کے قلوب واذہان انوار الٰہی سے منور اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ حضرات علماء کرام اور حقیقی و اصلی صوفیاء عظام نے علم وتزکیہ کے ذریعہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائی۔ خصوصاً صوفیاء کرام نے تزکیہ نفس پر زیادہ زور دیا تاکہ انسان کی باطنی روحانی بیماریاں دور ہو جائیں۔ اور یہ یاد رہے کہ صوفی ہوتا ہی وہی ہے جو متبع شریعت ہو۔ اور جو متبع شریعت نہ ہو، وہ صوفی باصفا نہیں ہو سکتا اور حضرات صوفیا شریعت وطریقت کو لازم وملزوم قرار دیتے ہیں جیسا کہ حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من تفقه ولم یتصوف فقد تفسق و من تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن جمع بینهما فقد تحقق

”جس شخص نے علم فقہ حاصل کیا اور تصوف حاصل نہ کیا پس وہ فاسق ہوا اور جس نے تصوف حاصل کیا لیکن فقہ کا علم حاصل نہ کیا وہ زندیق (بے دین) ہوا اور جس نے دونوں (فقہ وتصوف) کو جمع کر لیا پس اس نے حق کو پا لیا“

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج 1، ص 313، مکتبہ امدادیہ ملتان)

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے طریقے کی بنیاد کتاب وسنت پر ہے اور ہر وہ طریق جو کتاب وسنت کے خلاف ہو، مردود وباطل ہے اور

انہوں نے یہ بھی فرمایا: جس شخص نے حدیث نہیں سنی اور فقہاء کے پاس نہیں بیٹھا اور باادب حضرات سے ادب نہیں سیکھا وہ اپنے پیروکاروں کو بگاڑ دے گا'' (تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف مترجم ص 101، طبع الممتاز پبلی کیشنز)

اور جو شخص تصوف میں علوم دینیہ کا حصول نہیں کرتا، وہ راہ ہدایت نہیں پا سکتا۔ اور علوم دینیہ کا جاننا پھر راہ سلوک طے کرنا ہر اس بندے کے لئے از حد ضروری ہے جو قرب مصطفی ﷺ حاصل کرنا چاہتا ہے اور قرب کی منازل طے کرنے کے لئے امور شرعیہ کا پابند ہونا ضروری ہے اور بغیر مرشد شرعی کے بندہ راہ ہدایت پر نہیں چل سکتا۔ کیونکہ فیضان الٰہی در مصطفی سے ملتا ہے اور فیضان مصطفی ﷺ مرشد کامل کے در سے ملتا ہے اور مرشد کے بغیر فیضان کا حصول نہیں ہو سکتا کہ جب گھر کی تار کا تعلق مین لائن سے نہ ہو تو گھر روشن نہیں ہو گا اور انقطاع کبھی بھی باعث فیضان نہیں ہوتا۔ مذکورہ تمہید کے بعد بیعت کی شرعی حیثیت و شرائط بیان کی جاتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے بیعت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ''بیعت بے شک سنت محبوبہ ہے۔'' امام اجل شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین عمر رضی اللہ عنہ کی عوارف المعارف سے شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی قول جمیل تک اس کی تصریح اور آئمہ واکابر کا اس پر عمل ہے اور رب العزت عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ

بے شک وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے (سورۃ الفتح، آیت 10) (فتاویٰ رضویہ، ج 26، ص 586)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مرید ہونا سنت ہے اور اس سے فائدہ حضور ﷺ سے

اتصال مسلسل (کی صورت میں ہوتا ہے) (فتاوٰی رضویہ، ج 26، ص 570، طبع رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مرشد شرعی کی شرائط ملاحظہ ہوں:

ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بیعت کے لئے لازم ہے کہ پیر چار شرائط کا جامع ہو۔

1......سنی صحیح العقیدہ ہو۔

2......صاحب سلسلہ ہو (کسی کا مرید ہو اور صاحب اجازت ہو)

3......غیر فاسق معلن

4......اتنا علم دین رکھنے والا کہ اپنی ضروریات کا حکم کتاب سے نکال سکے۔

جہاں ان شرائط میں سے کوئی شرط کم ہے، بیعت جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ، ج 26، ص 566)

حضرت امام سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ سبع سنابل میں فرماتے ہیں:

پیر را عقائد درست بود موافق مذہب سنت و جماعت

"کہ پیر کے عقائد درست ہوں اور مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق ہوں"

آگے لکھے مزید ہیں:

"اے بیٹے بیعت کے صحیح ہونے کی شرط طریقت میں اسلاف کی اجازت ہے۔ فریب کے ساتھ مٹی کے برتن پر مہر مت لگا کہ یہ طریقہ کھوٹے نااہلوں کا ہے (سبع سنابل، ص 40، طبع مکتبہ قادریہ)

اب استفتاء میں مکتوب سوالات کے ترتیب وار جواب دیئے جاتے ہیں۔

1...... یہ شخص معروف سلاسل طریقت میں سے کسی سلسلہ طریقت کے شیخ کامل سے بیعت نہیں ہے لہذا اس کا سلسلہ بیعت منقطع ہے اور بقدر ضرورت علم دین بھی حاصل نہ کیا ہے، جو کہ شیخ کامل کے لئے لازم شرط ہے لہذا ایسے شخص کا پیر بن کر دوسروں کو مرید کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ اور سبع سنابل کے حوالے سے یہ بات گزر چکی ہے اور قدوۃ الاولیاء حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ جعلی صوفیاء کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: جاہل صوفیاء وہ ہیں جن کا کوئی شیخ و مرشد نہ ہو اور کسی بزرگ سے انہوں نے تعلیم و ادب حاصل نہ کیا ہو۔ مخلوق خدا کے درمیان بن بلائے مہمان کی طرح خود بخود کود کر پہنچ گئے ہوں (کشف المحجوب، ص 37)

2...... اس شخص کا یہ دعویٰ بلا دلیل محض جھوٹ اور سادہ لوح عامۃ الناس کو پھنسانے کا گھناؤنا فریب ہے۔ اسماء مقدسہ کا کسی انسان کے ماتھے وغیرہ پر ظاہر ہونا نہ تو ولایت کی علامت ہے اور نہ پیر بننے کی سند ہے۔

3...... براہ راست پیغام الٰہی آنے کا دعویٰ شریعت مطہرہ کے سراسر خلاف ہے اور تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

4...... اور اس شخص کا غوث الامین اور قلندر کا دعویٰ کرنا، جبکہ یہ شخص بے پیر اور غیر عالم ہے، بدترین جھوٹ اور خود ستائی ہے اور خود ستائی کی قرآن مجید میں ممانعت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ

اور تم اپنی پاکیزگی کا دعویٰ نہ کرو (سورۃ النجم، آیت 32)

اور اپنی غلط تعریفیں کرنے اور کروانے والوں کی قرآن مجید میں مذمت آئی

ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

''ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کاموں پر اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں پر ان کی تعریف کی جائے جو واقع میں انہوں نے نہیں کئے تو ایسے لوگوں کے بارے ہرگز گمان نہ کرو کہ وہ عذاب سے نجات پا گئے اور (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۃ ال عمران، آیت 188)

اور ایسے جھوٹے شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے سخی سلطان کا لقب دیا ہے۔ یہ دعویٰ بھی مردود ہے۔ اس شخص کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے عبرت پکڑنی چاہئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''**من کذب علی متعمد فلیتبوا مقعدہ من النار**'' جس شخص نے میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کی، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے (مسلم شریف، ج1،ص7)

5...... غیر محرم عورتوں کے سر پکڑ کر دم کرنا ناجائز ہے کیونکہ غیر محرم عورتوں کو مس کرنا شریعت مطہرہ کے خلاف ہے۔ حدیث شریف ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جو عورتیں ہجرت کر کے آتی تھیں۔ نبی ﷺ ان کا امتحان لیتے تھے جیسا کہ الممتحنہ 12 میں اس کا حکم ہے اور جو مومن عورتیں اس آیت کی شرائط کا اقرار کر لیتیں تو ان سے رسول ﷺ فرماتے: میں نے تم کو بیعت کر لیا اور اللہ کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا۔ آپ ان کو صرف اپنے کلام سے بیعت کرتے تھے (بحوالہ تفسیر تبیان القرآن، ج11،ص860، بخاری، رقم الحدیث 4891، مسند احمد،

ج8،ص148)

6...... جب یہ بات ثابت شدہ ہے کہ مذکورہ شخص متعدد جھوٹے دعوے کرنے کا مرتکب ہوا ہے، انہیں جھوٹے دعوؤں میں سے ایک یہ بھی ہے اور علماء حقہ کی عزت وتوقیر کو عوام الناس کے ذہنوں سے نکالنے کی مذموم کوشش ہے۔ علماء حقہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

اللہ کے بندوں میں اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں (سورۃ الفاطر، آیت 28)

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **فقال رسول اللہ ﷺ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد**

رسول ﷺ نے فرمایا: ایک سمجھ بوجھ والا عالم دین شیطان پر ایک ہزار عابد کی بہ نسبت زیادہ بھاری ہے (مشکوۃ،ص35)

دکھ کی بات یہ ہے کہ ایک غیر عالم شخص علماء کرام کے اللہ کریم کے ہاں مقام ومرتبہ کا تعین کرتا پھرتا ہے۔

7۔ حضرت عنایت شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ کہنا کہ "انہیں بہت تڑپ ہے کہ بابا جانی (دیدار) کروادیں" یہ اپنے منہ میاں مٹھو بننا اور اولیاء کرام خصوصا حضرت عنایت شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی توہین ہے اور ایسے جاہل صوفی کو حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کس طرح ملنا پسند کریں گے حالانکہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ المشائخ حضرت امام یحییٰ بن معاذ رازی کا فرمان نقل کرتے ہیں: "تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو، ایک غافل علماء سے، دوسرے مداہنت کرنے والے فقراء سے (یعنی

دھوکے باز) اور تیسرے جاہل صوفیاء سے...... یہ تینوں گروہ اپنے دعاوی (دعوؤں) میں جھوٹے ہیں اور ان کی روش ناقص و نامکمل اور گمراہ کرنے والی ہے" (کشف المحجوب، ص 36-37، طبع شبیر برادرز لاہور)

8......سوال نمبر 8 میں مذکور باتیں سادہ لوح عوام اہل سنت کو پھنسانے کا زبردست نفسیاتی حربہ ہے اور بدقسمتی سے بھولے بھالے لوگ اس طرح کی ترغیبات اخروی اور دنیاوی تکالیف میں مبتلا ہونے کے خوف کے نرغے میں آجاتے ہیں حالانکہ ایسے شخص کے ذریعے اس طرح کی ترغیبات و ترہیبات اور وعدوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

9......محمد جوناگڑھی کا ترجمہ اور صلاح الدین یوسف بدمذہب کی تفسیر تقسیم کرانا جن میں عقائد و معمولات اہل سنت کو شرک و بدعت اور سنی مسلمانوں کو شرک و بدعتی قرار دیا گیا ہے۔ اس ترجمہ و تفسیر کو دانستہ طور پر تقسیم کروانا اس شخص کے بدمذہب کے ہونے کی واضح دلیل ہے اور نادانستہ طور پر تقسیم کروانا اس کے جاہل ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ بہرحال ان میں سے جو بات بھی ہو، انتہائی قابل مذمت ہے۔

10......کلمہ کالونی اور مسجد کے نام پر لوگوں سے پیسے وصول کر کے خود استعمال کر لینا حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ

تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ (البقرہ، آیت 188)

خلاصہ: مذکورہ تمام تفصیلات کی روشنی میں محمد ارشد عرف بابا جانی سرکار کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ یہ شخص بدترین فاسق و گمراہ ہے اور شرعی پیر نہیں ہے۔ اس کے غیر شرعی پیر ہونے پر ایک ہی بات کافی ہے کہ یہ شخص کسی شیخ کامل مجاز کا مرید نہیں ہے لہذا ایسے

شخص کا مرید ہونا شرعاً ناجائز ہے اور جو غلط فہمی سے مرید ہو چکے ہیں ان پر لازم ہے کہ بیعت توڑ دیں اور کسی جامع شرائط پیر کی بیعت کریں۔ ایسے شخص کی امامت جائز نہیں۔ بلاشبہ یہ دور حاضر کا فتنہ ہے لہذا اس فتنہ کی روک تھام کرنا علماء کرام، حقیقی مشائخ طریقت، صاحب استطاعت افراد اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی اہم ذمہ داری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان

ترجمہ: تم میں سے جو برائی دیکھے، پس وہ اس برائی کو اپنے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہیں تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دل میں برا جانے اور یہ بات ایمان کی کمزوری سے ہے (مشکوۃ ص 450)

نوٹ: بابا جانی سرکار صاحب کو اپنا موقف دینے کے لئے بار بار دارالافتاء جامعہ نعیمیہ میں دعوت دی گئی لیکن موصوف تشریف نہ لائے۔ بعد ازاں سوال کے مطابق شرعی جواب لکھ دیا گیا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اس فتوے کی مختلف درسگاہوں نے تصدیق کی ہیں۔

1۔ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور 2۔ مدرسہ غوثیہ سرگودھا

3۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور 4۔ جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

5۔ دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور 6۔ جامعہ حنفیہ غوثیہ بیرون بھاٹی گیٹ لاہور

7۔ جامعہ غوثیہ رضویہ گلبرگ لاہور
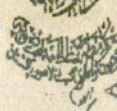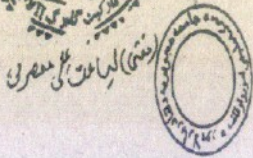
۷۸۶/۹۲
دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ
عالمگیر روڈ۔ کراچی نمبر ۷۴۸۰۰
Phone: 34949011-34948581-34127364 Fax: 34939187 E-mail: amjadia@cyber.net.pk

نوٹ
سوالات مختصر اور جامع لکھیں

تاریخ ________ حوالہ ________

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص حضرت محمد ﷺ سے بلاواسطہ بیعت ہونے اور کروانے کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنے مریدین کو جماعت سروری کہتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے دل میں قرآن پہلے سے موجود تھا۔ جب میں نے دل کے قرآن اور دوسرے قرآن کو ملایا تو ان دونوں کی ترتیب الگ الگ تھی۔ اس لئے کہ میرے دل میں جو قرآن موجود ہے وہ نزول کے حساب سے ہے اور اس بات کا بھی دعویٰ کرتا ہے اور اس کے ماتھے پر لفظ ''اللہ'' اور محمد ﷺ کا نقش ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ 7 ہزار سال سے لے کر آج تک یہ نشانی کسی کو نہیں دی گئی، اور کہتا ہے کہ رات کے ایک خاص حصہ میں میری پیشانی پر آیات قرآنی چلتی ہے۔ اس کے مریدین کا بھی دعویٰ ہے کہ وہ ان آیات کو دیکھتے ہیں۔ اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ میرا سلسلہ تمام سلاسل سے افضل ہے۔ اور مجھ جیسا کوئی بھی ولی آج تک نہیں آیا اور وہ مجھ جیسی عبادت کسی ولی نے نہیں کی اور نہ ہی کسی ولی نے (اپنے مریدین کو) ایسی عبادت کروائی، اور کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے مشورہ کر رہا ہوں کہ جماعت کے خاص بندوں کو القابات دوں اور وہ القابات صدیقؓ، فاروقؓ، غنیؓ، وحیدرؓ بھی ہوسکتے ہیں اور کہتا ہے کہ مجھے کسی کے سامنے دوزانوں نہیں بٹھایا گیا (یعنی میں نے کسی استاد سے تعلیم حاصل نہیں کی) اور پھر خود کو نبی ﷺ سے تشبیہ دے کر کہتا ہے کہ جس طرح نبی ﷺ کو کسی کے آگے شرف تلمذ حاصل نہیں، اسی طرح مجھے بھی کسی کے آگے دوزانوں

نہیں بٹھایا گیا۔ اسی لئے میں نہ بریلوی ہوں، نہ ہی دیوبندی، نہ وہابی، بلکہ ہم سروری جماعت ہیں۔ کہتا ہے کہ ہماری جماعت کو اللہ نے چن لیا ہے۔ اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھ سے راضی ہوگیا ہے۔ دعویٰ یہ ہے کہ مجھے ایک آیت کے 600 تراجم اور تفاسیر بتائی گئی ہے مگر اب اسے بیاں کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ دنیا اختتام کی طرف آرہی ہے۔ دعویٰ یہ ہے کہ تقریر کرنے سے پہلے اللہ کی طرف سے مجھے سینکڑوں تقریریں سنائی جاتی ہیں اور کہتا ہے کہ مجھے جھٹلانے والا اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ محشر کا میدان قائم ہے، ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے۔ نبی کریم ﷺ امت کے لئے بھاگ رہے ہیں، اور میں اپنے مریدین کے لئے بھاگ رہا ہوں۔ (کیا شفاعت کے اذن سے پہلے کوئی شفاعت کرسکتا ہے؟) اس کا اور اس کی جماعت کے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ہمیں متعدد بار نبی کریم ﷺ اور بزرگان دین کی زیارت نصیب ہوئی ہے اور وہ ہماری جماعت کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کے ایک خلیفہ کا کہنا ہے کہ جہاں جہاں نبی کریم ﷺ ہیں وہاں وہاں ہمارے بابا جانی کی رسائی ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ 18 ہزار عالم کے لئے رحمت ہیں۔ اسی طرح ہمارے بابا جان کی بھی 18 ہزار عالم میں رسائی ہے۔ اس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہ اپنی جماعت (مریدین) میں سے جہنمی اور جنتیوں کے نام بھی جانتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ہم امام اعظم ابوحنیفہ کے طریقے کو اپنائے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم ان کے مقلد نہیں کیونکہ ہمیں آقا ﷺ کی بارگاہ سے بلاواسطہ عطا ہوتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ میں قرآن سے اللہ کا مزاج بیان کرتا ہوں اور اللہ کے مزاج کو بھی ثابت کرتا ہوں۔ کیا یہ تمام باتیں اور عقائد اسلام سے متصادم نہیں؟ کیا ایک امتی کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ اس طرح کے دعویٰ کرے؟ کیا ایک امتی دوسرے امتی (خلیفہ اپنے پیر کے لئے) کی شان میں اس طرح

کے دعویٰ کرسکتا ہے اور لوگوں کو اس کی بات سن کر بے شک کہنا کیسا ہے؟ براہ مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں؟

المستفتی: محمد عزیز حنفی

بسمہ تعالیٰ

الحمد اللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

الجواب بعون الملک الوھاب حامداً ومصلیاً

عامۃ المسلمین کے اجماعی طریقوں سے اعراض کرنا اور اپنی ڈیڑھ فٹ کی مسجد الگ بنانا یوں ہی ایک نئے فرقہ کی بنیاد رکھنا غضب الٰہی کو دعوت دینا اور راہ جہنم پر تنہا سفر کرنا ہے۔ قرآن کریم میں ایسے ہی نت نئے طور واطوار کی بنیاد رکھنے والوں کی سخت الفاظ میں مذمت مذکور ہے۔ جیسا کہ سورۃ النساء میں ہے:

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (سورۃ النساء، آیت 115)

صورت مسؤلہ میں جس شخص کی بابت سوال کیا گیا ہے اور جو باتیں اس سے منسوب کی گئی ہیں، اگر فی الواقع وہ باتیں اس میں پائی جاتی ہیں تو ایسا شخص خود ستائش میں مبتلا، اہل اللہ پر طعنہ زن، اجماعی امور کا تارک اور اللہ ورسول کی طرف کذب وافتراء گھڑنے والا ہے۔ • اس کا طریقہ گویا ایک نئے فتنہ کا پیش خیمہ ہے۔ صدہا سال سے طریقت میں بیعت کا جو مندوب ومرضی طریقہ چلا آرہا ہے اس سے قصداً اعراض کرنا برکات طریقت سے تہی دامن ہونا ہے اور یہ دعویٰ کرنا کہ ہم براہ راست رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرتے ہیں، صاف جھوٹ اور نرا فریب ہے۔ یوں ہی اپنی ولایت کا بایں الفاظ دعویٰ کرنا کہ مجھ جیسا کوئی

ولی آج تک نہیں آیا، دعویٰ محض اور کذب خالص ہے بلکہ آج تک جتنے اولوالعزم اولیاء کبار گزرے ہیں۔ ان کی عظمت و رفعت کا انکار اور ان کی جناب میں توہین ہے۔ اس کے علاوہ بعض باتوں میں معاذ اللہ ختم المرتبت خاتم الانبیاء ﷺ کی برابری بھی مفہوم ہوئی ہے، اور یہ سوئے ادب ہے۔ اسی طرح امام اعظم کی تقلید کا انکار بھی بے دینی اور حرماں نصیبی ہے۔ اسلامی حکومت ہو تو ایسا شخص قابل تعزیر ہے کہ حاکم و قاضی جو سزا مناسب خیال کریں، اس کے لئے سنائیں۔ ایسے بے دین اور خود فریب شخص کی بیعت شرعاً ناجائز و حرام ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس قسم کے بے دین، تنگ دین افراد سے دور رہیں اور اپنے دین کی حفاظت کریں اور مستند علمائے دین کی صحبت اختیار کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ بالصواب

کتبـــــــــــــــــہ

۲۴ شوال المکرم ۱۴۳۸ھ بمطابق 19 جولائی 2017ء

الجواب صحیح

شیخ الحدیث مفتی محمد اسماعیل ضیائی

رئیس دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ

لقد اصاب فی ما اجاب

ابوالانوار محمد ندیم اقبال سعیدی

مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی

ایک فرقہ جو کسی فرقے میں نہیں

آج کل کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں ہیں۔ صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں ہیں۔

ایسے لوگ سب کے مزے لیتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں۔ ان لوگوں کا بھی ایک فرقہ ہے۔ وہ تمام افراد جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں ہیں۔ وہ مل کر ایک فرقہ معرض وجود میں لاتے ہیں۔

لہذا حق مسلک اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی میں شامل ہو جائیں جو صحیح العقیدہ ہیں۔

سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا "اتبعوا السواد الاعظم" سواد اعظم کی پیروی کرو (سواد اعظم، بڑا گروہ) سے مراد مسلک حق اہلسنت و جماعت ہیں۔

سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: لاتجمع امتی علی الضلالۃ میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔

سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: علیکم بالجماعۃ (جماعت لازم پکڑو)

سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: جو جماعت سے الگ ہوا، جہنم میں گیا۔

سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا: ایاکم وایاہم (بدمذہبوں سے بچو)

سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا "ید اللہ علی الجماعۃ" جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔ معلوم ہوا کہ مسلک حق کو لازم پکڑا جائے اور بدمذہبوں اور برے لوگوں کی صحبت سے بچا جائے۔

مسلک حق اہلسنت و جماعت سنی (بریلوی)

قال رسول الله ﷺ اتبعوا السواد اعظم ید الله علی الجماعة شذ شذ فی النار

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑی جماعت (یعنی اہل سنت و جماعت) کی پیروی کرو، اللہ تعالیٰ کی رحمت و مدد جماعت کے ساتھ ہے جو بڑی جماعت (اہل سنت و جماعت) سے علیحدہ ہوا، وہ جہنم میں علیحدہ ڈالا گیا (کنز العمال......۱/۲۰۶)

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

تعارف ''اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی مسلک''

دینی مسلک' مختصر تعارف' مختصر تاریخ

متحدہ پاک و ہند میں ہمیشہ اہل سنت و جماعت حنفی کی غالب اکثریت رہی ہے۔ سرزمین ہند میں بڑے بڑے نامور اور باکمال علماء و مشائخ پیدا ہوئے جنہوں نے دین اسلام کی زریں خدمات انجام دیں اور ان کے دینی اور علمی کارنامے آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ تیرہویں صدی ہجری کے آخر میں افق ہند پر ایک ایسی شخصیت اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ نظر آتی ہے جن کی ہمہ گیر اسلامی خدمات اسے تمام معاصرین میں امتیازی حیثیت عطا کرتی ہیں۔ شخص واحد جو عظمت الوہیت' ناموس رسالت' مقام صحابہ و اہل بیت اور حرمت ولایت کا پہرا دیتا ہوا نظر آتا ہے۔ عرب و عجم کے ارباب علم جسے خراج

عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ہماری مراد ہے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا قادری محدث بریلوی قدس سرہ العزیز جنہوں نے مسلک اہل سنت اور مذہب حنفی کے خلاف اٹھنے والے نت نئے فتنوں کا کامیابی سے مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر مرحلے پر سرخرو ہوئے۔ اہل سنت وجماعت کے عقائد ہوں یا معمولات جس موضوع پر بھی انہوں نے قلم اٹھایا' اسے کتاب وسنت ائمہ دین اور فقہاء اسلام کے ارشادات کی روشنی میں پائے ثبوت تک پہنچایا۔ آپ کی سینکڑوں تصانیف میں سے کسی کو اٹھا کر دیکھ لیجئے ہر کتاب میں آپ کو یہ انداز بیان مل جائے گا۔ یہاں یہ بتا دینا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے افکار ونظریات کی بے پناہ مقبولیت سے متاثر ہو کر مخالفین نے ان کے ہم مسلک علماء ومشائخ کو "بریلوی" کا نام دے دیا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ دوسرے فرقوں کی طرح یہ بھی ایک نیا فرقہ ہے جو سرزمین ہند میں پیدا ہوا ہے۔ مبلغ اسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں کچھوچھوی فرماتے ہیں۔

"غور فرمائیے کہ فاضل بریلوی کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے از اول تا آخر مقلد رہے۔ ان کی ہر تحریر کتاب وسنت اور اجماع وقیاس کی صحیح ترجمان رہی نیز سلف صالحین و ائمہ مجتہدین کے ارشادات اور مسلک اسلام کو واضح طور پر پیش کرتی رہی وہ زندگی کے کسی گوشہ میں ایک پل کے لئے بھی "سبیل مومنین صالحین" سے نہیں ہٹے۔ اب اگر ایسے کے ارشادات حقانیہ اور توضیحات وتشریحات پر اعتماد کرنے والوں انہیں سلف صالحین کی روش کے مطابق یقین کرنے والوں کو "بریلوی" کہہ دیا گیا تو کیا "بریلویت" و "سنیت" کو بالکل مترادف المعنی نہیں قرار دیا گیا؟ اور بریلویت کے وجود کا آغاز فاضل بریلوی کے وجود سے پہلے ہی تسلیم نہیں کر لیا گیا (تقدیم' دور حاضر میں بریلوی اہل سنت کا علامتی نشان' ص ۱۱-۱۰' مکتبہ حبیبیہ لاہور)

خود مخالفین بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور غیر مقلد مولوی احسان الٰہی ظہیر اپنی کتاب البریلویہ کے صفحہ نمبر 7 پر لکھتا ہے کہ:

''یہ جماعت اپنی پیدائش اور نام کے لحاظ سے نئی ہے لیکن افکار و عقائد کے اعتبار سے قدیم ہے'' (البریلویہ ص ۷)

اب اس کے سوا اور کیا کہا جائے کہ ''بریلویت'' کا نام لے کر مخالفت کرنے والے دراصل ان ہی عقائد و افکار کو نشانہ بنا رہے ہیں جو زمانہ قدیم سے اہل سنت و جماعت کے چلے آرہے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ان میں اتنی اخلاقی جرات نہیں ہے کہ کھلے بندوں اہل سنت کے عقائد کو مشرکانہ اور غیر اسلامی قرار دے سکیں۔ باب عقائد میں آپ دیکھیں گے کہ جن عقائد کو ''بریلوی عقائد'' کہہ کر مشرکانہ قرار دیا گیا ہے وہ قرآن و حدیث اور متقدمین علماء اہلسنت سے ثابت اور منقول ہیں۔ کوئی ایک ایسا عقیدہ بھی تو نہیں پیش کیا جاسکا جو ''بریلویوں'' کی ایجاد ہو اور متقدمین اہل سنت و جماعت سے ثابت نہ ہو۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے القاب میں سے ایک لقب ہی ''عالم اہل السنۃ'' تھا... اہل سنت و جماعت کی نمائندہ جماعت ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' کا رکن بننے کے لئے سنی ہونا شرط تھا اس کے فارم پر ''سنی'' کی یہ تعریف درج تھی۔

''سنی وہ ہے جو ''ما انا علیہ واصحابی'' (سرکار کریم ﷺ نے فرمایا: نجات پانے والا گروہ ان عقائد پر ہوگا جن پر میں اور میرے صحابہ ہیں) کا مصداق ہوسکتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ائمہ دین، خلفاء اسلام اور مسلم مشائخ طریقت اور متاخرین علماء دین سے شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی، حضرت ملک العلماء بحر العلوم صاحب فرنگی محلی، حضرت مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی، حضرت مولانا فضل رسول صاحب بدایونی، حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری، اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان رحمہم اللہ تعالیٰ کے مسلک پر

ہو'' (خطبات آل انڈیا کانفرنس ص ۶ و ۵۸ مکتبہ رضویہ لاہور)

خود مخالفین بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ لوگ قدیم طریقوں پر کاربند ہیں۔ مشہور مورخ سلیمان ندوی جن کا میلان طبع اہل حدیث کی طرف تھا' لکھتے ہیں۔

''تیسرا فریق وہ تھا جو شدت کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے آپ کو اہل سنت کہتا رہا' اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور بدایوں کے علماء تھے'' (حیات شبلی' ص ۴۶' بحوالہ تقریب تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۲۲)

شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں ''انہوں (امام احمد رضا بریلوی) نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی'' (موج کوثر ص ۷۰)

اہل حدیث کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں۔

''امرتسر میں مسلم آبادی' غیر مسلم آبادی (ہندو سکھ وغیرہ) کے مساوی ہے۔ اسی سال قبل پہلے سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے (شمع توحید ص ۲۰)

الحمدللہ! اس دور میں اگر کوئی حق مسلک اور بڑا گروہ ہے تو وہ صرف اور صرف اہلسنت و جماعت سنی بریلوی ہے۔ ہر فرقہ کسی نہ کسی طرح گستاخ اور بے ادب نظر آئے گا مگر اہلسنت و جماعت سنی بریلوی باادب مسلک ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت' حضور علیہ السلام کی رسالت' صحابہ کرام' اہلبیت اطہار' ائمہ مجتہدین اور اولیاء اللہ کی تعظیم و محبت اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اس مسلک میں آپ کو بے ادبی نہیں نظر آئے گی۔ اس مسلک سے وابستہ رہیں اور گستاخوں سے بچیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذہب مہذب اہلسنت و جماعت سنی بریلوی مسلک پر ثابت قدم رکھے۔ آمین

ان کاموں کا مسلک اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں

1.....مزارات پر سجدہ کرنا اور طواف کرنا اہلسنت میں سخت منع ہے۔

چنانچہ ہمارے امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''الزبدۃ الزکیہ فی التحریم السجود التحیہ'' میں متعدد آیات اور چالیس احادیث سے غیر خدا کو سجدہ عبادت کفر مبین اور سجدہ تعظیم حرام و گناہ لکھتے ہیں۔

2.....مزارات پر الٹی سیدھی حرکتیں، ناچ گانا، چرس پینا، جگہ جگہ عاملوں اور جعلی پیروں کے بورڈ ہوتے ہیں۔ ان کاموں کو اہلسنت و جماعت پر ڈال کر بدنام کرتے ہیں۔ ان سب کاموں کا مسلک اہلسنت سنی حنفی بریلوی سے کوئی تعلق نہیں۔

3.....عوام میں رائج غلط رسم و رواج تعزیہ بنانا، ناریل توڑنا، ڈھول بجانا، دس محرم کو ڈھول بجا کر گلیوں میں گھومنا ان سب غلط کاموں کا مسلک اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے اس پر پورا رسالہ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ تعزیہ بنانا حرام ہے۔

4.....ربیع الاول شریف میں بعض لوگ بینڈ باجے بجاتے ہوئے جلوس نکالتے ہیں، یہ گناہ ہے۔ اہلسنت کا عقیدہ نہیں ہے بلکہ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ نعت شریف پڑھتے ہوئے ادب سے جلوس نکالا جائے۔

5.....عورتوں کو بے پردہ مزارات پر جانے کی اہلسنت و جماعت میں بالکل اجازت نہیں۔

6......سوئم میں دعوتیں کرنا بھی مسلک اہلسنت و جماعت میں منع ہے۔ ہمارے امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب دعوت میت میں لکھتے ہیں کہ سوئم کا کھانا غریبوں اور محتاجوں کا حق ہے، ان کو کھلانا چاہئے۔

7......محرم الحرام میں اماموں کا فقیر بنانا، ہرے کپڑے باندھنا منع ہے۔ اس کے علاوہ الٹی سیدھی ناجائز منتیں ماننا بھی منع ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''بہار شریعت'' میں ان تمام کاموں کو گناہ لکھا ہے۔

8......ڈف اور میوزک کے ساتھ نعتیں پڑھنا اور سننا بھی علمائے اہل سنت نے منع لکھا ہے۔ یہ کام نعت کو بدنام کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔

9......صفر کے مہینے کو منحوس کہنا، تیرہ تیجی کو چنے اور گندم پکانا اور آخری بدھ کو سیر کے لئے نکلنا یہ بھی عقائد اہلسنت کے خلاف ہے۔ علمائے اہلسنت اس کا مکمل رد فرماتے ہیں۔

10......صلوٰۃ وسلام میں ہم ذکر رسول ﷺ کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اقامت میں میں ہم ''اشھد ان محمد ارسول اللہ'' پر نہیں بلکہ حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح پر کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ تمام کام آپ کو جہلاء یعنی جاہل لوگ کرتے ہوئے ملیں گے اور جاہلوں کی حرکتوں کو اہلسنت و جماعت سنی بریلوی مسلک پر ڈالنا عقلمندی نہیں۔ لوگ کہتے ہیں اہلسنت و جماعت سنی بریلوی مسلک میں خرافات زیادہ ہیں لہذا یہ مسلک صحیح نہیں ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ دنیا کے تمام مذاہب میں دھوکہ باز، جھوٹے، قاتل، دہشت گرد اور بددیانت لوگ کس مذہب سے زیادہ تعلق رکھنے والے ملیں گے؟ جواب

آئے گا اسلام سے تعلق رکھنے والے لوگ ملیں گے تو کیا اسلام غلط مذہب ہے؟

نہیں نہیں! اسلام غلط مذہب نہیں ہے۔ غلط وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر یہ تمام کام کرتے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات تو بہت اچھی ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی جاہل عوام میں سے کچھ لوگ ایسی غیر شرعی حرکات کرتے ہیں تو وہ غلط ہیں۔ مسلک حق اہلسنت و جماعت سنی بریلوی غلط نہیں۔

جن فرقوں کا ذکر ہوا' ان باطل فرقوں کو کوئی شخص' کوئی پیر' کوئی عالم' کوئی مفتی یا کوئی امام صحیح کہے یا یہ کہے کہ یہ بھی صحیح ہیں' ہم بھی صحیح ہیں یا ان باطل فرقوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز کہے' ان کی تعلیمات کو درست کہے' اس کا اہلسنت و جماعت سنی بریلوی مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

کوئی شخص' پیر' عالم' مفتی یا مولوی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل بتائے یا یہ کہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے روحانی خلیفہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیاسی خلیفہ ہیں' اس کا بھی اہلسنت و جماعت سنی بریلوی مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

کوئی شخص' پیر' عالم' مفتی یا مولوی حضرت امیر معاویہ' حضرت ابوسفیان' حضرت ہند یا کسی بھی صحابی کے خلاف زبان کھولے اور انہیں غلط کہے' وہ مردود ہے۔ اس کا بھی اہلسنت و جماعت سنی بریلوی مسلک سے کوئی تعلق نہیں۔

یاد رہے ہم اہلسنت تمام ہستیوں سے محبت کرنے والے ہیں اور ہمارے مسلک میں بے ادبوں اور گستاخوں کے لئے کوئی جگہ نہیں حتیٰ کہ کوئی مولوی بے ادبوں کو صحیح کہے' اس کے لئے بھی مسلک اہلسنت میں کوئی جگہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسلک حق پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین
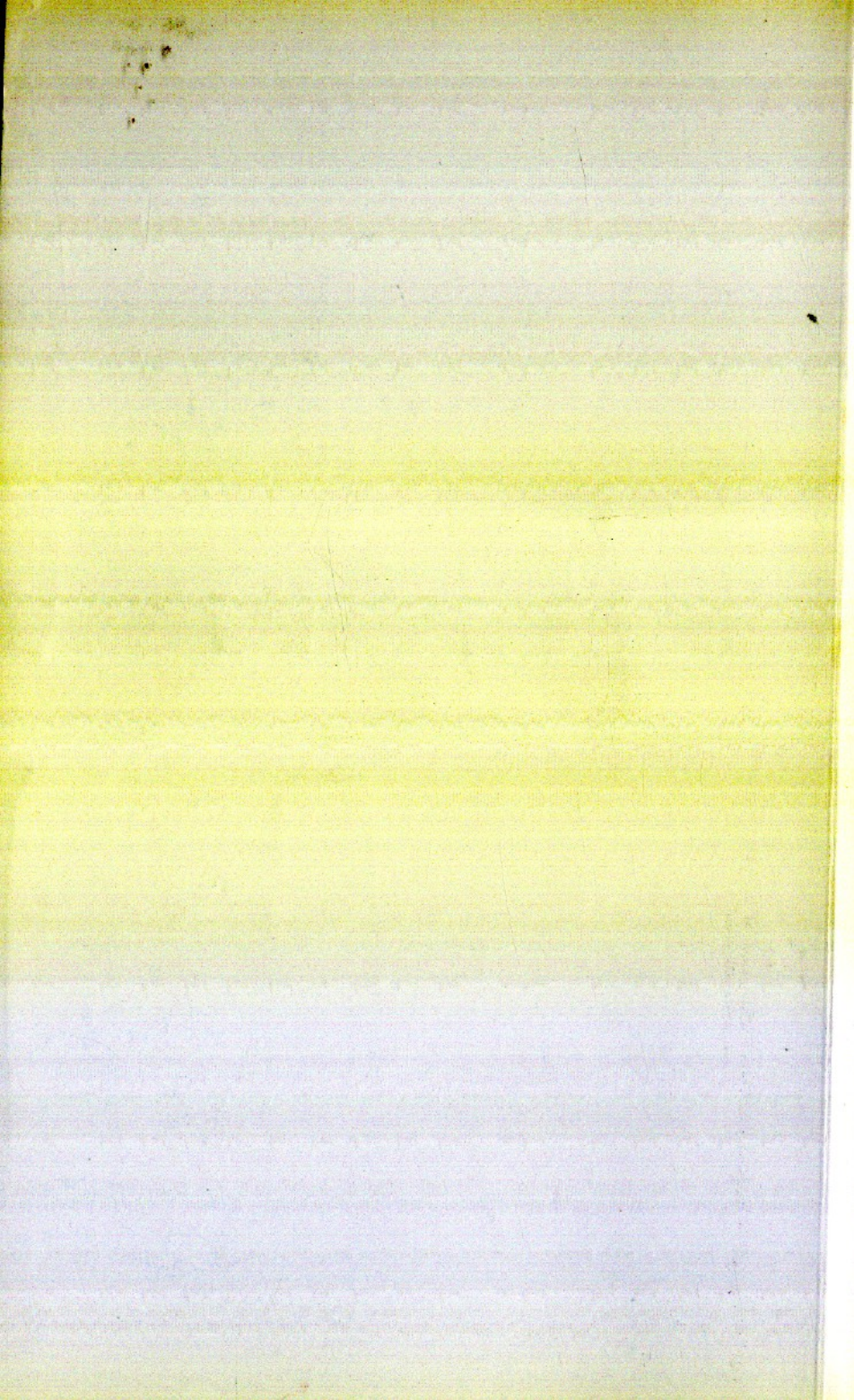
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

الإمام الرّبّاني مجدّد الألف الثاني

الشّيخ أحمد السّرهندي

تأليف

الدكتور المفتي محمّد مكرّم أحمد

الإمام والخطيب في المسجد الجامع فتحبوري ـ دهلي الهند

بتهذيب وإضافاتٍ مفيدة من

العلّامة المفتي محمّد عليم الدّين النقشبندي المجدّدي

(معه)

أحوال بعض المشايخ المجدّدية في العالم العربيّ